فصل پانچوین متفرقات اور آداب معاشرت اور حقوق الناس کے بیان مین تمام کتاب الاحسان
و التقرب خاتمہ کلمات کفر اور بدعت کے بیان مین واللہ ولی التوفیق بہ نام المرام بسم اللہ الرحمن الرحیم
کتاب الایمان کتاب ایمان کے بیان مین حمد اور تعریف خاص اُس خدا کے لیے ہے کہ
آپ اپنی پاک ذات کے ساتھ موجود ہے اور تمام شئی اُسکے پیدا کرنے کے سبب سے موجود اور وجود
اور بقا مین اُسکی محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین اور وہ اکیلا ہے ذات اور صفات مین اور
کاروبار مین اور کسی شخص کو اُسکے ساتھ کسی کام مین ساجھا نہین اور نہ وجود اُسکا مانند وجود اشیا کے
اور نہ حیات اُسکی مانند حیات اشیا کے اور نہ علم اُسکا مثل علم مخلوق کے اور نہ سننا اور نہ دیکھنا اور
ارادہ اور قدرت اور کلام اُسکا مانند سننے اور دیکھنے اور قدرت اور ارادے اور کلام مخلوقات کے ہان
حق تعالی کی اُن صفات کے ساتھ مخلوقات کی اُن صفات کو شرکت اسمی ہے نہ حقیقی اور شرکت اسمی کے
یہ معنی ہین جسطرح حق تعالی کو عالم کہتے ہین اسی طرح مثلاً زید کو بھی عالم کہتے ہین لاکن اُس عالم حقیقی کے علم کو
ساتھ کیا نسبت ہے اس مشت خاک کے علم کو وقس علیہ صفات الباقی اور تمام صفتین اور سب کاروبار
حق تعالی کے بے مانند اور بے مثل ہین یعنی جو اُسکی ذات مین ہین دوسرے کی ذات مین نہین مثلاً اُسکی صفاتون
مین سے ایک صفت علم کی دیکھو کہ یہ صفت خاص اُسکی ذات کے لیے قدیم ہے اور آگاہی بسیط یعنی ایسی
آگاہی شامل ہے کہ ساری معلومات ازلی اور ابدی کو اُنکے مناسب احوال اور مخالف احوال کے سمیت
ایک شامل ایک آن مین جان لیا اور خاص خاص وقتون مین جو احوال ہر ایک کے گذرتے جاتے ہین
وہ بھی ایک آن مین معلوم کر لیا کہ زید مثلاً فلانے وقت مین زندہ ہے اور فلانے وقت مین مردہ اور اسی طرح عمرو
اور خالد اور بشیر وغیرہم کو بھی جانا اور جسطرح سے اُسکے علم کی صفت شامل ہے سب کو اسی طرح اُسکا کلام بھی شامل ہے
سارے کلام کو کہ تمام کتابین آسمانی ہوئی تفصیل اُس کلام کی ہین اور پیدا کرنا اور وجود مین لانا چیزون کا
خاص اُس باری تعالی کی ذات کے لیے ہے اور کسی مخلوق کو طاقت نہین کہ ایک ممکن دوسرے ممکن کو پیدا کر سکے
لیکن سارے ممکن خواہ جوہر ہون خواہ عرض خواہ بندے کے کاروبار اختیاری سب کے سب مخلوقات خالق کے ہین
بندہ خالق نہین اپنے کام کا نہ کسی اور چیز کا لاکن اُس خالق نے ظاہری اسباب وسیلے کو پردہ کر کے دکھا اپنے کام

ف یعنی ظاہر مین کہتے ہین کہ مثلاً زید نے یہ کام کیا اور حقیقت مین کرنے والا اُسکا حق تعالیٰ ہی نہ زید پر زید
کو بیچ مین پردہ ڈالا بلکہ ظاہری اسباب کو دلیل کر دیا اپنے کام کے ثابت کرنے پر چنانچہ پتھر کے ہلنے سے سارے
عقلمند ہلانے والے کی طرف عقل دوڑاتے ہین اور جانتے ہین کہ پتھر کی ذات مین لیاقت اس حرکت کی نہین
بیشک اُسکے لیے حرکت دینے والا کوئی اور ہی اور اسی طرح وہ عقلا کہ جنکی آنکھین شریعت کے سرمے سے روشن ہوئی ہین
وہ جانتے ہین کہ بندے کے افعال اختیاریہ کا خالق حقیقتاً بندہ نہین اسلیے کہ بندہ ممکن ہی اور ایک ممکن اپنے مانند
دوسرا ممکن پیدا نہین کر سکتا ہی خواہ وہ دوسرا ممکن کوئی فعل ہو افعال مین سے خواہ عرض ہو اعراض مین سے ہان
بندے کے اختیاری کامون کے درمیان اور پتھر کی حرکت کے درمیان اس قدر فرق ثابت ہی کہ حق تعالیٰ نے
بندے کو صورت قدرت اور صورت ارادے کی بخشی ہی نہ عین قدرت اور عین ارادہ پس جب بندہ ارادہ اور قصد
کسی کام کا کرتا ہی تو حق تعالیٰ اُس کام کو پیدا کر دیتا ہی اور ظاہر مین لاتا ہی اسلیے کہ عادت حق تعالیٰ کی یون جاری ہی
کہ جسوقت بندہ کام کا ارادہ کرے آپ اُسکو پیدا کر دیوے پس بسبب اس صورت ارادہ اور صورت قدرت کے
بندے کو کاسب کہتے ہین اور تعریف اور برائی اور ثواب اور عذاب یہ سب اسپر ثابت ہوتے ہین اور پتھر کو حق تعالیٰ
نے اسقدر صورت ارادہ اور صورت قدرت کی نہین دی اسلیے اُسکو کاسب بھی نہین کہتے ہین اور نہ وہ مستحق ثواب اور
عذاب کا ہوتا ہی بلکہ وہ مجبور محض ہی پس پتھر اور حیوان کی حرکت کے فرق پر ایمان لانا واجب ہی اور انکار کرنا اس
فرق کا کفر ہی اور خلاف شرع اور خلاف ظاہر عقل کے اور خدا کے سوا کسی کو خالق اشیا کا جاننا بھی کفر ہی اسی واسطے
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری امت کے اندر فرقہ قدریہ مجوس ہین ف فرقہ قدریہ ایک فرقہ ہمارے پیغمبر
علیہ السلام کی امت مین سے ہی وہ کہتے ہین کہ بندے اپنے فعل کے قادر مطلق ہین یعنی خالق ہین اپنے افعال کے اور حق تعالیٰ
کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہی اور نہ کوئی چیز اُسکے وجود مین حلول کرتی ہی ف حلول کہتے ہین ایک چیز کے ہر جزو مین
دوسری چیز کے ہر ہر جزو کا داخل ہونا اور اللہ تعالیٰ نے گھیر لیا ہی ساری اشیا کو احاطہ ذاتی کے ساتھ یعنی جو احاطہ مناسب
اسکی ذات کو ہی لاکن گھیرنا اُسکا اس طرح پر نہین ہی کہ ہماری ناقص سمجھ کے لائق ہووے اور اللہ تعالیٰ قرب اور
معیت اشیا کے ساتھ رکھتا ہی اور اُسکا قرب بھی اس طور پر نہین کہ ہم لوگ سمجھین کسواسطے کہ جو چیز ہماری دریافت کے
لائق ہی وہ چیز حق تعالیٰ کی پاک جناب کے شایان سے نہین ہی اور جو چیز کشف اور شہود سے صاحبان کشف

معلوم کرتے ہین حق تعالیٰ کی ذات اس سے بھی پاک ہی پس ایمان غیب پر لانا چاہیے اور جو چیز صاحبان کشف کو کشف سے
ظاہر اور واضح ہوتی ہی وہ شبہ اور مثال ہی نہ ذات پس اُسکو نیچے کلمہ لا الہ کے چاہیے داخل کرنا اور دین کے بزرگون نے
اس طرح پر فرمایا کہ ایمان لاتے ہین ہم کہ حق تعالیٰ گھیرنے والا ساری چیزونکا ہی اور قریب سب کے لیکن معنی احاطہ اور
قرب اور معیت کے ہم نہین جانتے ہین کہ کیا ہی پس تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ جو چیز کشف اور شہود سے صاحبان کشف
معلوم کرتے ہین اور جس شی معلوم کو ذات باری کی سمجھتے ہین شان حقیقت و ذات اُسکی نہین ذات اسکی اس سے معلوم
منزہ ہی بلکہ ذات پاک حق تعالیٰ کی لاکھون پردے کے پیچھے ہی رسائی وہان تک نہین اور جو چیز کشف سے ظاہر ہوتی ہی
وہ محض شبہ ہی نہ ذات پس اس شبہ کو نیچے کلمہ لا الہ کے چاہیے داخل کرنا برابر اسکے کہ ذات نہ چاہیے سمجھنا کیونکہ دین کے
بزرگون نے فرمایا ہی کہ ذات باری بیشک سبکو گھیرے ہی اور سبکے نزدیک ہی لیکن معنی اس قرب و احاطہ کے ہم نہین جانتے ہین
کہ کیا ہی یعنی اسکی حقیقت ہم کسی طرح دریافت نہین کر سکتے ہین کشف سے اور نہ عقل سے اور جسطرح معنی قرب و احاطے کے
معلوم نہین اسی طرح معانی ان الفاظون کے بھی معلوم نہین کہ جو قرآن کی آیتون مین الفاظ وارد ہین یعنی ید جانب
اُسکا دست پیر اور سمانا اسکا سو جھنا لین اور اترنا اسکا آخر شب مین دنیا کے آسمان پر اور اسی طرح لفظ ید اور وجہ کہ آیات
قرآن کے اس پر ناطق ہین انکے معنی بھی نہین معلوم لیکن ایمان ان سب پر چاہیے لانا اور انکو ظاہری معنی پر حمل نچاہیے کرنا
اور ان الفاظ کی تاویل مین نچاہیے آنا بلکہ انکی تاویل علم الٰہی پر سپرد چاہیے کرنا ایسا نہو کہ ناحق کو حق جانے تو کیونکہ
خدا کی صفتین اور کاروبار مین بشر کو بلکہ فرشتون کو بھی حیرانی اور نادانی کے سوا اور کچھ نصیب نہین پس سبب
نہ سمجھنے کے انکار کرنا ان آیتون کا کفر ہی اور تاویل کرنی اسکی جاہل مرکب یعنی انکار کر بیٹھنا اسطرح پر کہ خدا کے لیے
نہ ید ہی اور نہ وجہ اور نہ استوا اور نہ احاطہ بلکہ مراد ید سے قدرت ہی اور مراد وجہ سے ذات اور مراد استوا سے استیلا
اور مراد احاطہ سے احاطہ علمی نہ احاطہ ذاتی پس اس طرح کا انکار کرنا کفر ہی اور اس طرح پر تاویل کر کے مراد اپنی طرف سے
مقرر کر لینا بڑی نادانی ہی بیت دور بینان بارگاہ الست * غیر ازین پی نبردہ اند کہ ہست * اور ایک قسم دوسری
قرب اور معیت حق تعالیٰ کو ہی کہ پہلی قسم کے ساتھ شرکت سبھی کے سوا اور کچھ ساجھا نہین ہی یہ دوسری قسم خاص بندون کو
نصیب ہی یعنی فرشتے اور انبیا اور اولیا کو اور عوام مومن بھی اس قسم قرب سے بے نصیب نہین اور یہ قرب مرتبہ
بے نہایت رکھتا ہی اسکے ٹھہرنے کی کوئی حد مقرر نہین چنانچہ حضرت مولوی روم فرماتے ہین بیت

اے برادر بے نہایت دُگر نیست * ہر چہ بروے میرسی بروی مایست * خواہ بھلائی خواہ برائی جو ظاہر مین آوے خواہ کفر خواہ
ایمان خواہ تابعداری خواہ نافرمانی جو بندے سے ظاہر ہووے سب حق تعالیٰ کے ارادے کے ساتھ ہی مگر حق تعالیٰ کفر اور
نافرمانی سے راضی نہین بلکہ اُسپر عذاب مقرر رکھا اور تابعداری اور ایمان لانے پر ثواب دینے کا وعدہ فرمایا کوئی سمجھے یہ نہ
کہ خدا کا ارادہ اور رضامندی ایک چیز ہی بلکہ ارادہ اور چیز ہی اور رضامندی اور چیز ہی —

نعت رسول علیہ السلام

اور ہزارون ہزار درود بیشمار تسلیمات اوپر انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے کہ اگر وے لوگ بھیجے نہ جاتے تو
کوئی شخص راہ ہدایت کی نہ دیکھتا اور دین کے علمون مین نہ پہونچتا سارے انبیا برحق ہین اول اُنکے آدم علیہ السلام
ہین اور آخر اُنکے اور بہتر اُنسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور معراج پیغمبر علیہ السلام کی اور اُنکا تشریف لیجانا رات کو
مکہ شریف سے بیت المقدس کی مسجد مین اور وہان سے ساتوین آسمان پر اور سدرۃ المنتہی مین جانا حق ہی
اور کتابین آسمانی جو پیغمبرون پر اُتری ہین توریت حضرت موسیٰ پر اور انجیل حضرت عیسیٰ پر اور زبور حضرت داؤد
پر اور قرآن حضرت محمد مصطفیٰ پر اور صحائف حضرت ابراہیم اور اُنکے غیرون پر علیہم الصلوۃ والسلام تمام حق ہین
سارے انبیا اور خدا کی ساری کتابون پر ایمان چاہیے لانا لاکن ایمان لانے مین نبیون اور کتابون کی
گنتی کا لحاظ نہ چاہیے رکھنا کسواسطے کہ گنتی انبیا اور کتابون کی دلیل قطعی سے ثابت نہین ہوئی اور تمام
انبیا صغیرہ اور کبیرہ گناہون سے پاک ہین اور جو امور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے دلیل قطعی کے ساتھ ثابت
ہووے اُنپر ایمان چاہیے لانا اور چاہیے ایمان لانا اس بات پر کہ بیشک فرشتے بندے خدا کے ہین اور پاک ہین
گناہون سے اور نہ مرد ہین اور نہ عورت اور نہ محتاج طرف کھانے اور پینے کے نگاہ رکھنے والے وحی کے ہین اور اُٹھانے والے
عرش کے اور جس کام پر حکم کیے گئے اُسی پر قائم ہین اور انبیا اور فرشتے باوجود اسکے کہ ساری مخلوق سے بہتر ہین اور مقرب درگاہ الٰہی کے
لاکن وہ سب خود اپنی ذات سے کچھ علم اور قدرت نہین رکھتے ہین بلکہ اس مقدمے مین جیسے اور مخلوق ہین ویسے ہین
ہان مگر جسقدر علم اور قدرت خدا نے اُنکو دیا اُسقدر جانتے ہین اور اُسقدر کا اختیار رکھتے ہین اور وہ لوگ خدا کی
ذات اور صفات پر ایمان رکھتے ہین مانند سارے مسلمانون کے اور خدا کی کنہ معلوم کرنے کے باب مین عاجز ہین اور قصور کے
قائل ہین اور بندگی کے حقوق بجا لانے مین بقدر طاقت کے کوشش کرتے ہین اور خدا نے اس بندگی پر

انکو جو توفیق دی اُسکا شکر کرا رہین خدا کے خاص بندون کو خدا کی صفتون مین شریک ٹھہرایا انکو اُسکی بندگی مین
شریک جانا کفر ہی جس طرح اور کتابون پیغمبرون کے انکار سے کافر ہوے اسی طرح نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہکر کافر ہوے
اور عرب کے مشرکون نے فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہا اور علم غیب کا جاننا بغیر سلم رکھنا وہ بھی کفر ہے اور فرشتون
کو خدا کی صفتون مین شریک نچاہیے کرنا اور غیر انبیا کو اچھی مثل ولی وغیرہ کو انبیا کی صفات مین شریک نچاہیے کرنا اور
عصمت انبیا اور فرشتون کے سوا اورون کے لیے ثابت نچاہیے کرنا خواہ وہ صحابہ ہووین خواہ اہل بیت خواہ اولیا
اور تابعداری نبیون کے قول اور فعل کی چاہیے کرنا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کی خبر دی اُسپر ایمان چاہیے
لانا اور جو فرمایا اُسپر عمل چاہیے کرنا اور جس چیز سے منع کیا اُس سے باز چاہیے رہنا اور جس شخص کی بات پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم کے قول اور فعل سے سر کے بال برابر خلاف ہو اُسکو ترک چاہیے کرنا اور پیغمبر خدا نے خبر دی کہ منکر اور
نکیر کا سوال کرنا قبر مین حق ہی اور عذاب قبر حق ہی خاص کر کافرون کو اور بعض مسلمان گنہگارون کو بھی ہوتا ہی
اور بعد موت کے قیامت کے دن اُٹھنا حق ہی اور صور کا پھونکنا مارنے اور جلانے کے لیے حق ہی اور اول صور
مین پھٹ جانا آسمانون کا اور گر پڑنا ستارون کا اور اڑنا پہاڑون کا اور فنا ہونا زمین کا اور دوسرے صور مین
نکل آنا مُردون کا قبرون سے اور پھر پیدا ہونا عالم کا بعد فنا کے حق ہی اور حساب دن قیامت کا اور گواہی
دینی اعضا کی اور تولنا عملون کا ترازو مین اور رکھنا پل صراط کا دوزخ کی پیٹھ پر تلوار سے تیز زیادہ اور بال سے
باریک زیادہ ہی حق ہی اور اس پل صراط پر بعض مانند بجلی اور بعض مانند گھوڑے کے تیز رو کے اور بعض آہستہ چلینگے
اور بعض کٹ کر دوزخ مین گرینگے اور شفاعت انبیا اور اولیا اور نیک آدمیون کی حق ہی اور حوض کوثر حق ہی
پانی اُسکا سفید زیادہ دودھ سے اور میٹھا زیادہ شہد سے ہی اور اُسکے پاس کوزے ہوینگے مانند
ستارون کے جو شخص اُس سے ایک بار پیویگا اُسکے بعد پیاسا نہوگا اور حق تعالے مختار ہی اگر چاہے گناہ کبیرہ
کو بغیر توبہ کے بخش دیوے اور اگر چاہے صغیرہ پر عذاب کرے اور جو شخص صدق دل سے توبہ کرتا ہی
اُسکا حق تعالی موافق وعدے کے بیشک بخش دیتا ہی اور کفار ہمیشہ دوزخ کے عذاب مین رہینگے اور گنہگار
مسلمان اگر دوزخ مین پڑینگے تو آخرکار خواہ جلدی خواہ دیر سے بیشک نکلینگے اور بہشت مین داخل ہووینگے
اور بعد اُسکے بہشت مین ہمیشہ رہینگے اور مسلمان گناہ کبیرہ کرنے سے کافر نہین ہوتا ہی اور نہ ایمان سے باہر ہوتا ہی

اور جو اقسام عذاب کے دوزخ کے ہین انمین سانپ اور بچھو اور زنجیرین اور طوق اور آگ اور گرم پانی اور کانٹے اور پیپ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عذابون کا ذکر فرمایا اور قرآن انپر ناطق ہے سب حق ہین اور جو اقسام بہشت کی نعمتون کے ہین انمین کھانا پینا اور حور اور مکانات مصفا اور غیر انکے یہ بھی حق ہین اور بہشت کی نعمتون مین سب سے بہتر نعمت خدا کا دیدار ہے کہ سارے مسلمان حق تعالی کو بہشت مین بغیر حجاب کے دیکھینگے لاکن نہ کوئی کیفیت اور نہ کوئی مثال ہوگی ف تحقیق اسکی یون ہے کہ دنیا مین جب ہم کوئی چیز دیکھتے ہین تو اسکے ساتھ دوسری چیز بھی دکھائی دیتی ہے اس سبب سے مقابلہ اور طرف اور دوسرے خصوصیات عقل کی نظر مین یہ سارے لحاظ ہوتے ہین اور اللہ تعالی کے دیکھنے مین سب چیزین محو ہوجائینگی اور حق تعالی کے ساتھ دوسری کوئی چیز اصلا دکھائی نہ دیگی اس سبب سے لحاظ جہت اور مقابلہ اور دوسرے خصوصیات کا عقل کی نظر سے ساقط ہوگا یہ خلاصہ ہے تقریر تفسیر عزیزیہ کا بیان ایمان کا اور ایمان عبارت ہے تصدیق کرنا دل سے رغبت کے ساتھ اور اقرار زبانی کے ساتھ لاکن اقرار زبانی ضرورت کے وقت ساقط ہوتا ہے ف تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ دل کے سچے اعتقاد سے رسول اور احکام شرع کو حق جاننا اور ان احکام پر رغبت کرنا اور زبان سے بھی اقرار کرنا اسکا نام ایمان ہے اور جو فقط اقرار زبانی ہو اور تصدیق قلبی نہو تو اسکو ایمان نہین کہتے ہین اور جو دل مین یقین ہو اور زبانی اقرار موقوف ہو ضرورت کے لیے تو اسکو ایمان کہتے ہین مثلا کسی شخص کو کافر زور سے کلمہ کفر کا کہلا وے اور وہ نہ کہے تو یقینا مارا جاے تو اس صورت ناچاری مین اگر اقرار زبانی موقوف ہوجاے تو بھی ایمان باقی رہیگا اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب عادل تھے کوئی فاسق نہ تھا اگر کسی سے کبھی کوئی گناہ ظاہر ہوا پس وہ تائب ہوا اور بخشا گیا اور بہت آیتین قرآن کی اور بہت حدیثین صحابیون کی تعریف سے پر ہین اور قرآن مین یہ بھی ہے کہ وہ سب آپسمین پیار اور دلاپیار رکھتے تھے اور کافرون کے مقابلہ اور انکی سزا دینے پر بڑے سخت تھے جو شخص عقیدہ رکھتا ہے کہ صحابہ آپسمین بغض اور دشمنی رکھتے تھے وہ شخص قرآن کا منکر ہے اور جو شخص انکے ساتھ بغض اور خفگی رکھتا ہے قرآن مین اسکو کافر کہنا آیا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے لیغیظ بہم الکفار تاکہ غصے مین ڈالے بسبب انکے کافرون کو صحابہ یاد رکھنے والے قرآن کے اور روایت کرنے والے فرقان کے تھے پس جو شخص منکر صحابہ کا ہوگا اوسکو قرآن پر اور قرآن کے سوا ایمان کے اور متواترات چیزون پر ایمان لانا

ممکن نہوگا وجہ ممکن نہونے کی یہ ہے کہ قرآن کے سوا جو چیزین ایمان کی ہین یہ ساری ہم سب لوگون کو
صحابیون کے وسیلے سے پہونچین پس اگر اصحاب رضی اللہ عنہم کو معاذ اللہ فاسق یا کافر کہا تو روایات
انکی اسکے نزدیک ہرگز قابل سند کے نہونگی جب روایات انکی قابل سند کے نہوئین تو قرآن کا اترنا
رسول علیہ السلام پر اور اسکا برحق ہونا کس طرح پر ثابت ہوگا اور اجماع صحابہ اور آیتون سے ثابت ہوا
کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سارے اصحاب سے افضل ہین بعد انکے عمر رضی اللہ عنہ اور سارے صحابہ نے ابوبکر کو
افضل جانکر انکی خلافت پر بیعت کی اور ابوبکر کے حکم سے عمر کی خلافت پر بیعت کی اور ابوبکر کے بعد عمر کی افضلیت
پر اجماع ہوا اور عمر کے بعد تین دن صحابہ نے آپسمین مشورہ کیا پھر عثمان کو افضل جانکر انکی خلافت پر اجماع کیا
اور بیعت کی اور عثمان کے پیچھے تمام صحابہ مہاجرین اور انصار کے جو مدینہ مین تھے سب نے علی رضی کرم اللہ وجہہ
کے ساتھہ بیعت کی جن نے علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھہ قصہ کیا وہ خطا پر تھا لاکن بدگمانی کسی صحابہ پر نچاہیے
کرنی اور انکی آپس کی لڑائی اور قصہ کو نیک محل پر قیاس چاہیے کرنا اور ہر ایک صحابہ کے ساتھہ اعتقاد اور
محبت چاہیے رکھنی یہی عقیدہ اہل حق کا ہے یعنی اہل سنت اور جماعت کا فصل در اہتمام نماز کی کوشش
کرنے کے بیانمین اول عقیدہ درست کرنا چاہیے اور عقیدہ درست کرنے کے بعد بدنی عبادتون مین سب سے
عمدہ عبادت نماز ہے صحیح مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ پیوند درمیان بندہ مومن
اور درمیان کفر کے ترک نماز ہے یعنی ترک نماز کفر مین پہونچاتا ہے اور احمد اور ترمذی اور نسائی نے روایت کی
بریدہ سے اور ابن ماجہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ عہد درمیان ہمارے اور درمیان آدمی کے نماز ہے جو
شخص نماز ترک کریگا کافر ہوگا اور ابن ماجہ نے ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ابی الدرداء نے
کہ وصیت کی مجکو میرے دوست پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شریک خدا کے ساتھہ نکر تو اگرچہ مارا جاوے یا جلایا جاوے اور
نافرمانی ماں باپ کی مت کر جو اگرچہ حکم کرین تجکو کہ نکل جا اپنی عورت اور اولاد اور مال سے اور نماز فرض قصدا
ترک مت کر کہ جو شخص نماز فرض قصدا ترک کرتا ہے ذمہ خدا کا اوس سے چھوٹ جاتا ہے یعنی کسی حال پر حق تعالے
اوسکی حمایت نہین کرتا ہے اور احمد اور دارمی اور بیہقی نے روایت کی عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور عمرو نے
آن سرور علیہ السلام سے کہ جو شخص نماز پر محافظت کریگا اوسکے لیے نور اور حجت اور نجات ہوگی دن قیامت کے اور جو شخص

محافظت نکریگا نہ اوسکو نور نہ دلیل نہ خلاصی ہوگی اور ہوویگا وہ شخص فرعون اور ہامان اور قارون اور
ابی بن خلف کے ساتھہ اور ترمذی نے عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کوئی ایسی چیز کو نہیں جانتے تھے کہ اسکا چھوڑنا سبب کفر کا ہووے مگر نماز کو یعنی نماز چھوڑ دیے جاتے تھے
کہ ترک کرنے والا اسکا کافر ہوا اسی سبب ان حدیثوں کی امام حنبل رح فقہا ایک نماز ترک کرنے والے کو کافر
جانتے ہین اور امام شافعی رح اسکو حکم قتل کا کرتے ہین نہ حکم کفر کا اور نزدیک امام اعظم رح کے اس شخص کو ہمیشہ
قید رکھنا واجب ہے جبتک توبہ نہ کرے واللہ اعلم پس چاہیے جاننا کہ نماز کے لیے شرائط اور ارکان ہین چنانچہ عنقریب
ذکر کیے جائینگے اور نماز کے شرائط مین سے ہے پاک کرنا بدن کا نجاست حقیقی اور حکمی سے اور پاک کرنا مکان
اور کپڑے کا پس چاہیے کہ پہلے مسائل طہارت کے سیکھین کتاب الطہارة اسمین دس فصلین ہین فصل پہلی
وضو کی بیان مین جان تو کہ وضو مین چار چیزین فرض ہین پہلی دھونا منہ کا ماتھے کے بالون سے ٹھڈی کی نیچے تک اور
دونون کانون تک دوسرے دھونا دونون ہاتھہ کا دونون کہنی سمیت تیسیر مسح کرنا چوتھائی حصہ سر کا چوتھی
دھونا دونون پانون کا ٹخنون سمیت اگر داڑھی گھنی ہووے تو پہونچانا پانی کا داڑھی کی بالونکی نیچے ضرور نہین اگر ان
چار اعضا سے ناخن کی برابر بھی سوکھا رہجاتے تو وضو درست نہوگا اور نزدیک امام مالک رح اور شافعی رح اور احمد رح
رحمہم اللہ کے نیت اور ترتیب بھی وضو مین فرض ہے اور نزدیک امام مالک کے ایک عضو سوکھنے کے قبل دوسرے
کا دھونا بھی فرض ہے اور نزدیک احمد رحمہ اللہ کے بسم اللہ کہنی اور پانی منہ اور ناک مین ڈالنا بھی فرض ہے اور احمد اور
مالک رح کے نزدیک تمام سر کا مسح کرنا بھی فرض ہے پس احتیاط وہ ہے کہ یہ سب افعال ادا کیے جاوین اور یہ سب
افعال نزدیک امام اعظم رح کے سنت ہین مسئلہ سنت وضو مین وہ ہے کہ پہلے دونون ہاتھہ پہونچون تک تین بار
دھووے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور تین بار پانی منھ مین ڈالی اور مسواک کرے اور تین بار پانی ناک مین ڈالی اور ناک
جھاڑے اور تین بار تمام منہ دھووے اور تین تین بار دونون ہاتھہ کہنیون سمیت دھووے اور مسح تمام سر کا ایک بار کرے
اور دونون کانون کو بھی سر کے ساتھہ مسح کرے اسکے لیے نیا پانی لینا شرط نہین اور اگر پانون مین موزہ ہووے
اور پورے وضو کے بعد موزہ پہنا گیا ہے تو مقیم کو چاہیے کہ حدث کی وقت سے ایک رات اور ایک دن تک موزہ پانوسے
نکالے اس موزہ پر مسح کرتا رہے اور مسافر کو چاہیے کہ حدث کی وقت سے تین رات اور تین دن تک موزہ پانون [illegible]

کرتا ہے ف حدث کے وقت سے مسح کی مدت مقرر کرنے کی مثال یون ہے کہ ایک مقیم نے مثلاً فجر کے وقت وضو
کرکے موزہ پہنا اور اسکا وضو اُس دن کی مغرب تک رہا جب مغرب کی نماز پڑھ چکا تب وضو ٹوٹا تو اس مقیم کی مسح کی
مدت اُس مغرب سے لیکر دوسرے دن کی مغرب تک شمار ہوگی اور جو صبح کا وضو کرکے موزہ پہنا تھا اور اوسی وضو سے
اُس دن کی مغرب پڑھی تھی تو اسکا حساب نہوگا اور اگر موزہ پھٹا ہو اس طرح پر کہ چلنے میں تین انگلی کے برابر
پانوں ظاہر ہوتا ہے تو مسح کرنا اُس موزے پر درست نہوگا اگر ایک شخص باوضو ہو اُسنے ایک موزے کو پانوں سے
اُس حد تک نکالا کہ اکثر حصہ قدم کا اپنی جگہ سے موزے کی پنڈلی میں آیا یا موزے کی مسح کی مدت تمام ہوئی تو
ان دونوں صورتوں میں موزے نکالکر دونوں پانوں کو دھووے اور دوہرانا تمام وضو کا ضرور نہیں مگر نزدیک
مالک رحمہ اللہ کے اعادہ وضو کا ضرور ہے اور ہاتھ کی تین انگلی کے برابر موزے کا مسح کرنا فرض ہے پانوں کی پیٹھ پر اور سنت
مسح میں وہ ہے کہ پانچوں انگلیاں ہاتھ کی پانوں کی انگلیوں کے سروں سے پنڈلی تک کھینچے اور یہ نزدیک امام احمد کے
فرض ہے اور اسمیں احتیاط ہے اور پوری وضو کے بعد یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ سُبْحَانَكَ
اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ گواہی دیتا ہوں میں اسبات کی کہ کسی کی
بندگی نہیں سوا اللہ کے کہ وہ ایک ہے اسکا شریک کوئی نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے
اُسکے ہیں اور رسول اوسکے یا رخدایا کردے تو مجکو توبہ کرنے والوں میں اور کردے تو مجکو پاک لوگوں میں پاکی بولتا ہوں
تیری اے اللہ اور مشغول ہوں تیری تعریف میں گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود
مگر تو اور بخشش مانگتا ہوں تجھسے اور توبہ کرتا ہوں تیری طرف اور دو رکعت نماز پڑھے تحیۃ الوضو کی

فصل دوسری وضو توڑنے والی چیزوں کے بیان میں جو چیز آگے یا پیچھے کی راہ سے نکلے اوی وہ چیز
وضو توڑنے والی ہے اور نجاست سائلہ مثل لہو یا پیپ کہ بدن سے نکل کے اگر اس مکان تک بہے کہ جسکا
دھونا غسل اور وضو میں لازم ہوتا ہے تو وضو ٹوٹ جاویگا ف جان تو کہ نجاست بدن کے اندر سے نکل کر
بعد اوسکے بہنا بھی شرط ہے اسلیے کہ اگر نجاست بدن سے نکلے اور نہ بہے تو اس صورت میں وہ نجاست وضو نہ توڑیگی
مثلاً لہو کہ زخم کے سر سے پر آگیا اور نہ بہا تو یہ لہو وضو نہ توڑیگا اور دوسری شرط اسمیں یہ ہے کہ بہنا اُس

نجاست کا ایسے مکان پر ہووے کہ جسکا دھونا فرض ہوتا ہی خواہ غسل کی حالت مین خواہ وضو کی حالت مین
تب وضو توڑنے والی ہوگی اور اگر نجاست بدن سے نکل کر بہے لاکن اُس مکان پر نہ پہونچے کہ جسکا دھونا فرض
ہوتا ہو غسل یا وضو مین یا اُس مکان پر پہونچے کہ جسکا دھونا فرض نہین ہوتا ہی تو اُس صورت مین بھی وہ نجاست باہر آنے والی
وضو نہ توڑیگی مثلاً آنکھ مین خون نکل آیا لاکن آنکھ کے باہر نہ بہا تو اُس خون کے نکلنے سے وضو نہ ٹوٹیگا اسلیے کہ
اندر آنکھ کے دھونا نہ غسل مین فرض ہی اور نہ وضو مین اور قے منھ بھر کر نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہی خواہ وہ قے کھانا ہو خواہ پت
خواہ لہو جما ہوا سوا بلغم کے اور نزدیک ابی یوسف کے اگر بلغم پیٹ سے منھ بھر کر نکلے تو وضو ٹوٹ جاے اور اگر
لہو تھوک سمیت نکل آوے اور تھوک کا رنگ سرخ کر دیوے تو وہ لہو وضو توڑیگا اور اگر تھوک کا رنگ زرد کر دیوے
تو نہ توڑیگا اور اگر تھوڑی تھوڑی قے کئی بار کی پس اگر ایک متلی کے سبب سے کی ہی تو ابو یوسف کے نزدیک یہ ہی
کہ وہ قے جمع کیجاوے ف اگر جمع کرنے کے بعد منھ بھر ہی تو اُس سے وضو ٹوٹیگا اور اگر اسقدر نہین تو نہ ٹوٹیگا اور
نزدیک امام محمد کے یہ ہی کہ اگر مجلس متحد ہی یعنی ایک مجلس ہی تو وہ قے جمع کیجاوے ف یعنی نزدیک امام محمد کے
اتحاد مجلس کا معتبر ہی نہ اتحاد سبب کا پس اگر ایک مجلس مین چند بار قے کی ہی تو اُسکو بعد جمع کرنے کے دیکھنا چاہیے
کہ اگر وہ منھ بھر ہی تو وضو ٹوٹ جائیگا اور اگر اسقدر نہین تو نہ ٹوٹیگا اور نیند خواہ چت سو جاوے خواہ
کروٹ پر خواہ تکیہ لگا کر کسی چیز مین اسطرح پر کہ اگر تکیہ نکالا جاوے تو گر پڑے اور سو جانا کھڑے یا بیٹھے
بغیر تکیے کے رکوع یا سجدے مین ناقض وضو کا نہین لاکن رکوع اور سجدہ سنت کے طور پر ہونا شرط ہی ف
یعنی اُسمین پیٹ ران سے دور رہے اور دونون بازو زمین سے دور رہین اور اگر ایسا نہووے بلکہ اسکے
برعکس ہووے تو اس رکوع اور سجدے مین سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اور بالغ نمازی کے قہقہے کی ہنسی وضو
توڑتی ہی رکوع اور سجدے والی نماز مین اور دیوانگی اور مستی اور بیہوشی سے ہر حال مین وضو ٹوٹتا ہی یعنی حالت
نماز مین بھی اور اُسکے غیر مین بھی اور مباشرت فاحشہ وضو توڑتی ہی ف مباشرت فاحشہ اُسکو کہتے ہین کہ مرد
اور عورت دونون ننگے ہووین اور ایک کا بدن دوسرے کے بدن سے لگجاوے پر دخول نہووے اور
عضو مخصوص یا کسی عورت کو ہاتھ لگانے سے نزدیک امام اعظم کے وضو نہین ٹوٹتا اور نزدیک دوسرے اماموں کے
ٹوٹتا ہی اور اونٹ کے گوشت کھانے سے نزدیک امام احمد کے وضو ٹوٹتا ہی اور چھپانا ان سب [illegible]

فصل تیسری غسل کے بیان مین فرض غسل مین تین ہین ایک تو تمام بدن کا دھونا اور دوسرا منہ بھر کر کلی کرنا تیسرا
ناک مین پانی ڈالنا اور سنت غسل مین یہ ہین کہ اول ہاتھ دھووے بعد اسکے وضو کرے لیکن اگر پانی جمنے کی
جگہ مین نہاوے تو پانون بعد نہانے کے دھولیوے اور تین بار سارے بدن کو دھووے اور عورت پر فرض ہے
پانی پہونچانا گندھے ہوے بالون کی جڑ مین اور کھولنا بالون کا ضرور نہین اور اگر مرد کے سر پر بال ہوون تو
کھولنا انکا اور سب جڑ تک دھونا انکا فرض ہے فصل چوتھی غسل واجب کرنے والی چیزون کے بیان مین تین چیزین غسل واجب
کرنے والی ہین ایک [illegible] سے وطی ہو واجب کرتی ہے غسل فاعل اور مفعول پر خواہ قبل مین خواہ دبر مین اگرچہ منی نہ نکلے
دوسرے انمین سے نکلنا منی کا کود کر شہوت کے ساتھ جاگتے مین نکلے خواہ نیند مین خواب دیکھنے سے غسل واجب
نہین ہوتا ہے بغیر انزال کے اور اگر منی شہوت کے ساتھ کود کر خارج ہووے تو غسل واجب ہوگا لیکن منی جس وقت اپنے
مکان سے جدا ہووے اسوقت شہوت ہونا شرط ہے پس اگر منی اپنے مکان سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی اور اسنے ذکر کو
پکڑ لیا شہوت جاتی رہی بعد چھوڑنے کے نکل پڑی تو اس صورت مین بھی غسل واجب ہوگا اور اگر بدون شہوت کے
منی اپنے مکان سے جدا ہووے اور نکل پڑے تو امام اعظم کے نزدیک غسل واجب ہوگا تیسرے انمین سے حیض اور
نفاس ہے جب موقوف ہوئین یہ دونون تب غسل واجب ہووے مسئلہ کمتر مدت حیض کی تین دن ہین اور اکثر مدت
اسکی دس دن پس اس مدت کے اندر جس رنگ کا لہو ہو خالص سپید کے سوا وہ لہو حیض کا ہے اور اکثر مدت نفاس کی
چالیس روز ہے اور اسکے کمتر کی مدت نہین پس اس چالیس روز کے درمیان جس رنگ کا لہو ہوگا سوا خالص سپید کے
وہ لہو نفاس مین شامل ہوگا اور حیض کے دنون مین جو خون تین دن سے کم ہو یا دس دن سے زیادہ وہ خون حیض کا نہین بلکہ
بیماری ہے نماز اور روزے کا مانع نہین ہوتا اور اسی طرح حالت نفاس مین جو خون چالیس دن سے بڑھ جاوے وہ بھی ان
دونون کو مانع نہین ہووےگا اور اگر کسی عورت کو اپنی عادت سے زیادہ ہوجاوے تو دس دن تک مرض نہ گنا جائیگا
اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو جتنے دن زیادہ عادت سے بڑھینگے سو اتنے دن مرض کے ہین اور جو عادت تھی سو قائم
رہیگی مثلاً کسی عورت کو عادت حیض کی چھ روز کی تھی اسکے خلاف عادت کے دس دن تک لہو دیکھا
اس صورت مین عادت سے بڑھکر جو چار دن لہو دیکھا وہ بھی گنتی مین حیض کے ہووے اور اگر مثلاً تیرہ دن لہو
دیکھا تو اس صورت مین عادت کے بعد جو سات دن بڑھے وہ استحاضہ مین شمار ہونگے حیض مین اور عادت

جو اُسکی تھی سو قائم رہی اور اول حیض والی کو جو لہو دس دن سے سوا ہو سو وہ بیماری کہلاویگی ف مثلاً ایک
نو برس کی عورت نے پہلی بار چودہ روز تک لہو دیکھا لیس دس دن حیض کے ٹھہرے اور چار دن استحاضہ کا
طہر کی مدت پندرہ دن سے کم نہیں ہوتی اور جو طہر اس سے کم ہو اور وہ طہر حیض کے اندر پایا جاوے تو وہ بھی حیض پیا
گنا جاویگا نہ طہر مین ف مثلاً کسی عورت کو ہر مہینے مین حیض کی عادت دس دن کی تھی جب اُسکی عادت آپہونچی
تب اُسنے ایک دن خون دیکھا بعد اُسکے آٹھ دن تک پاک رہی پھر دسوین دن لہو دیکھا اس صورت مین جو بیچ مین
آٹھ دن پاک رہی وہ بھی حیض مین شمار ہونگے اسلیے کہ یہ طہر متخلل کم ہے پندرہ دن سے اور دوسری صورت یہ ہے کہ اگر
اس عورت نے ایک دن خون دیکھا بعد اسکے چودہ روز پاک رہی پھر سولہوین دن خون دیکھا تو اس صورت مین اول کے
دس دن حیض مین شمار ہونگے اور باقی کے روز پاکی مین یہ دونون موافق مذہب امام ابی یوسف رح کے ہین
اور اکثر علما کا فتوی اسی پر ہے حیض اور نفاس سے نماز معاف ہو جاتی ہے اور روزے کو بھی وہ دونون مانع
ہوتے ہین پر اُسکا قضا کرنا ہوتا ہے اور وطی حیض اور نفاس مین حرام ہے نہ استحاضہ مین اور حیض اگر دس دن سے کم
موقوف ہو جاوے تو عورت کے نہانے بدون وطی درست نہوگی مگر اس صورت مین درست ہوگی کہ بعد موقوف ہونے
حیض کے وقت ایک نماز کا گذر جاوے اور دس دن گذرنے کے بعد جب موقوف ہو تو بغیر غسل کے بھی وطی درست ہے
اور اکثر اماموں کے نزدیک اس صورت مین بھی بغیر غسل کے وطی درست نہین مسئلہ بے وضو کو قرآن چھونا درست
نہین اور بغیر ہاتھ لگائے پڑھنا درست ہے اور ناپاک اور حیض اور نفاس والی کو نہ چھونا درست ہے نہ پڑھنا
اور اُنکو مسجد مین جانا اور کعبے کا طواف کرنا بھی درست نہین فصل پانچوین نجاسات کے بیان مین
پیشاب جانور ماکول اللحم اور گھوڑے کا اور بیٹ چڑیے غیر ماکول اللحم کی نجاست خفیفہ ہے جو چوتھائی
کپڑے سے کم مین بھر جاوے تو معاف ہے نماز اُس کپڑے پر جائز ہوگی لاکن اگر تھوڑے پانی مین
گر پڑیگی تو پانی پلید کر دیگی اور بیٹ چڑیا ماکول اللحم کا پاک ہے سوا مرغ اور بط کے ف ماکول اللحم
کہتے ہین اُن جانوروں کو کہ جنکا گوشت حلال ہے اور غیر ماکول اللحم اُنکو کہتے ہین کہ جنکا گوشت
حرام ہے آدمی کا پیشاب اگرچہ طفل ہو اور گدھے اور تمام حیوان غیر ماکول کا پیشاب اور گو آدمی کا
اور گوبر اور لید وغیرہ چارپایوں کا نجاست غلیظہ ہے اور جانور کا بہنے والا لہو بھی نجاست غلیظہ ہے

اور شراب اور منی کبھی آدمی نجاست غلیظہ دو قسم ہے ایک تیلی دوسری گاڑھی تیلی مین روپے کی
مقدار یعنی ہتھیلی کے غار برابر اور گاڑھی مین ساڑھے چار ماشے کے اندر معاف ہے لاکن
تھوڑے پانی کو اسقدر بھی ناپاک کرتی ہے اور جھوٹا آدمی اور گھوڑے اور حلال جانورون کا اور پسینا
ان سب کا اور پسینا گدھے اور خچر کا پاک ہے اور جھوٹا بلی اور چوہے اور گھر مین رہنے والے جانورون
کا اور پنجہ گیر چڑیون کا مکروہ ہے اور جھوٹا کتے اور سؤر اور پھاڑنے والے چوپائے اور سوا انکے اور
حرام گوشت والے جانورون کا نجس ہے اور پیشاب کی چھینٹین اگر سوئی کے سر کے مانند پڑ جاوین تو
معاف ہین فصل چھٹی نجاست حکمی سے پاکی حاصل کرنے کے بیان مین جان تو کہ نجاست حکمی سے پاکی
حاصل نہین ہوتی ہے مگر پانی سے خواہ وہ پانی مینہ سے اترا ہو یا زمین سے نکلا مانند پانی دریا اور کنوین
اور چشمے کے یا طاہر ہے کہ درخت یا پھل کے پانی سے جیسے پانی تربوز یا کیلے کا اُس سے پاکی حاصل نہین ہوتی
اور اگر پانی مین کوئی پاک چیز گر جاوے مانند مٹی اور صابون اور زعفران کے تو وضو اُس سے درست ہے مگر
جب اس پانی کو گاڑھا کر دے یا جز اسکا پانی کے برابر یا پانی سے زیادہ ہو جاوے چنانچہ آدھ سیر گلاب
آدھ سیر پانی مین مل گیا یا پانی کا نام باقی نہ رہا مثلاً نام اُسکا شوربا یا سرکہ یا گلاب وغیرہ ہو گیا تو ان
صورتون مین وضو اور غسل اس پانی سے بالاتفاق جائز نہوگا اور نجس کپڑے وغیرہ کا اُس سے دھونا جائز
امام اعظم رح کے نزدیک اور نزدیک امام شافعی رح اور محمد رح اور غیر ان دونون کے جائز نہین فصل ساتوین
نجاست حقیقی سے پاکی حاصل کرنے کے بیان مین جو منی گاڑھی خشک کپڑے پر لگجاوے تو کھرچنے سے
کپڑا پاک ہوتا ہے اور تلوار وغیرہ مسح کرنے سے پاک ہوتی ہین اور نجس زمین اگر خشک ہو جاوے اور اثر
نجاست کا اس سے اٹھ جاوے تو نماز اُسپر درست ہو جاویگی نہ تیمم اور یہی حکم ہے اینٹ کے فرش کا
اور درخت اور دیوار اور گھاس غیر کٹی ہوئی کا لیکن یہ چیزین بھی پاک ہو جاتی ہین جب نجاست
خشک ہو کر اثر مٹ جاتی رہے اور کاٹی ہوئی گھاس بغیر دھونے کے پاک نہین ہوتی ہے اور جس چیز مین نجاست
نظر آنے والی ہو اُس نجاست کا جسم دھو جانے سے وہ چیز نزدیک امام اعظم رح کے پاک ہو جاتی ہے
اور نزدیک بعض کے [illegible] کے جسم دور ہونے کے بعد اس چیز کو تین دفعہ چاہیے دھونا

اور ہر بار چاہیے نچوڑنا اگر ہو سکے اور اگر نہو سکے تو چاہیے خشک کرنا قطرے ٹپکنے تک اور نجاست غیر دکھائی
دینے والی کو تین بار سے سات بار تک چاہیے دھونا اور ہر بار چاہیے نچوڑنا اور گوبر اگر جل کر راکھ ہو نزدیک
امام محمد رح کے پاک ہو جاتا ہی نہ نزدیک ابی یوسف رح کے اور گدھا اگر نمک کی کھان مین گر کر نمک ہو جاوے
تو نزدیک امام محمد رح کے پاک ہوتا ہی اور کھال مردار کی سنوارنے سے پاک ہوتی ہی **فصل آٹھوین**
پانی جاری اور پانی کثیر کے بیان مین ان دونون پانی مین نجاست پڑنے سے پانی ناپاک نہین ہوتا ہی اور
نہ وہ پانی نجاست غیر مرئی پر بہنے سے ناپاک ہوتا ہی مگر جسوقت نجاست کا رنگ یا مزہ یا بو اسمین ظاہر ہو
تو نجس ہوگا اور اگر کتا جاری پانی کی نہر مین بیٹھ جائے یا کوئی مردار اسمین گر جاوے یا قریب پرنالے کے نجاست
پڑی ہو اور مینہ کا پانی اس چھت کے پرنالے سے بہ رہا ہو ان صورتون مین اگر اکثر پانی کتے اور نجاست کا
ملا ہوا بہ رہا ہی تو نجس ہوگا اور اگر ایسا نہین تو پاک ہی اور تھوڑا سا پانی تھوڑی نجاست گرنے سے پلید ہوتا ہی
اور پانی قلتین کا کہ پانچ مشک پانی ہوتا ہی اور ہر مشک مقدار سو رطل کے ہی نزدیک اکثر امام کے آب کثیر ہی
ف وزن ایک رطل کا چھتیس روپیہ برابر ہوتا ہی دہلی کے سکہ سے چنانچہ صدقہ فطر کی فصل مین بیان اسکا
آویگا پس ایک رطل پر حساب کر لینا چاہیے اور رطلون کو اور نزدیک امام اعظم رح کے آب کثیر اسکو کہتے ہین
کہ ایک طرف کے پانی ہلانے سے دوسری طرف کا پانی نہ ہلے اور پچھلے علما نے اس طرح پر اندازہ کیا کہ جس پانی کا
چارون طرف دس دس گز ہووے وہ آب کثیر ہی **فصل نوین** کنوین کے بیان مین اگر کوئی جانور کنوین مین
گر کر مر جائے پس اگر پھول گیا یا ریزہ ریزہ ہوا تو تمام پانی اس کنوین کا نکالنا ضرور ہی اور اگر نہ پھولا اور
نہ ریزہ ریزہ ہوا پس اس صورت مین اگر جانور بڑا ہی مثل بلی کے یا اس سے بھی بڑا تو بھی سارا پانی نکالنا
چاہیے اور اگر تین جانور اوسط درجے کے گر جائین جب بھی یہی حکم ہی اور اگر جانور چھوٹا ہی مانند
چوہے اور گوریہ کے تو بیس ڈول کھینچنا چاہیے تیس تک اور کبوتر اور اسکے مانند کے مرنے سے
چالیس ڈول نکالنا واجب ہی ساٹھ تک مستحب اور تین گوریہ کا ایک کبوتر کا حکم ہی واللہ اعلم
فصل دسوین تیمم کے بیان مین اگر مصلی پانی پر قادر نہووے اس سبب سے کہ پانی ایک کوس کے فرق
پر ہی اور کوس چار ہزار قدم کا یا اسکے پاس پانی موجود ہی لاکن بیماری پیدا ہونے کی یا صحت مین

دیر لگنے کی یا مرض کی زیادتی کا خوف کرتا ہی یا پانی کے لحاظ پر دشمن یا پھاڑ کھانے والا جانور بیٹھا ہی یا
پاس پانی ہی پر ڈرتا ہی کہ اگر اُس پانی سے وضو کرے تو آپ پیاسا رہ جاوے یا کنوان پاس ہی پر ڈول یا
رسّی میسر نہین ان سب صورتون مین اُسے جائز ہی کہ وضو اور غسل کے عوض تیمم کرے زمین کی جنس پر خواہ مٹی ہو
خواہ بالو خواہ چونہ خواہ گچ خواہ پتھر خواہ کوئلہ خواہ سرمہ بشرطیکہ یہ چیزین پاک ہوون اول نیت تیمم کی کرکے پھر
دونون ہاتھ زمین پر مارکے ایک مرتبہ تمام مُنھ پر ملے اور پھر زمین پر مارکے دونون ہاتھون کو کہنیون سمیت ملے
یعنی جیسا تیمم مین فرض مین اگر ناخن کے برابر بھی ہاتھ یا منھ سے کوئی عضو باقی رہیگا تو تیمم درست نہوگا پس اگر
ہاتھ مین انگوٹھی ہو تو اُسے ہلاوے اور خلال انگلیون مین کرے اور وقت سے قبل تیمم کر لینا درست ہی اور ایک
تیمم سے کئی نمازین فرض اور نفل پڑھنی بھی جائز ہین اور جب پانی پر قادر ہوگا تب تیمم اُسکا باطل ہوگا اور نماز کے
اندر اگر قادر ہوا تو نماز اُسکی ٹوٹ گئی اور اگر کوئی نمازی کہ سارا بدن اور کپڑا اُسکا ناپاک ہی اور وہ بیچارہ
پانی کے استعمال پر قدرت نہین رکھتا ہی تو اُسکو اُس ناپاکی سمیت نماز پڑھنی جائز ہی بشرطیکہ ستر ڈھانکنے
کی قدر کپڑا پاک اُسے میسر نہو مسئلہ اگر وضو کے اعضا مین سے ایک عضو مین مرض ہو کہ پانی پہونچانے مین
اُس عضو پر ضرر ہوتا ہی یا مرض بڑھتا ہی تو اُسکو جائز ہی کہ اُس عضو پر مسح کرے اور دوسرے اعضا کو دھووے
اور اگر وضو کے اعضا مین سے اکثر اعضا مین زخم یا مرض ہو کہ دھونا اُن اعضا کا ضرر کرتا ہی تو اس صورت مین
تیمم کرے کتاب الصلوٰۃ اسمین پندرہ فصلین ہین فصل پہلی نماز کے وقتون کے بیان مین وقت
آنے سے نماز فرض ہوتی ہی مسلمان عاقل بالغ پر اور جو عورت حیض اور نفاس سے پاک ہوا اُسپر مسئلہ نماز کا
وقت اگر تحریمہ کی قدر باقی رہجائے اور اُسوقت مین کوئی کافر مسلمان ہوجاوے یا لڑکا بلوغ کو پہونچے یا دیوانہ
ہوش مین آوے تو اُسپر نماز اُسوقت کی فرض ہوگی ف دوسرے وقت اُس نماز کی قضا اُسپر لازم ہوگی اور اگر نماز کے
اخیر وقت مین عورت کا حیض یا نفاس موقوف ہو تو اُس صورت مین اگر اسقدر وقت باقی رہے کہ اسمین نہاوے اور
تحریمہ کرنا ہوسکتا ہی تو اُسوقت کی نماز اُسپر فرض ہوگی اور اگر وقت مین اسقدر وسعت نہین ہی تو نماز اُسوقت
کی اُسپر فرض نہوگی فجر کی نماز کا وقت صبح صادق کے نکلنے سے شروع ہوتا ہی آفتاب کا کنارہ نظر آنے تک
باقی رہتا ہی اور ظہر کا وقت بعد دوپہر کے شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جبتک سایہ ہر چیز کا برابر اُن چیزون کے

ہوتا ہی سایہ اصلی کے سوا یعنی اُس برابر ہونے مین سایہ اصلی کو حساب مین نہین شمار کرتے ہین یہ قول امام
ابی یوسف رح اور امام محمد رح اور باقی علما کا ہی اور امام اعظم رح کی ایک روایت بھی اس قول کے موافق ہی اور دوسری روایت
مفتی بہ امام اعظم سے یہ ہی کہ جبتک سایہ ہر چیز کا دوچند اُسکے ہو وے سوا سایہ اصلی کے تب تک ظہر کا وقت باقی رہیگا
ہاتھ سے نہ جائیگا اور سایہ اصلی کہ وہ ڈیڑھ قدم کا ہوتا ہی ساون مین اور اُسکے قبل اور بعد ایک قدم بڑھتا جاتا ہی
چار تک بعد اُسکے دو دو قدم اور قدم ساتوان حصہ ہوتا ہی ہر چیز کا اور جب وقت ظہر کا تمام ہوتا ہی خواہ اول قول کے
موافق خواہ ثانی قول کے موافق تب وقت عصر کا شروع ہوتا ہی اور آفتاب کی زردی نہ آنے تک اُس کا وقت رہتا ہی اور
بعد اُسکے وقت کراہت کا ہی سورج ڈوبنے تک اور اُس وقت مکروہ مین اُس دن کی عصر ساتھ کراہت تحریمی کے جائز ہی اور دوسری
نماز فرض اور نفل جائز نہین اور بعد غروب سورج کے مغرب کا وقت آتا ہی سرخی ڈوبنے تک وقت اُسکا رہتا ہی نزدیک
اکثر علما کے اور نزدیک امام اعظم رح کے دو قول ہین ایک قول موافق انہین اکثر کے ہی اور دوسرا قول اُنکا یہ ہی کہ سپیدی کے
ڈوبنے تک وقت مغرب کا رہتا ہی اور ستارہ ظاہر ہونے تک تاخیر نماز مغرب کی پڑھنی مکروہ تحریمی ہی اور مغرب کا وقت تمام
ہونے کے بعد وقت عشا کا شروع ہوتا ہی خواہ اول قول سے بعد ہو خواہ ثانی قول کے بعد آدھی رات تک رہتا ہی نزدیک
جمہور کے اور نزدیک امام اعظم رح کے صبح صادق کے نکلنے تک رہتا ہی کراہت تحریمی کے ساتھ اور وقت وتر کا عشا کے بعد
صبح صادق نکلنے تک رہتا ہی اور دیر کرنی نماز ظہر کی گرمی مین اور دیر کرنی نماز عشا کی تہائی رات تک مستحب ہی اور اُجالا
کرنا فجر کے وقت کہ اُس حد تک کہ قرأت مسنون کے ساتھ نماز پڑھین ادا کر سکے اور بعد ادا کرنے کے اگر فساد ظاہر ہو وے خواہ وضو
خواہ نماز مین پھر ساتھ قرأت مسنون کے یعنے ساٹھ چالیس آیت کے نماز ادا کر سکے یہ مستحب ہی اور دوسری نمازون مین نزدیک
فقیر کے جلدی کرنی بہت بہتر ہی مگر جس حال مین منتظر جماعت کے لیے ہو وے تو جلدی نکرے اور سورج نکلتے وقت اور دوپہر کو اور
سورج ڈوبتے وقت مطلق نماز منع ہی اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازے کی بھی بہت منع ہی لاکن نماز عصر اُس دن کی قضا
کے ڈوبتے وقت جائز ہی بشرطیکہ غروب شروع ہونے کے قبل نیت باندھ لی ہو اور جب فجر کا وقت شروع ہو تو اُس وقت بنا
فجر کی سنت اور نماز قضا کے سوا اور نفلین پڑھنی مکروہ ہین اور بعد عصر اور قبل مغرب کے بھی یہی حکم ہی مسئلہ
ادا اور قضا نماز کے واسطے اذان اور تکبیر کہنی سنت ہی اور صفت اذان کی مشہور ہی وقت یعنی اذان کہنے کے وقت
منھ طرف قبلے کے کرے اور باقی دونون انگلیان شہادت کی دونون کان مین رکھے اور جب حی علی الصلوٰۃ

ست الحاجہ

کہے تب منھ داہنی طرف پھیرے اور جب حی علی الفلاح کہے تب بائیں طرف اور فجر کے وقت حی علی الفلاح کے بعد
الصلوٰۃ خیر من النوم دو مرتبہ کہے اور اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کے کہے اور مسافر کو اذان ترک کرنی
مکروہ ہے اور جو شخص گھر میں نماز پڑھتا ہے اذان شہر کی اسکو کفایت ہے فصل دوسری نماز کی شرطوں
کے بیان میں شرطیں نماز کی چھ ہیں پہلی شرط پاک ہونا بدن نمازی کا نجاست حقیقی اور حکمی سے جیسا کہ
اوپر گذر چکا بیان ان دونوں کا دوسری شرط پاک ہونا کپڑے کا تیسری شرط پاک ہونا جائے نماز کا چوتھی
شرط منھ کرنا قبلے کی طرف پانچویں شرط ستر ڈھانکنا مرد اور لونڈی کو ناف سے لیکر گھٹنے کے نیچے تک اور لونڈی کو
پیٹ اور پیٹھ کا ڈھانکنا زیادہ ہے مرد سے اور آزاد عورت کو سارا بدن ڈھانکنا فرض ہے منھ اور دونوں ہاتھ اور
پاؤں کی ہتھیلی کے سوا مسئلہ جو اعضا کہ ڈھانکنا انکا فرض ہے خواہ مرد خواہ عورت کو چوتھائی حصہ اگر انمیں سے
کھل جاوے تو نماز فاسد ہوتی ہے اور جو بال عورت کے سر سے لٹکتے رہتے ہیں وہ علیحدہ اعضا میں شمار ہیں انکی بھی
چوتھائی کھلنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے مسئلہ کتاب النوازل میں لکھا ہے کہ عورت کی آواز بھی ستر میں داخل ہے
ابن ہمام نے کہا کہ اس تقدیر پر اگر عورت قرآن آواز سے پڑھیگی تو نماز اسکی فاسد ہوگی مسئلہ جسکو ستر ڈھانکنے
کے لیے کپڑا میسر نہو تو اسکو بغیر کپڑے کے بھی نماز پڑھنی جائز ہے مسئلہ اگر نمازی کو جہت کعبے کی معلوم نہو
تو جسطرف اسکا دل گواہی دے اسی طرف سوچ کر نماز پڑھ لیوے اور بغیر سوچ کے اسکی نماز درست نہوگی
مسئلہ جو شخص قبلے کی طرف منھ کرنیکے دشمن کے ڈر سے خواہ مرض کے سبب سے تو اسکو درست ہے کہ جدھر اسے
طاقت ہو ادھر نماز پڑھے مسئلہ نفل نماز شہر کے باہر سواری پر درست ہے سواری جسطرف جاوے اسطرف جاوے
مضائقہ نہیں مسئلہ چھٹی شرط ان شرائط میں سے نیت کرنی نماز کی ہے پس نفل اور سنت اور تراویح کے لیے مطلق نیت
درست ہے مثلاً دل میں یوں قصد کرے کہ نماز اللہ کی ادا کرتا ہوں اور نام سنت یا نفل کا تو بھی درست ہوگی اور
فرض اور وتر کے واسطے تحریمہ کے وقت نیت کا تعین کرنا اور سمجھنا چاہیے کہ ظہر کی نماز پڑھتا ہوں یا عصر کی فرض ہے
اور مقتدی پر فرض ہے اقتدا کی نیت کرنی امام کے پیچھے اور رکعتوں کے شمار کی نیت فرض نہیں ہے فرق یہ چھ
فرض نماز سے خارج ہیں کسواسطے کہ طہارت بدن وغیرہ اور چیزیں اور نماز اور چیز ایک دوسرے میں داخل نہیں
ان یہ چھ چیزیں نماز کی شرط ہیں کہ بدون انکے نماز صحیح نہیں ہوتی ہے اور جو چیز شرط ہوتی ہے وہ باہر ہوتی ہے شے کے

فصل تیسری نماز کے ارکان کے بیان میں ف یعنی اُن فرضون کے بیان میں جو نماز میں داخل ہیں سات فرض ہیں اندر نماز کے ایک اُنمین سے تحریمہ باندھنا لاکن تحریمہ کے لیے پاکی بدن اور ستر عورت اور منھ طرف قبلے کے ہونا شرط ہی جسطرح باقی ارکان میں بھی شرط ہی ف باقی ارکان سے قیام اور قرات اور رکوع اور سجدہ اور قعدہ اخیرہ آور دوسرا فرض اُنمین سے قعدہ اخیرہ کرنا فجر میں دو رکعت کے بعد اور ظہر اور عصر اور عشا میں چار چار کے بعد اور مغرب اور وتر میں تین تین کے بعد اور نفل میں دو کے بعد آور تیسرا فرض نزدیک امام اعظم رح کے نماز سے خارج ہونا کسی کام کے ساتھ اسکی فرضیت امام اعظم رح کے سوا اور کے نزدیک نہیں اور چوتھا فرض کھڑا ہونا ہر رکعت میں پانچوان فرض رکوع کرنا چھٹا فرض سجدہ کرنا ساتوان فرض قرأت پڑھنی لاکن قرأت نزدیک امام شافعی رح اور احمد رح کے فرض اور نفل کی ہر رکعتون میں فرض ہی آور نزدیک امام اعظم رح کے پانچون وقتون میں دو رکعت کے اندر فرض ہی اور وتر کی تینون رکعتون اور نفل کی ہر رکعت میں اور قومہ اور جلسہ اور قرار پکڑنا رکوع اور سجدے میں یہ سب فرض ہین نزدیک ابی یوسف رح کے اور اکثر علما کے نزدیک فرض نہیں ف رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونے کا نام قومہ ہی اور دونون سجدے کے بیچ میں بیٹھنے کا نام جلسہ اور امام اعظم رح کے نزدیک قرأت ایک آیت کی فرض ہی آور ابی یوسف رح اور محمد رح کے نزدیک تین آیت چھوٹی یا ایک آیت بڑی کہ تین آیتون کے برابر ہوا اور نزدیک امام شافعی رح اور احمد رح کے سورۂ فاتحہ پڑھنی فرض ہی اور بسم اللہ بھی اُسمین شامل ہی اسلیے کہ بسم اللہ فاتحہ کی آیتون میں سے ایک آیت ہی ان دونون کے نزدیک اور سجدے میں پیشانی اور ناک رکھنی فرض ہی اور ضرورت میں ان دونون میں سے ایک پر اکتفا کرنا بھی جائز ہی آور شافعی رح اور احمد رح کے نزدیک سجدے میں ماتھا اور ناک اور ہتھیلی دونون ہاتھ کی اور دونون گھٹنے اور انگلیان دونون پانون کی رکھنی فرض ہی اور نماز کے ارکان میں ترتیب نگاہ رکھنی فرض ہی ف یعنی جو رکن ہر رکعت میں مکرر نہیں آتا ہی مثلاً رکوع اُسمین ترتیب نگاہ رکھنی فرض ہی پس اگر کوئی شخص فراموشی سے پہلے رکوع میں گیا پھر جب یاد آیا رکوع سے سیدھا ہو کر سورت پڑھی اب اُسپر فرض ہوا کہ پھر رکوع کرے اور اگر رکوع نکیا تو نماز اُسکی فاسد ہوئی اسواسطے کہ ترتیب فوت ہوئی رکن غیر مکرر میں اور اگر کسی نے ایک رکعت میں ایک سجدہ کیا اور دوسرا سجدہ بھول گیا پھر دوسری رکعت میں اُس سجدے کی قضا اور سجدہ سہو کر لیا تو اس صورت میں

نماز فاسد نہوگی ف اس صورت مین جو فوت ہونے کی یہ ہی کہ سجدہ علیحدہ رکن غیر مکرر نہیں بلکہ رکن مکرر ہی
کیونکہ اسلیے کہ سجدہ ہر رکعت مین مکرر آتا ہی اور جو رکن مکرر آتا ہی اُسمین ترتیب فرض نہین بلکہ واجب ہی اور واجب ترک
ہونے سے نماز فاسد نہین ہوتی ہی ہان سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی پس ترتیب خلاف کرنے کے بعد جب سجدہ سہو کا
وہ بجالایا تب اُسکی نماز کامل ہوگئی اور اگر سجدہ سہو کا نکرتا تب بھی نماز جائز ہوجاتی پر نقصان کے ساتھ
اور ابن ہمام نے حاکم کی کتاب کافی سے نقل کی ہی کہ کسی شخص نے نماز شروع کی اور قراءت اور رکوع دونون کیے
اور سجدہ نکیا پھر کھڑے ہوکر قراءت پڑھی اور سجدہ کیا رکوع نکیا تو یہ تمام ایک رکعت ہوئی ف ان دونون صورتون مین
ایک رکعت ہونے کی وجہ یہ ہی کہ پہلی صورت مین سجدہ ترک کیا اور دوسری صورت مین رکوع پس پہلی صورت کا
رکوع اور پچھلی صورت کا سجدہ ملکر ایک رکعت پوری ہوئی اور اسی طرح پر اگر اول رکوع کیا پھر کھڑے ہوکر قراءت
پڑھی اور رکوع اور سجدے کیے تو بھی ایک رکعت ہوئی اور اسی طرح اگر پہلا سجدہ کیا پھر کھڑے ہوکر قراءت پڑھی
اور رکوع کیا اور سجدہ نکیا بعد اُسکے کھڑے ہوکر قراءت پڑھی اور سجدہ کیا اور رکوع نکیا یہ سب ایک رکعت ہوئی
اور اسی طرح پر اگر پہلی مین رکوع کیا اور سجدہ نکیا اور دوسری مین بھی رکوع کیا اور سجدہ نکیا اور تیسری مین
سجدہ کیا اور رکوع نکیا یہ سب بھی ایک رکعت ہوئی ف وجہ ان ساری صورتون کی قیاس کرلینا چاہیے
پہلی دو صورت کی وجہ مذکور پر اور قعدہ اولی کرنا اور اُسمین اور آخری قعدے مین التحیات پڑھنی فرض
ہی نزدیک امام احمد رح کے نہ اُنکے غیر کے نزدیک مگر نزدیک امام اعظم رح کے یہ تینون واجب ہین اور آخری قعدے مین التحیات
کے بعد درود پڑھنا فرض ہی نزدیک امام شافعی رح اور احمد رح کے اور سلام پھیرنا بھی فرض ہی نزدیک امام مالک
اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کے نہ نزدیک امام اعظم رح کے بلکہ اُنکے نزدیک واجب ہی اور رکوع اور سجدے مین
جھکتے وقت اور ان دونون سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہنی اور رکوع مین سُبحان ربی العظیم
ایک مرتبہ کہنا اور سجدے مین سُبحان ربی الاعلی ایک بار کہنا اور رکوع سے سیدھے ہوتے وقت
سمع اللہ لمن حمدہ کہنا اور دونون سجدے کے بیچ مین بیٹھکر رب اغفرلی کہنا یہ سارے امور
فرض ہین امام احمد رح کے نزدیک نہ اُنکے غیر کے نزدیک لیکن اگر بھولکر سارے امور یا اُنمین سے کوئی امر
ترک کریگا تو نماز فاسد نہوگی امام احمد رح کے نزدیک بھی اور قراءت پڑھنی مقتدی پر فرض ہی نزدیک

امام شافعی رح کے اُنکے غیر کے نزدیک باکہ نزدیک امام اعظم رح کے مقتدی پر حرام ہی قرات پڑھنی ق سبحان
ربی العظیم پاک ہی پروردگار میرا بڑا سبحان ربی الاعلیٰ پاک ہی پروردگار میرا بلند سمع اللہ
لمن حمدہ قبول کیا اللہ نے واسطے اُسکے جسنے تعریف کی اُسکی رب اغفرلی اے رب میرے بخش مجکو
فصل چوتھی نماز کے واجبون کے بیان مین امام اعظم رح کے نزدیک پندرہ چیزین واجب ہین ایک الحمد
پڑھنی دوسرے الحمد کے ساتھ پوری سورت یا ایک آیت بڑی یا تین آیت چھوٹی نفل اور وتر کی ہر رکعت مین
اور فرض کی دو رکعت مین ملانی تیسرے اگر چار رکعت فرض ہو تو پہلی دو رکعت مین قرات مقرر کرنی چوتھے
قیام اور رکوع اور سجدے مین ترتیب کی نظر رکھنی ق یعنی ہر فرض اور واجب کو اُسکے مقام پر ادا کرنا پانچوین
رکوع اور سجدے مین ایک تسبیح کے قدر قرار پکڑنا چھٹے سیدھا کھڑا ہونا رکوع کے بعد ساتوین سیدھا بیٹھنا
دونون سجدے کے بیچ فتاوےٰ قاضی خان مین لکھا ہی کہ اگر نمازی رکوع سے سجدے مین گیا بدون قومہ
کرنے کے تو نماز اُسکی ابو حنیفہ رح اور محمد رح کے نزدیک جائز ہوگی پر سجدہ سہو کا اُسپر واجب ہوگا آٹھوین قعدہ اولے
نوین التحیات پڑھنی اُسمین دسوین دیر دیر ارکان ادا کرنے ہین اگر ایک رکعت مین دو رکوع کیے
یا تین سجدے کیے یا پہلے التحیات کے بعد درود پڑھا اور تیسری رکعت کے قیام مین دیر لگی تو ان
تینون صورتون مین سجدہ سہو کا لازم آویگا ف وجہ سجدہ سہو لازم آنے کی یہ ہی کہ پہلی صورت مین دوسرے
رکوع کے سبب سجدہ کرنے مین دیر لگی اور دوسری صورت مین تیسرے سجدے کے سبب کھڑے ہونے مین دیر لگی
اور تیسری صورت مین درود پڑھنے کے باعث تیسری رکعت کے قیام مین دیر لگی پس تینون صورتون مین ارکان
کے پے در پے ادا ہونے مین خلل واقع ہوا اسلیے سجدہ سہو لازم آیا گیارھوین التحیات پڑھنی آخری قعدے مین
بارھوین قرات پکار کے پڑھنی امام کو دو رکعت مین فجر کی اور مغرب اور عشا اور جمعہ اور دونون عیدین کے اور
آہستہ پڑھنی ظہر اور عصر اور دن کی نفلون مین تیرھوین باہر ہونا نماز سے لفظ سلام کہکر چودھوین
دعائے قنوت پڑھنی وتر مین پندرھوین دونون عید کی نماز مین چھ چھ تکبیرین کہنی اور امام کے
نزدیک فرض اور چیز ہین اور واجب اور چیز فرض ترک کرنے سے نماز باطل ہوتی ہی اور واجب ترک
کرنے سے بھول کر سجدہ سہو واجب ہوتا ہی پس اگر کسی نے بھول کر سجدہ سہو کر لیا

تو نماز درست ہوئی اور اگر سجدہ سہو کیا تو واجب ہے کہ نماز پھیر پڑھے اور اگر واجب قصداً ترک کیا تو اس
صورت میں بھی اعادہ نماز کا واجب ہے ف اور جو پھیر کے نماز نہ پڑھی تو فرض اتر گیا پر واجب کے ترک سے گناہ
سر پر رہا اور اماموں کے نزدیک فرض اور واجب ایک چیز ہے ف یعنی وہ لوگ اسی فرض کو فرض بھی کہتے ہیں
اور واجب بھی جن چیزوں کو امام اعظم واجب کہتے ہیں انکے نزدیک یعنے انہیں سے فرض ہیں اور بعضی
گروہ لوگ فرماتے ہیں کہ سجدہ سہو بعضے فرض کے ترک کرنے سے بھی لازم آتا ہے اور بعضی سنت کے
ترک سے بھی ف مراد ان فرضوں اور سنتوں سے وہ فرض اور سنتیں ہیں کہ جنکو امام اعظم واجب کہتے ہیں
اور وہ لوگ انہیں سے بعض کو فرض ٹھہراتے ہیں اور بعض کو سنت واللہ اعلم بالصواب فصل پانچویں
سجدہ سہو کے بیان میں مسئلہ سجدہ سہو کا طریق یہ ہے کہ آخری قعدے میں التحیات کے بعد داہنے طرف
سلام پھیر کے دو سجدے کرے بعد اسکے پھر التحیات اور درود اور دعا پڑھکر دونوں طرف سلام پھیرے
اور اگر سلام پھیرنے کے قبل سجدہ سہو کر لیا تو بھی درست ہے اور اگر ایک نماز میں کئی واجب بھول کر چھوڑ دے
تو ایکبار سجدہ سہو کر لینا کفایت کرتا ہے اور اگر امام سجدہ سہو کرے تو مسبوق کو چاہیے کہ اسمیں امام کی
تابعداری بجالاوے اگرچہ جسوقت امام نے سہو کیا تھا اسوقت اس سہو میں وہ شریک نہ تھا اور اگر
مسبوق نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی نماز پڑھنے میں سہو کیا تو پھر سجدہ کر لیوے ف
مسبوق اسکو کہتے ہیں کہ جسکی کچھ نماز ہاتھ سے گئی ہو یعنی امام جب ایک رکعت یا دو رکعت پڑھ چکے
تب وہ آکر مل جاوے مسئلہ پانچوں وقت کی نمازوں میں جماعت فرض ہے نزدیک امام احمد کے لیکن نماز
منفرد کی بھی درست کہتے ہیں اور داود رحمہ اللہ کے نزدیک نماز منفرد کی اصلا درست نہیں اور شافعی رحمہ اللہ
کے نزدیک جماعت فرض کفایہ ہے ف یعنی محلے کی مسجد میں اگر بعضے لوگ جماعت قائم کر لیں تو اور لوگوں کے
ذمے سے جماعت کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے نہ فرضیت فرض کی اور ابو حنیفہ اور مالک رحمہما اللہ کے
نزدیک جماعت سنت مؤکدہ ہے قریب واجب کے اور جماعت تمام ہو جانے کا احتمال ہو تو فجر کی سنت باوجود
اسکے کہ سب سنتوں سے تاکید اسکی زیادہ ہے اسکو بھی چھوڑ دیوے اور شہر کے لوگ اگر ترک جماعت کی عادت
کریں تو انسے لڑائی چاہیے کرنی جب تک کہ جماعت قائم کریں مسئلہ صرف عورتوں کی جماعت ابو حنیفہ کے

نزدیک مکروہ ہی اور اماموں کے نزدیک درست ہی مسئلہ امامت کے لیے سب سے بہتر وہ شخص ہی کہ جو اچھی
قرائت جانتا ہو اور وہ ایسا ہو کہ نماز کے فرائض اور واجبات اور سنن اور مکروہات اور مفسدات اور مستحبات سے
واقف ہو بعد قاری کے عالم بہتر ہی اور وہ عالم ایسا ہو کہ نماز صحیح ہونے کے قدر قرآن پڑھ جانتا ہو اور اکثر
علما کے نزدیک قاری سے عالم بہتر ہی فائدہ یعنی نرے قاری سے البتہ عالم بہتر ہی اور جو قاری واقف ہو
نماز کے احکام سے تو ویسا قاری بیشک اور بے شبہہ نرے عالم سے بہتر ہی اور امامت فاسق کی مکروہ ہی
پر اُسکے پیچھے نماز جائز ہوگی اور پڑھے ہوے بالغ مرد کو لڑکے اور عورت اور امی کے پیچھے بھی درست نہین
اور فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے بھی درست نہین اور کسی امی سے ایک قاری
ایک امی کی امامت کی تو نماز تینوں کی باطل ہوئی اور بے وضو کے پیچھے نماز درست نہین اور امام کی نماز
فاسد ہونے سے مقتدی کی نماز بھی فاسد ہوتی ہی اور کھڑے ہونے والے کی نماز بیٹھنے والے کے پیچھے اور
وضو کرنے والے کی نماز تیمم کرنے والے کے پیچھے درست ہی اور رکوع اور سجدہ کرنے والے کی نماز اشارے سے
پڑھنے والے کے پیچھے درست نہین مسئلہ اگر ایک مقتدی ہو تو امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو جاوے اور
دو مقتدی یا زیادہ دو سے ہین تو امام کے پیچھے کھڑے ہووین اور اگر کسی نے صف کے پیچھے اکیلے
نماز پڑھی تو نماز اُسکی مکروہ ہوگی اور نزدیک امام احمد رح کے نماز اُسکی درست نہوگی اور اگر مقتدی امام سے
آگے بڑھ جاویگا تو نماز اُسکی باطل ہوگی اور ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ نماز مرد کی اپنے گھر مین پڑھنے سے ثواب ایک نماز
کا رکھتی ہی اور نماز مرد کی محلے کی مسجد مین ثواب پچیس نماز کا اور نماز مرد کی جمعہ مسجد مین ثواب پانسو نماز
کا اور نماز مرد کی اس ہی مسجد مین یعنی مدینے کی مسجد مین ثواب پچاس ہزار نماز کا اور نماز مرد کی خانہ
کعبے مین ثواب لاکھ نماز کا رکھتی ہی **فصل چھٹی سنت کے طریق پر نماز پڑھنے کے بیان مین** طریق
سنت کا وہ ہی کہ فرضون مین اذان اور تکبیر کہی جاوے اور نزدیک حی علی الصلوٰۃ کے امام کھڑا ہووے
اور نزدیک قد قامت کے تکبیر تحریمہ کی کرکے نیت کرے اور دونون ہاتھ کان کی لو تک اٹھاوے اور مقتدی
امام کی تکبیر کے بعد تکبیر کہے اور داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے نزدیک ابی حنیفہ رح کے اور عورت

دونون ہاتھ کندھے تک اُٹھاکر سینے پر داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھے بعد اسکے امام اور مقتدی اور اکیلا پڑھے
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ترجمہ
پاک ہے تو یا اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف تیری کے اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی
تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیرے بعد اُسکے امام اور اکیلا نمازی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آہستہ پڑھے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے شیطان راندے
ہوئے سے شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے اور مسبوق کو
جسقدر امام کے ساتھ نماز نہین ملی اُسکے ادا کرنے کے شروع مین اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنی
چاہیے نہ مقتدی ف یعنی مقتدی امام کے پیچھے اعوذ باللہ اور بسم اللہ نہ پڑھے اسواسطے کہ اعوذ باللہ اور
بسم اللہ تابع قرات کے ہین اور قرات پڑھنی مقتدی کو نہین ہے بلکہ فقط امام کو ہے اور مسبوق کو قرات
پڑھنی ہوتی ہے اُسقدر مین کہ امام کے ساتھ اُسکو نہین ملی بعد اُسکے امام اور اکیلا نمازی الحمد پڑھے پھر
امام اور مقتدی اور اکیلا نمازی آمین کہے آہستہ پس امام اور اکیلا پڑھنے والا سورہ ملاوین اور سنت
یہ ہے کہ مقیم جینین کی حالت مین فجر اور ظہر کی نماز مین طوال مفصل پڑھے یعنی سورہ حجرات سے سورہ بروج
تک اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل پڑھے بروج سے لم یکن تک اور مغرب مین قصار مفصل لم یکن سے آخر
قرآن تک ف سورہ حجرات سے بروج تک کی سورتون کو طوال مفصل کہتے ہین اور بروج سے لم یکن تک سورتون کو
اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر قرآن تک کی سورتون کو قصار مفصل لیکن بطور پر لازم پکڑنا سنت نہین کیونکہ
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
پڑھی اور کبھی مغرب کی نماز مین سورہ طور اور سورہ نجم اور سورہ والمرسلات پڑھی اور اگر سب مقتدی ایکا
ہو رہین اور لمبی قرات کی خواہش رکھتے ہون تو امام کو جائز ہے کہ قرات دراز پڑھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
فجر کی ایک رکعت مین سورہ بقر پڑھی اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب کی دو رکعت مین سورہ
اعراف پڑھی اور عثمان رضی اللہ عنہ فجر کی نماز مین اکثر سورہ یوسف پڑھتے تھے لاکن امام کو مقتدیون
کے احوال پر نظر رکھنی ضرور ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک بار عشا کی نماز مین سورہ بقر پڑھی

ایک مقتدی نے پیغمبر علیہ السلام کے نزدیک شکایت کی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ مگر تو
فتنہ اور بلا اور گناہ میں ڈالتا ہی حرف یعنی قرات اسقدر دراز پڑھتے ہو کہ لوگ نماز چھوڑتے ہیں اور گناہگار
ہوتے ہیں مثل سبح اسم اور والشمس اور انکے مانند پڑھا کر غرض یہ ہی کہ مقتدیوں کے احوال پر نظر کرنی بہت ہی
ضرور ہی اور جمعہ کے دن صبح کی نماز میں پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ الم سجدہ اور سورۂ دہر پڑھی اور مقتدی
چپ ہو کر امام کی قرات کی طرف متوجہ رہی اور نفل نمازوں میں رغبت اور خوف کی آیات میں دعا مانگنی اور
معافی چاہنا اور دوزخ سے پناہ مانگنا اور بہشت کا سوال کرنا سنت ہی جب قرات سے فراغت ہو تو
اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جاوے اور رکوع میں جانے کے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا
نزدیک ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے سنت نہیں لیکن اکثر فقہا اور محدثین اسکو سنت ثابت کرتے ہیں اور رکوع میں دونوں
گھٹنے کو دونوں ہاتھ سے مضبوط پکڑے اور انگلیوں کو کھلی رکھے اور سر اور پیٹھ کو چوتڑ کے ساتھ برابر کرے اور جسقدر
قرات میں دیر کی اسکے مناسب رکوع میں بھی دیر کرے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین یا پانچ یا سات بار کہے یعنی
رعایت طاق کی رکھے اور ادنے مرتبہ تین بار ہی اور مقتدی امام کے بعد رکوع اور سجدے میں جاوے اور مقتدی کو
امام کے آگے رکوع اور سجدے میں جانا حرام ہی پہلے امام سر اٹھاوے بعد اسکے مقتدی اور سر اٹھانے کے وقت
نزدیک امام اعظم رح کے امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے اور مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور اکیلا پڑھنے والا دونوں کہے اور
نزدیک امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح کے امام بھی دونوں کہے بعد اسکے تکبیر کہتے ہوئے سب سجدے میں جاویں پہلے
دونوں گھٹنے رکھیں بعد اسکے دونوں ہاتھ پھر ناک اور ماتھا دونوں ہاتھ بیچ میں رکھیں اور انگلیاں دونوں
ہاتھ کی ملا کر کعبے کی طرف رکھیں اور بازو کو بغل سے اور پیٹ کو رانوں سے اور پنڈلی اور پاؤں کو زمین سے
دور رکھیں اور عورتیں ان سبکو ملا رکھیں قیام اور رکوع کے مناسب سجدے میں دیر کرے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى
تین یا پانچ یا سات بار پڑھے اور بہتر یہ ہی کہ تین بار پڑھے آہستہ اور اطمینان کے ساتھ بعد اسکے اللہ اکبر
کہتا ہوا سر اٹھاوے اور قرار کے ساتھ بیٹھکر دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ
وَارْزُقْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجھپر اور راہ دکھا مجکو اور روزی دے
مجکو اور بلند کر مرتبہ میرا اور غنی کر مجکو روایت کی اسکو ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بعد

اسکے اللہ اکبر کہکے پھر سجدہ کرے مانند پہلے کے اور اسی . . . .

اُٹھے اول منھ بعد اُسکے دونون ہاتھ بعد اُسکے دونون گھٹنے اُٹھا کر کھڑا ہووے اور دوسری رکعت

پہلی کی طرح پر پڑھے لاکن اسمین ثنا اور اعوذ نہ پڑھے اور جب دوسری رکعت تمام کرے تب بایان پانون

بچھا دے اور اُسپر بیٹھے اور داہنے کو کھڑا رکھے اور اُنگلیان دونون پانون کی قبلے کی طرف رکھے اور

دونون ہاتھ کو دونون زانو پر رکھے اور داہنے ہاتھ کی خنصر اور بنصر کو بند کرے اور بیچ کی اُنگلی اور

ابہام کو ملا کر حلقہ کرے اور شہادت کی اُنگلی کھلی رکھے اور التحیات پڑھے اور اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ پڑھنے کے وقت اشارہ کرے یہ اشارہ کرنا چارون امام

کی روایتون سے ثابت ہی لاکن مشہور مذہب امام اعظمؒ کا وہ ہی کہ اشارہ نہ کرے مختار یہ ہی کہ

اشارہ کرے اسلیے کہ بہت فقہا اور محدثون سے ثابت ہوا اور اُنگلیان دونون ہاتھ کی کعبے کی طرف

متوجہ رکھے اور پہلے قعدے مین تشہد سے زیادہ نہ پڑھے اور پیچھے تشہد کے اللہ اکبر کہتا ہوا تیسری رکعت

کے لیے اُٹھے اور اُس اُٹھنے مین دونون ہاتھ اُٹھانا بہت عالم کے نزدیک سنت ہی نزدیک ابوحنیفہؒ

اور شافعیؒ کے اور تیسری اور چوتھی رکعت مین فقط الحمد بسم اللہ سمیت پڑھے پھر جب چارون رکعت سے فارغ ہو

تب قعدۂ اخیرہ کرے جسطرح پر قعدۂ اولے کیا تھا اور اسمین بعد تشہد کے درود پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت

پر اور اوپر تابعداردن حضرت محمدؐ کے جیسے کہ رحمت بھیجی تو نے اوپر ابراہیمؑ اور اوپر تابعدارون ابراہیمؑ کے تحقیق

تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اُتار اوپر محمدؐ کے اور اوپر تابعدارون محمدؐ کے جیسے کہ برکت اُتاری

تو نے اوپر ابراہیمؑ کے اور اوپر تابعدارون ابراہیمؑ کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی بعد درود کے جو دعا

مشابہ ساتھ الفاظ قرآن کے ہووے پڑھے اور جو دعائین حدیث سے نقل کی گئین وہ بہتر ہین خصوصاً

یہ دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ

مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ

والمغرم یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے دوزخ کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کانے دجال کے فتنہ سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے زندگانی اور موت کے فتنے سے یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے گناہ اور قرض سے اور عورت دونون جلسے مین بائین چوتڑ پر بیٹھے اور دونون پانون داہنی طرف سے نکال دیوے اور جب دعا پڑھ چکے تب سلام پھیرے دونون طرف اکیلا نمازی نیت فرشتون کی کرے ف یعنی دل مین قصد کرے کہ مین فرشتون پر سلام علیک کرتا ہون اور امام نیت مقتدیون اور فرشتون کی کرے اور مقتدی نیت امام اور قوم اور فرشتون کی اور چاہیے کہ نماز حضور دل اور تواضع کے ساتھ پڑھے اور سجدے کی جگہہ نظر رکھے اور بعد سلام کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار اور کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار پڑھے نہین معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اسکا اسی کے لیے بادشاہت ہی اور اسی کے لیے تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی

فصل ساتوین نماز کے حدث کے بیان مین اگر نماز مین حدث لاحق ہووے تو وضو کرے اور اسی پر نماز بنا کرے ف یعنی وضو اگر آپ سے ٹوٹ جاوے تو وضو کرے اور اسی نماز کو پوری کرے جس مقام مین حدث ہوا اسی مقام سے پڑھے اور اگر نمازی اکیلا ہو تو اسکو پھر شروع سے نماز پڑھنی بہتر ہی اور اگر امام ہو تو خلیفہ پکڑے بعد اسکے وضو کرکے مقتدیون مین داخل ہو جاوے اور اگر مقتدی ہو تو وضو کرکے پھر اس مکان مین آوے جہان سے گیا تھا اور اس عرصے مین جو کچھ امام پڑھ چکا ہو اول اسکو ادا کرے بغیر قرأت کے پھر امام کے ساتھ شریک ہو جاوے اور اگر امام نماز سے فارغ ہو تو مقتدی مختار ہی اگر چاہے پہلے مکان مین پھر آوے اور اگر چاہے جس مکان مین وضو کیا اسی مکان مین نماز پوری کرے اور اگر قصداً حدث کریگا تو نماز فاسد ہوگی بنا کرنی درست نہوگی اور اگر نماز مین پاولا ہوا یا احتلام ہوا یا کھلکھلا کے ہنسا یا نجاست منع کرنے والی نماز کی اسپر پڑی یا کوئی زخم لہو بہنے والا اسکو پہونچا یا وضو ٹوٹنے کے گمان پر مسجد سے نکل آیا پیچھے اسکے ظاہر ہوا کہ وضو نہین ٹوٹا تھا یا مسجد کے سوا کسی اور جگہہ مین نماز پڑھتا تھا اس جگہہ وضو ٹوٹنے کے گمان سے صف سے الگ ہوا بعد اسکے معلوم ہوا کہ حدث نہین ہوا تھا ان صورتون مین نماز فاسد ہوگی بنا جائز نہوگی

اور سارا سجدہ یا صف سے باہر نہین ہوا تو بنا کر لے اور اگر قعدہ اخیرہ بقدر التحیات کے بعد حدث ہوا تو [illegible]
کر لیوے اور سلام پھیرے اور اگر التحیات کے بعد قصداً حدث کیا تو نزدیک امام اعظم کے نماز اسکی تمام ہوئی
فرض تمام ہونے کی یہ ہے کہ نمازی کو کوئی فعل کے ساتھ نماز سے نکلنا فرض ہے نزدیک امام اعظم کے پس قصداً
حدث کرنا بعد تشہد کے یہ بھی ایک فعل ہے اور اگر التحیات کے بعد تیمم کرنے والا پانی پر قادر ہوا یا امی نے کوئی
سورۃ سیکھی یا ننگا کپڑے پر قادر ہوا یا اشارے سے پڑھنے والا رکوع اور سجدے پر قادر ہوا یا مسح موزے کی
تمام ہوئی یا موزہ تھوڑے عمل کے ساتھ پاؤن سے نکالا یا صاحب ترتیب کو قضا یاد آئی فائت کی نماز مین ذکر ترتیب
کا آتا ہے یا قاری نے امی کو خلیفہ کیا یا فجر کی نماز مین آفتاب نکل آیا یا جمعہ کی نماز مین التحیات کے بعد ظہر کا وقت
داخل ہوا یا صاحب عذر کو مثل سلس البول وغیرہ والے کو عذر جاتا رہا یا زخم اچھا ہو کر اسکی پٹی گر پڑی ان صورتون مین
نزدیک امام اعظم کے نماز باطل ہوئی اس سبب سے کہ مصلی کا باہر ہونا نماز سے فعل کے ساتھ فرض تھا اور وہ فعل پایا نہین گیا
ان صورتون مین کیونکہ یہ امور مذکورہ اسکے اختیار کے نہین پس اگر کوئی امر انہین مین سے التحیات کے بعد حادث ہو جاے
تو گویا کہ بیچ نماز مین ہوا اسلیے نماز اسکی باطل ہوئی اور نزدیک صاحبین کے باطل نہین ہوئی [illegible]
باعث سے کہ انکے نزدیک نماز سے فعل اختیاری کے ساتھ باہر ہونا فرض نہین ہے پس التحیات کے بعد اگر کوئی امر
انہین مین سے حادث ہو جائیگا تو نماز سے خارج ہونا ثابت ہوگا مسئلہ اگر امام کو حدث ہوا اسنے مسبوق کو خلیفہ
کیا تو مسبوق نماز امام کی پوری کرکے پھر مدرک کو خلیفہ کرے تا مدرک قوم کے ساتھ سلام پھیرے مسبوق بعد اسکے
کھڑا ہو کر اپنی نماز تمام کرے مدرک اسکو کہتے ہین کہ جسنے تمام نماز امام کے ساتھ پڑھی ہے مسئلہ اگر رکوع
سجدے مین حدث ہو وضو کے بعد جب بنا کریگا تب اس رکوع اور سجدے کو پھر ادا کرے اور اگر رکوع اور
سجدے مین یاد آیا کہ پہلی رکعت مین ایک سجدہ یا سجدہ تلاوت کا فوت ہوا تھا اس سجدے کو قضا کرے لیکن دوہرانا
اس سجدے کا مستحب ہے واجب نہین اور اگر امام کو حدث ہوا اور مقتدی ایک مرد ہے تو وہی مرد خلیفہ ہوگا بدون
تعین کرنے کے اور اگر مقتدی ایک عورت ہے تو نماز دونون کی فاسد ہوگی اور اگر مقتدی ایک لڑکا ہے تو اس صورت
مین بھی یہی حکم ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نماز امام کی فاسد نہوگی اگر عورت یا لڑکے کو خلیفہ نکیا ہو مسئلہ
اگر امام قرأت سے بند ہو جاے تو اسکو خلیفہ کرنا درست ہے اگر قرأت نماز جائز ہونے کی قدر پڑھی ہو مسئلہ

اگر کوئی شخص امام کو نماز میں پاوے تو جس رکن میں پایا اُس رکن میں داخل ہو جاوے اگر رکوع میں پایا تو رکعت
ملی اور اگر رکوع میں نہ پایا تو رکعت نہ ملی پس جس وقت امام اپنی نماز سے فراغت کرے تو اُس وقت مسبوق جسقدر نماز
اُسکی فوت ہوئی اُسکو پڑھ لیوے اور مسبوق کی نماز قرأت کے حق میں اول نماز کا حکم رکھتی ہی اور بیٹھنے کے
حق میں آخر نماز کا حکم ف یعنی مثلاً اگر ایک رکعت فجر کی یا دو رکعت مغرب کی یا تین رکعت عشا کی امام کے ساتھ
ملے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر ثنا اور اعوذ باللہ پڑھے جسطرح اول نماز میں پڑھتے ہین بعد اسکے الحمد اور
سورہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھکر قعدہ اخیرہ کرکے سلام پھیرے اور اگر مثلاً ایک رکعت مغرب کی ملی تو دوسری
رکعت میں ثنا اور اعوذ باللہ کے بعد الحمد سورہ سمیت پڑھکر قعدہ اولی کرے پھر کھڑا ہو کر ایک رکعت اور الحمد
سورہ سمیت پڑھکے قعدہ اخیرہ کرے اور سلام پھیرے مسئلہ مسبوق کے پیچھے نماز پڑھنی درست نہین نزدیک
ابو حنیفہ کے مگر شافعی اُسکو جائز رکھتے ہین ف یعنی امام کے سلام پھیرنے کے بعد مسبوق جب اپنی فوتی نماز
کو قضا پڑھتا ہو تو اُس وقت اگر کسی نے اُسکے پیچھے اقتدا کیا تو اُس مقتدی کی نماز درست نہوگی نزدیک
ابو حنیفہ رح کے اور نزدیک شافعی رحمہ اللہ کے جائز ہوگی مسئلہ اگر نمازی دو رکعت کے بعد بھولکر تیسری
رکعت کے لیے اُٹھا اور قعدہ اولی نکیا تو جبتک کہ بیٹھنے کے قریب ہی تو بیٹھ جاوے اس صورت میں سجدہ
سہو واجب نہوگا اور اگر کھڑے ہونے کے قریب ہو گیا تو کھڑا ہو جاوے اگر نہ بیٹھے بیٹھیگا تو نماز فاسد ہوگی
اور بعض کے نزدیک فاسد نہین ہوتی ہی پر سجدہ سہو کرنا ہوگا اور اگر چار رکعت کے بعد کھڑا ہو گیا تو جبتک
پانچوین رکعت کے واسطے سجدہ نہین کیا تو بیٹھ جاوے اور قعدہ اخیرہ کرکے سلام پھیرے اور سجدہ سہو
کرلے اور اگر پانچوین رکعت کے لیے سجدہ کیا تو نماز اُسکی باطل ہوئی اب اگر چاہے چھٹی رکعت پڑھکر
سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور چاہے چھٹی رکعت نہ پڑھے اُس جگہ قعدہ اخیرہ کرے اور سلام پھیرے
اس صورت میں چار رکعت نفل ہوگی اور ایک رکعت باطل ہوگی فصل آٹھوین وقتیہ نماز کی قضا پڑھنے
کے بیان میں اگر نماز کا وقت فوت ہو جائے تو قضا پڑھے اذان و تکبیر کے ساتھ نماز ادا کے پس اگر قضا جماعت
ساتھ پڑھی جائے تو مغرب اور عشا اور فجر کی نماز میں قرأت پکار کے پڑھنی واجب ہی اور اگر اکیلا پڑھتا ہو
تو آہستہ پڑھے مسئلہ قضا اور وقتیہ نماز میں ترتیب فرض ہی اور فرض اور وتر میں بھی نزدیک

امام اعظم رحمۃ اللہ کے پس باوجود قضا یاد ہونے کے اگر نماز وقتیہ پڑھیگا تو نماز وقتیہ فاسد ہوگی پھر اگر فائتہ کی نماز
پڑھی کہ دوسری وقتیہ کی ادا کرنے کے آگے تو پہلا وقتیہ کی فرضیت باطل ہوگئی اور اگر فائتہ کی قضا پڑھنے کے آگے
پانچ نماز وقتیہ ادا کی تو یہ سب وقتیہ فاسد ہوئین ساتھ فساد موقوف کے پس اگر بعد اسکے وقتیہ چھٹی پہلے ادا کرنے فائتہ کے
پڑھی تو یہ سب وقتیہ صحیح ہوئین نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک صاحبین رحمۃ اللہ کے وقت تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ جو شخص
صاحب ترتیب ہووے اسکو قضا اور وقتیہ مین نماز ترتیب کے ساتھ پڑھنی فرض ہے صاحب ترتیب اسکو کہتے مین
کہ جس شخص کی نماز چھ سے کم قضا ہو خواہ ایک ہو خواہ دو خواہ تین خواہ چار خواہ پانچ اور جو پوری چھ ہوئین
تو وہ صاحب ترتیب نرہا پس جبتک صاحب ترتیب ہے تب تک اسپر فرض ہے کہ اول قضا نماز پڑھ لیوے
اسکے بعد وقتیہ پڑھے اور اگر قضا یاد رکھ کے وقتیہ پڑھیگا تو وقتیہ فاسد ہوگی مثلاً ایک نماز فوت ہوئی
اسکی اسکو یاد رکھکر ایک وقتیہ پڑھی تو یہ وقتیہ فاسد ہوگئی لاکن فساد اسکا موقوف ہے یعنی اگر اس
وقتیہ کے پیچھے ایک لخت اور چھ وقتیہ پڑھتا گیا اور اس فوتی کو انکے بیچ مین پڑھا تو یہ سب وقتیہ صحیح
ہوئین اور فساد وقتیہ اول کا بھی اٹھ گیا اور اگر اسنے ایسا نکیا بلکہ فوتی کو یاد رکھکر ایک وقتیہ پڑھی
پھر دوسرے وقت مین وقتیہ سے پہلے اس فوتی کو پڑھا تو اس صورت مین وقتیہ کی فرضیت
باطل ہوئی یعنی فرض نرہا نفل ہوگئی مسئلہ اگر عشا بھول کر بے وضو پڑھ لے اور سنت اور وتر کو
وضو کے ساتھ پڑھے تو عشا کے ساتھ سنت پھر پڑھے اور وتر نہ پڑھے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ کے اور نزدیک صاحبین
کے وتر بھی پڑھے مسئلہ ترتیب ساقط ہوتی ہے تین چیز کے سبب ایک تو وقتیہ نماز کے وقت تنگ ہونے کے
سبب دوسرے بھول جانے کے سبب تیسرے جسوقت اسکے ذمہ چھ یا زیادہ چھ سے نماز فائتہ ہوئین خواہ نئی
ہوئین خواہ پرانی اسکے سبب ف مثلاً کسی نے چھ نمازین قضا کین اب ساتوین نماز ان چھ کے
یاد رکھتے پر اسنے پڑھ لی تو بھی درست ہے پس جسوقت فوتی نمازین ادا کر چکیگا تو ترتیب پھر عود
کریگی اور اگر چھ یا زیادہ چھ سے فوت ہوئین اور کئی نمازین انمین سے قضا پڑھین یہانتک کہ
کم چھ سے باقی رہین تو نزدیک بعض کے اس صورت مین ترتیب رجوع کریگی اور فتوی اس قول پر ہے کہ
ترتیب رجوع نکریگی جبتک تمام ادا نہوگی فصل ان چیزون مین جو نماز فساد کرنے والی اور مکروہ کرنے والی

چیزون کے بیان مین کلام اگرچہ بھولکر ہو یا نیند مین نماز فاسد کرتا ہی اور اسی طرح سوال کرنا اُس چیز کا
کہ جو چیز آدمیون سے بھی مانگنا ہو سکے ف مثلاً کہنا یا اللہ فلانی عورت کے ساتھ میرا نکاح کردے اور
نالہ کرنا اور درد سے آہ اور پریشانی سے اُف کہنا اور ساتھ آواز کے رونا درد یا مصیبت سے نہ بہشت
اور دوزخ کے ذکر سے ف یعنی بہشت اور دوزخ کا ذکر سُنکر رونے سے نماز فاسد نہین ہوتی ہی اور
کھنکھارنا بے عذر اور چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا اور خوشخبری کا جواب الحمد للہ کے ساتھ دینا اور
بُری خبر کا جواب انا للہ وانا الیہ راجعون کے ساتھ اور خبر تعجب کا جواب سبحان اللہ یا لاحول ولا قوۃ
الا باللہ کے ساتھ دینا یہ امور نماز کو فاسد کرتے ہین اور اگر اپنے امام کے سوا اور کو بتادے تو نماز فاسد
ہوتی ہی اور اپنے امام کو بتانے سے فاسد نہین ہوتی ہی اور سلام کرنا قصداً اور جواب دینا سلام
کا خواہ قصداً ہو خواہ سہواً یہ دونون نماز کو فاسد کرتے ہین نہ سلام سہواً اور قرآن دیکھکر پڑھنا
اور کھانا پینا اور عمل کثیر یہ سب نماز کو فاسد کرتے ہین اور عمل کثیر وہ ہی کہ اُس کام مین دونون
ہاتھ لگانے کی حاجت ہو اور نزدیک بعض کے عمل کثیر وہ ہی کہ اُس کام کے کرنے والے کو دیکھنے والا
جانے کہ یہ شخص نماز مین نہین اور بعض نے کہا کہ جس کام کو نمازی آپ کثیر سمجھے وہ عمل کثیر ہی اور اگر
نجاست پر سجدہ کیا تو نماز فاسد ہوگی اور اگر ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اُسکے تمام ہونے کے قبل
دوسری نماز شروع کی نئے تحریمہ سے تو پہلی نماز باطل ہوگی اور اگر اُسی پہلی نماز کو پھر نئے تحریمہ کے ساتھ
شروع کی تو باطل نہوگی اور جو کھانا کہ دانت مین لگا تھا اگر اُسکو زبان سے نکال کر کھا لیا پس اگر
وہ چنے سے کم ہی تو نماز فاسد نہوگی اور اگر چنے کے برابر ہی تو فاسد ہوگی اور اگر کسی مکتوب پر نظر کی اور
معنی اُسکے دریافت کیے تو نماز فاسد نہوگی اور اگر زمین یا دُکان پر نماز پڑھتا ہی اور اُسکے سامنے سے
کوئی چلا گیا تو نماز فاسد نہوگی اگرچہ جانے والا عورت یا گدھا ہو یا کتّا ہو لیکن اگر عقلمند چلا گیا تو جانے والا
گنہگار ہوگا مگر جسوقت کہ دُکان بلند ہو اس طور پر کہ جانے والے کا سر نمازی کے پاؤن کے برابر ہو تو
گناہگار نہوگا اور سنت وہ ہی کہ نمازی میدان یا سر راہ مین ایک لکڑی کھڑی کرے ایک ہاتھ کی لمبی اور
ایک انگلی کے برابر موٹی اور اپنے قریب داہنے یا بائین ابرو کے برابر کھڑی کرے اور سترہ سامنے

رکھ دینا یا زمین پر سے کھینچنا فائدہ نہیں رکھتا ہی اور امام کا سترہ قوم کو کفایت کرتا ہی اور اگر سترہ نہو
تو نمازی گذرنے والے کو اشارے سے یا تسبیح کہکر گذرنے سے دفع کرے نہ دونون سے ف یعنی
یون نکرے کہ اشارہ بھی کرے اور تسبیح بھی کہے مسئلہ اگر دو تہ والے کپڑے پر نماز پڑھی اور اسکے
استر کی تہ نجس تھی اس صورت مین اگر دونون تہ سی ہوئی نہین ہین تو نماز صحیح ہوگی اور اگر سی ہوئی
ہین تو صحیح نہوگی اور نیچے ہوے کپڑے پر نماز پڑھی اور ایک طرف اسکا نجس ہی تو نماز جائز ہوگی
پاک کی جانب ہلانے سے ناپاک کی جانب ہلے یا نہ ہلے اور اگر کپڑا لنبا ہو کہ ایک طرف اسکا پہین کر
نماز پڑھتا ہو اور جس طرف نجس ہی وہ زمین پر پڑا ہی اس صورت مین اگر مصلی کے ہلنے سے نجس
کی جانب ہلتا ہو تو نماز درست نہوگی اور اگر نہین ہلتا ہو تو درست ہوگی مسئلہ مکروہ ہی کپڑے
یا بدن کے ساتھ نماز مین کھیلنا اگر یہ عمل قلیل ہو اور اگر کثیر ہو تو نماز کو فاسد کریگا اور مکروہ ہی کنکریان
سجدے کی جگہ سے ہٹانا مگر جس صورت مین کہ سجدہ کرنا ممکن نہو تو ایکبار یا دو بار ہٹاوے ف اگر تین بار
ہٹاویگا تو نماز فاسد ہوگی اور مکروہ ہی انگلیون کو ملکر اور کھینچکر چٹخانا اور ہاتھ کمر پر رکھنا اور دہنی یا بائین
طرف منھ لانا بدون سینہ پھیرنے کے کعبے کی طرف سے اور اگر سینہ پھیر جائیگا تو نماز فاسد ہوگی اور مکروہ ہی
اقعا یعنی دونون زانو کھڑے کرکے اور دونون ہاتھ زمین مین رکھکے چوتڑ پر کتے کی جھکک بیٹھنا اور دونو
باہون کو سجدے مین زمین پر بچھانا اور سلام کا جواب ہاتھ سے دینا اور فرض مین بے عذر چار زانو بیٹھنا
اور کپڑے کو مٹی لگنے کے احتیاط سے سمیٹنا اور سدل یعنی کپڑے کو سر اور کندھے پر ڈالکر دونون کنارے کو
بدون ملانے کے لٹکا دینا اور جمہائی لینی چاہیے کہ جمہائی کو دفع کرے اور کھانسی کو جہانتک ہوسکے دفع
کرے اور انگڑائی لینی بدن کو سستی دفع کرنے کے لیے کھینچنا اور آنکھین بند رکھنی بلکہ چاہیے کہ
نظر سجدے کی جگہ رکھے اور سر کے بالون کو سر پر لپیٹ کے گرہ دیکر نماز پڑھے بلکہ سنت یہ ہی کہ اگر
سر پر بال ہووین تو بالون کو چھوڑ دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کرین اور نماز ننگے سر پڑھنی مگر عاجزی
اور انکساری کے لیے مضائقہ نہین اور آیتون اور تسبیحون کو ہاتھ سے شمار کرنا لیکن نزدیک صاحبین کے
یہ مکروہ نہین ہی اور امام اکیلا مسجد کے طاق مین ہو اور سارے لوگ باہر ہوین یا امام تنہا اونچے پر ہو

اور سارے لوگ نیچے اور صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہونا ساتھ اسکے کہ صف مین جگہ ہی اور اگر صف مین جگہ نہو تو ایک آدمی کو صف سے کھینچکر اپنے ساتھ صف کر لیوے اور پہننا اُس کپڑے کا کہ جسمین تصویر آدمی یا جانور کی ہووے یا تصویر سر پر یا سامنے منھ کے یا دہنے یا بائین ہاتھ کی طرف ہووے اور اگر نیچے قدم یا پیچھے بیٹھ کے ہووے تو مضائقہ نہین اور تصویر درخت اور اسکی مانند کی اور اسی طرح تصویر سر کٹی ہوئی مضائقہ نہین اور مارنا سانپ اور بچھو کا نماز مین مکروہ نہین اور مکروہ نہین ہی کہ امام مسجد مین کھڑا ہووے اور سجدہ مسجد کے طاق مین کرے اور مکروہ نہین ہی نماز پڑھنی اُس کی پیٹھ کی طرف کہ بات کر رہا ہی اور کلام اللہ کی طرف یا تلوار لٹکی ہوئی یا شمع یا چراغ کی طرف فصل دسوین بیمار کی نماز کے بیان مین اگر بیمار کھڑا ہونے کی طاقت نہ رکھے یا مرض بڑھنے کا خوف ہو تو نماز بیٹھکر پڑھے اور رکوع اور سجدہ بجا لاوے اور اگر رکوع اور سجدہ کرنے کی طاقت نہو اور کھڑے ہونے کی طاقت ہو تو نزدیک امام اعظم کے فتویٰ یہ ہی کہ بیٹھکر نماز پڑھنی اُسکے لیے بہتر ہی کھڑے ہو کر پڑھنے سے پس بیٹھکر نماز پڑھے اور رکوع اور سجدہ سر کے اشارے سے کرے اور اشارہ سجدہ کا بہت جھکا کر کرے رکوع کے اشارے سے اور اگر کھڑے ہو کر سر کے اشارے سے نماز پڑھیگا تو بھی درست ہی اور نزدیک فقیر کے یہ ہی کہ کھڑے ہونے پر طاقت ہوتے ہوئے کھڑا ہونا ترک نکرے اور اگر کھڑے ہونے پر اور رکوع اور سجدے پر طاقت نہین رکھتا ہی تو بیٹھکر اشارے سے پڑھے اور اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ رکھے تو چت لیٹے اور دونون پانون کعبے کی طرف کرے یا کروٹ لیٹے اور منھ قبلے کی جانب کرے سر کے اشارے سے پڑھے اور اگر رکوع اور سجدہ کرنا سر کے اشارے سے ممکن نہو تو نماز موقوف رکھے جبتک طاقت اشارے کی حاصل ہووے اور اگر اس عرصے مین مر گیا تو گنہگار نہوگا اور اگر نماز کے بیچ مین بیمار ہو جاوے تو جس طور ہو اپنی طاقت کے نماز کو تمام کرے اور اگر بیمار بیٹھکر رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز ادا کرتا تھا پھر نماز کے اندر کھڑے ہونے پر قادر ہوا تو کھڑا ہو جاوے اور اُس نماز کو پوری کرے اور نزدیک امام محمدؒ کے نماز سر سے شروع کرے اور اگر بیمار نماز اشارے کے ساتھ پڑھتا تھا اور نماز کے بیچ مین رکوع اور سجدے پر قادر ہوا تو اس صورت مین بالاتفاق نماز سر سے شروع کرے اور جو شخص بیہوش یا دیوانہ رہا ایک رات اور ایک دن تک تو نماز اُس ایک رات اور ایک دن کی قضا کرے اور اگر ایک

رات اور ایک دن سے ایک ساعت بھی زیادہ ہو تو قضا واجب ہوگی اور بروایت مدت جماعت
چھٹی نماز کا وقت نہ آویگا تب تک قضا واجب ہوگی فصل گیارھوین مسافر کی نماز کے بیان مین جو کوئی
چار ہزار قدم کا کوس ہوتا ہے ویسے پندرہ پندرہ کوس کی تین منزل چلنے کے قصد سے جو شخص اپنے گھر سے
نکل کر شہر کی عمارتون سے باہر ہووے تو اُس شخص کو چاہیے کہ چار رکعت والی فرض مین دو رکعت پڑھے
اور اگر اُسنے چار رکعت پڑھی اس صورت مین اگر دو رکعت کے بعد بیٹھا تھا تو نماز ادا ہوئی مگر یہان دو
رکعت فرض ہوئی اور دو رکعت نفل لیکن فرض اور نفل اکٹھا کرنے کے سبب گنہگار ہوا اگر بھولکر ایسا کیا
تو سجدہ سہو کرلیوے کیونکہ سلام پھیرنے مین دیر لگی اور اگر دو رکعت کے بعد نہین بیٹھا تو فرض اُسکا باطل ہوا
چارون رکعت نفل ہوئین سجدہ سہو کرلیوے مسافر کو جبتک اپنے اصلی وطن مین داخل نہوگا یا کسی
شہر یا گاؤن مین پندرہ یا زیادہ پندرہ دن سے رہنے کا قصد نکریگا تب تک اُسکو حکم قصر کا رہیگا اور
میدان مین نیت اقامت کی معتبر نہین اور جو کہ ہمیشہ میدان مین رہا کرتے ہین اور کسی جگہ اقامت نہین
کرتے ہین گردش پانچ روز تو اُن لوگون کو حکم ہے کہ ہمیشہ نماز اقامت کی پڑھین قصر نکرین ہان جسوقت
ایک بارگی اڑتالیس کوس چلنے کا ارادہ کرین تو اُسوقت قصر پڑھین اور اگر وقتیہ مین مسافر نے مقیم کے
پیچھے اقتدا کیا تو چار رکعت والی نماز مین مسافر پر چار رکعت لازم ہوگی اور وقت کے بعد لینے قضا مین
مسافر کو مقیم کے پیچھے اقتدا کرنا درست نہین اور مقیم کو مسافر کے پیچھے وقتیہ اور قضا دونون مین اقتدا کرنا
درست ہے جب مسافر دو رکعت پڑھکر سلام پھیرے تو مقیم کھڑا ہو کر دو رکعت اور پڑھ لیوے ف مسافر کو
قضا پڑھنے مین مقیم کے پیچھے اقتدا کرنا درست نہونے کی وجہ یہ ہے کہ نماز وقتیہ مین امام کی تابعداری کے سبب سے
فرض چار رکعت ہو جاتی ہے اور وقت کے بعد مسافر کا فرض دو ہی ہین اور مقیم کو مسافر کے پیچھے قضا مین بھی اقتدا درست ہے

بشرطیکہ دونون کا فرض ایک ہو مثلاً عشا دونون کی فوت ہوئی تو اس صورت مین مقیم کی اقتدا مسافر پر درست
ہوگی جب مسافر دو رکعت پڑھکر سلام پھیرے تو مقیم کھڑا ہوکر باقی پڑھ لیوے اور وطن کی دو قسمین ہین ایک
وطن اصلی دوسری وطن اقامت اور وطن اصلی فقط وطن اصلی ہی سے باطل ہوتا ہے اور وطن اقامت وطن اقامت اور وطن اصلی
اور سفر کے سبب سے باطل ہوتا ہے ف مثلاً ایک مسافر نے کسی شہر مین اقامت کی نیت کی پھر چند روز کے بعد وہان
سے کسی اور شہر مین جاکر مقیم ہوا یا وطن اصلی یا اور کہین سفر مین چلا گیا تو جو پہلی اقامت تھی وہ باطل ہوئی

وہان دوبارہ آویگا تو بدون نیت اقامت کے مقیم ہوگا اور گھر مین جو نماز قضا ہووے اُسکو سفر مین چار رکعت پڑھے اور سفر مین جو قضا ہووے اُسکو گھر مین دو رکعت مسئلہ سفر معصیت مین یعنی مثلاً چوری یا قزاقی کے لیے جو سفر کرتے ہین اُسمین تینون امامون کے نزدیک قصر نماز مین منع ہی اور نزدیک امام اعظم رح کے قصر نماز مین واجب اور افطار روزے مین جائز اور اقامت اور سفر مین نیت متبوع کی معتبر ہی نہ تابع کی یعنی نیت امیر کی معتبر ہی نہ لشکر کی اور نیت مولی کی معتبر ہی نہ غلام کی اور نیت خاوند کی معتبر ہی نہ جورو کی

فصل بارھوین جمعہ کی نماز کے بیان مین

جمعہ کی صحت کے واسطے چھ چیزین شرط ہین جب وے چھ پائی جاوینگی تب جمعہ ادا ہوگا اور جمعہ پڑھنے والے کے ذمے سے ظہر ساقط ہوگی پہلی شرط شہر کا ہونا کہ جسمین حاکم اور قاضی ہووین یا کنارہ شہر کا کہ بنا کیا گیا شہر کے لوگون کی حاجت کے لیے مثلاً مردے دفنانے یا لشکر جمع کرنے کے لیے پس نزدیک امام اعظم رح کے دیہاتون مین جمعہ درست نہین اور نزدیک شافعی اور اکثر امامون کے دیہاتون مین درست ہی شہر کے کنارے مین درست نہین دوسری شرط حاضر ہونا بادشاہ یا اُسکے نائب کا تیسری شرط ظہر کا وقت ہونا چوتھی شرط خطبہ پڑھنا لاکن نزدیک امام اعظم رح کے ایک تسبیح کے برابر کفایت کرتا ہی اور نزدیک صاحبین رح کے فرض وہ ہی کہ ذکر دراز ہو اور دو خطبے پڑھنا اس طور پر کہ شامل ہووین حمد اور درود اور تلاوت قرآن اور مسلمانون کی نصیحت پر اور اپنے نفس اور مسلمانون کی استغفار پر یہ سنت ہی اور ترک اُنکا مکروہ ہی پانچوین شرط جماعت اور وہ جماعت چالیس آدمی کی چاہیے نزدیک شافعی اور احمد رحمہما اللہ کے اور نزدیک ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے تین آدمی سوا امام کے نزدیک ابی یوسف رح کے دو آدمی سوا امام کے اگر نماز کے درمیان سے جماعت کے لوگ بھاگ جاوین تو امام اور باقی رہنے والون کا جمعہ فوت ہوگا وہ لوگ ظہر پھرسے شروع کرین اور فوت ہونے جمعہ کا اُس صورت مین ہی کہ تمام آدمی امام کے سجدہ کرنے کے قبل بھاگ جاوین اور اگر سارے نہ بھاگین امام کے سوا تین آدمی رہجاوین یا امام کے سجدہ کرنے کے بعد سب بھاگین تو ان دونون صورت مین جمعہ فوت نہوگا امام کو چاہیے جمعہ تمام کرے چھٹی شرط اذن عام یعنی کسی کو نہ روکے مسئلہ جمعہ لڑکے اور غلام اور عورت اور مسافر اور بیمار پر واجب نہین اور یہی طرح اندھے پر بھی نزدیک امام اعظم رح کے اگرچہ اُسکو لیجانے والا میسر ہووے اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد رض کے اگر لیجانے والا میسر ہی تو اندھے پر جمعہ واجب ہی اور اگر میسر نہوے تو نہین اور نزدیک احمد رحمہ اللہ کے غلام پر جمعہ واجب ہی مسئلہ اگر غلام یا عورت یا بیمار یا مسافر نماز جمعہ کی ادا کرین تو ادا ہوگی اور ظہر اُنسے ساقط ہوگی

اور جو شخص شہر کے باہر رہتا ہو اگر اذان جمعہ کی سنتا ہو تو اسپر لازم ہو جمعہ مین حاضر ہونا مسئلہ اور بیمار اور مسافر
کو اگر جمعہ مین امام ٹھہرا وین تو درست ہو اگر مسافرون کی جماعت نے شہر کے اندر نماز جمعہ کی پڑھی اور مقیم اُنمین کوئی نا
نتھا تو نزدیک امام اعظمؒ کے جمعہ انکا صحیح ہوگا اور نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے درست نہین جبتک چالیس آدمی مقیم آزاد
تندرست اُنمین نہو وین مسئلہ ایک بے عذر نے اگر جمعہ کے آگے ظہر پڑھی تو ادا ہوگی کراہت تحریمہ کے
ساتھ پھر اگر وہ جمعہ کے واسطے چلا اور امام ابتک فارغ نہین ہوا تو ظہر باطل ہوئی پس اگر نماز جمعہ ملے تو
بہتر اور اگر نہ ملے تو ظہر پھر پڑھے اور نزدیک صاحبینؒ کے اگر نماز جمعہ ہاتھ نہ لگے تو ظہر باطل نہوگی مسئلہ معذور
اور قیدی کو جمعہ کے دن نماز ظہر کی جماعت کے ساتھ پڑھنی مکروہ ہو مسئلہ جس شخص نے امام کو جمعہ مین التحیات
یا سجدہ سہو کے اندر پایا اور نماز مین داخل ہوا تو وہ شخص بعد سلام امام کے دو رکعت جمعہ کی تمام کرے
اور نزدیک محمدؒ کے اگر دوسری رکعت کا رکوع نہین پایا تو چار رکعت ظہر کی اُسی تحریمہ پر تمام کرے مسئلہ
جب جمعہ کے پہلے اذان کہی جاوے تب جانا اُسکی طرف واجب ہوتا ہو اور اُسوقت خرید و فروخت حرام
ہوتا ہو اور جب امام منبر پر چڑھے خطبہ پڑھنے کو تب بات کہنی اور نماز پڑھنی منع ہو جبتک خطبے سے فارغ
نہو اور جب امام منبر پر بیٹھے تب اذان دوسری اُسکے روبرو کہی جاوے اور لوگ امام کی طرف متوجہ
رہین اور جب خطبہ تمام ہوچکے تکبیر کہے مسئلہ جمعہ کی نماز مین سورہ جمعہ اور منافقون پڑھنی سنت ہو
اور ایک روایت مین سبح اسم اور ہل اتاک پڑھنی سنت ہو مسئلہ ایک شہر مین جمعہ کئی جگہ درست ہو
اور امام اعظمؒ کی ایک روایت مین سوا ایک جگہ کے جائز نہین اور امام ابی یوسفؒ سے روایت ہو کہ اگر
شہر کے درمیان نہر جاری ہووے تو اُسکی دونون طرف جمعہ پڑھنا درست ہو فصل تیرھوین وتر کے
بیان مین اکثر اماموں کے نزدیک پانچون وقت کے فرض کے سوا اور کوئی نماز واجب نہین اور نزدیک
امام اعظمؒ کے نماز وتر کی واجب ہو اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی بھی اور اورون کے نزدیک یہ تینون سنت
موکدہ ہین وے نماز کے واجبات کی فصل مین گذر چکا کہ امام اعظمؒ کے سوا اور اماموں کے نزدیک
فرض اور واجب ایک چیز ہو اور وتر مین تین رکعت ہو نزدیک امام اعظمؒ کے ایک سلام کے ساتھ اور
تینون رکعت مین الحمد اور سورہ پڑھے اور تیسری رکعت مین قرات کے بعد رکوع کے قبل قنوت پڑھا کرے

تمام سال اور نزدیک شافعیؒ کے رمضان کے آخری پندرہ دنون مین قنوت پڑھے اور نزدیک اکثر
اماموں کے رکوع کے بعد قومے مین پڑھنی سنت ہے اور قنوت فجر کی نماز مین پڑھنی بدعت ہے
اور نزدیک شافعی کے سنت ہے اور مستحب ہے کہ وتر کی پہلی رکعت مین سبح اسم اور دوسری مین
قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد پڑھے مسئلہ نماز عید کی شرائط وجوب اور
ادا کی مانند نماز جمعے کے ہین ف یعنی جن شرطون سے نماز جمعے کی واجب ہوتی ہے اور ادا ہوتی ہے
انھین شرطون سے نماز عید کی بھی واجب ہوتی ہے اور ادا ہوتی ہے مگر فرق یہ ہے کہ عید مین خطبہ شرط نہین
بلکہ سنت ہے کہ بعد نماز عید کے دو خطبے پڑھے مانند جمعے کے اور انکین مناسب اُس دن کے احکام صدقہ فطر
یا احکام قربانی کے اور تکبیر ایام تشریق کی بیان کرے مسئلہ عید الفطر کے دن سنت وہ ہے کہ پہلے
کچھ کھاوے اور صدقہ فطر کا دیوے اور مسواک اور غسل کرے اور اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو
لگاوے اور تکبیر کہتا ہوا عیدگاہ مین جاوے لیکن تکبیر پکار کے نہ کہے اور جب سورج بلند ہوا اسقدر کہ
آنکھ اُسکے دیکھنے مین جھلملاوے اُسوقت دوپہر کے قبل تک دونون عید کی نماز کا وقت ہے اور جب نماز عید کی
پڑھنے لگے تو تحریمہ کے بعد پہلی رکعت مین تین تکبیر زوائد کی کہے اور ہر تکبیر کے ساتھ دونون ہاتھ اُٹھاوے اور
تکبیرون کے بعد ثنا پڑھے اور دوسری رکعت مین قرأت کے پیچھے رکوع سے پہلے تین تکبیر زوائد کی کہے اور ہر تکبیر کے
ساتھ دونون ہاتھ اُٹھاوے بعد اُسکے تکبیر رکوع کی کہے یہ چھ تکبیرین و تکبیر رکوع کی نماز عیدین مین واجب ہین
اگر یہ فوت ہوئین تو سجدہ سہو لازم آویگا اور اگر قصداً ترک کریگا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور دونون عید
کی نماز اگر کسی نے امام کے ساتھ نپائی تو پھر اُسکی قضا نہین اور اگر کوئی عذر کے سبب نماز عید الفطر کی امام
اور قوم سے فوت ہو جائے تو دوسرے دن اُسکو ادا کرین نہ بعد اُسکے اور عید اضحی کی نماز بارھوین تک
بھی جائز ہے اور نماز عید ضحی کی مانند نماز عید الفطر کے ہے مگر فرق اتنا ہے کہ عید اضحی مین مستحب ہے کہ قبل
نماز کے کچھ نکھاوے بلکہ بعد نماز کے اپنی قربانی کے گوشت مین سے کھاوے اور قبل نماز کے کھانا بھی مکروہ
نہین اور قربانی کرنی قبل نماز کے درست نہین اور عید اضحی مین تکبیر عیدگاہ کی راہ مین پکار کے کہتا جاوے
مسئلہ ایام تشریق مین تکبیرین کہنی ہر فرض نماز کے بعد جب جماعت کے ساتھ پڑھی جاوے مقیم پر شہر مین

واجب ہے اور نوین ذی الحجہ کی صبح سے دسوین کی عصر تک ایام التشریق لے مین نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک
صاحبین کے تیرھوین کی عصر تک اور فتوی صاحبین کے قول پر ہے اور اگر عورت یا مسافر مقیم کے
پیچھے اقتدا کرین تو انپر تکبیر کہنی واجب ہوگی تکبیر آواز بلند کے ساتھ کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود بندگی
کے لائق سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور واسطے اللہ کے ہے ساری خوبی اور اگر امام ترک کرے
تو بھی مقتدی ترک نکرے فصل چودھوین نفلون کے بیان مین فجر کی نماز کے قبل سنت دو رکعت ہے
سورۂ کافرون اور قل ہو اللہ احد مین پڑھے اور نماز ظہر اور جمعہ کے قبل چار رکعتین ہین ساتھ ایک سلام کے
اور بعد ظہر کے دو رکعت ہین اور بعد جمعہ کے چار رکعت اور نزدیک ابی یوسف کے بعد جمعہ کے چھ رکعتین ہین اور
مستحب ہے کہ ظہر کے بعد چار رکعت پڑھے دو سلام کے ساتھ اور نماز عصر کے قبل دو رکعت یا چار رکعت پڑھنی
مستحب ہے اور بعد نماز مغرب کے دو رکعت سنت ہے اور بعد اسکے چھ رکعتین اور مستحب ہین کہ انکو صلوٰۃ الاوابین
کہتے ہین اور ایک روایت مین نماز مغرب کے بعد بیس رکعتین پڑھنی آئی ہین اور قبل عشا کے
چار رکعت مستحب ہین اور بعد عشا کے دو رکعت سنت اور چار رکعت اور مستحب ہے اور بعد وتر کے دو رکعت
بیٹھکر پڑھنی مستحب ہے پہلی رکعت مین اذا زلزلت الارض اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون پڑھے
نماز تہجد کی سنت مؤکدہ ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی ترک نہین فرمائی اور اگر کبھی فوت ہو جاتی
تو بارہ رکعت دن کو پڑھ لیتے تھے اور نماز تہجد کی حدیث مین چار رکعت سے کم نہین آئی اور بارہ رکعت سے
زیادہ بھی ثابت نہین ہوئی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز تہجد کے بعد پڑھتے تھے سنت اسی طرح پر ہے
جسکو اپنے نفس پر اعتماد ہو تو وہ وتر تہجد کے بعد آخر رات کو پڑھے کہ یہ بہتر ہے اور اگر اعتماد نہو تو
سونے کے قبل پڑھ لیوے کہ اسمین احتیاط ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی وتر سمیت تہجد سات رکعت
پڑھی اور کبھی نو رکعت اور کبھی گیارہ رکعت اور کبھی تیرہ رکعت اور کبھی پندرہ رکعت اور کبھی دو دو رکعت اور
کبھی چار چار رکعت اور کبھی سب کی سب ایک سلام کے ساتھ اور کبھی دو دو رکعت تازہ وضو اور مسواک کر کے
پڑھی اور بعد ہر دو رکعت کے سو گئے اور پھر جاگے اور تہجد مین قیام بہت دراز فرماتے تھے یہانتک کہ دونون پانؤن مبارک

سوج جاتے اور پھٹ جاتے تھے اور کبھی چار رکعت پڑھی پہلی رکعت میں سورہ بقر دوسری میں سورہ
آل عمران تیسری میں سورہ نسا چوتھی میں سورہ مائدہ پڑھی اور جسقدر قیام فرمایا اُسی قدر رکوع اور اسی قدر
قومہ اور اُسی قدر سجدہ اور اُسی قدر جلسہ ادا فرمایا اور کبھی ایک رکعت میں یہ چاروں سورے جمع فرمائے
تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وتر کی ایک رکعت میں تمام قرآن ختم کیا لیکن مستحب یہ ہے کہ ہر روز
اسقدر پڑھے کہ ہمیشہ پڑھ سکے ایک مہینے میں ایک ختم کرے یا دو ختم یا تین ختم اور اکثر صحابہ سات رات میں
ختم فرماتے تھے اور اول رات میں تین سورہ پڑھتے تھے سورہ بقر اور سورہ آل عمران اور سورہ نسا اور دوسری
رات میں پانچ سورہ پھر سات پھر نو پھر گیارہ پھر تیرہ پھر آخر قرآن تک اور اس ختم کو فمی بشوق نام رکھتے ہیں ف
مراد ف سے سورہ فاتحہ اور میم سے سورہ مائدہ اور ی سے سورہ یونس اور ب سے سورہ بنی اسرائیل اور
شین سے سورہ شعرا اور واو سے سورہ والصٰفٰت اور قاف سے سورہ ق اور چاہیے کہ قرآن ترتیل کے
ساتھ پڑھے ف ترتیل کے معنی آہستہ آہستہ اور صاف صاف پڑھنا اور حروف اور مد اور تشدید کو خوبی ادا
کرنا اور وعدہ اور وعید کے مقام میں غور کرنا اور مستحب یہ ہے کہ صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ کر سورج نکلنے
تک ذکر میں مشغول رہے جب سورج نکل چکے تب دو رکعت نفل پڑھے تو ثواب ایک حج اور ایک عمرے کا
پاویگا اور اگر چار رکعت پڑھیگا تو حق تعالے فرماتا ہے کہ اُس دن کے آخر تک اُسکی مرادوں کے لیے
میں بس ہوں یعنی ساری پوری کرونگا اور اس نماز کو نماز اشراق کی کہتے ہیں نماز چاشت کا بیان یوں ہے کہ
جب سورج گرم ہوجاوے تب دوپہر کے قبل چاشت کی نماز آٹھ رکعت پڑھنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت
کی گئی ہے اور دوپہر ڈھلنے کے بعد ظہر کے قبل چار رکعت نفل پڑھنی حدیث سے ثابت ہوئی ف وظائف النبی
میں لکھا ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ابتداے نبوت سے آخر عمر تک یہ چار رکعتیں ساتھ ایک سلام کے پڑھا کیا
کرتے تھے اور قرات آہستہ یعنی پڑھا کرتے تھے اور جب تازہ وضو کرے تب دو رکعت تحیۃ الوضو
کی پڑھنی سنت ہے اور جس وقت مسجد میں داخل ہو اُسوقت دو رکعت تحیۃ المسجد کی پڑھنی سنت ہے
اور عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہنا سنت ہے مسئلہ نفل میں جماعت مکروہ
ہے مگر رمضان میں سنت ہے کہ ہر رات عشا کے بعد بیس رکعت جماعت سے پڑھے دس سلام کے ساتھ اور

ہر رکعت میں دس آیہ پڑھے کہ تمام رمضان میں قرآن ختم ہو جاوے اور قوم کی سستی کے سبب اس سے کم
نکرے اور اگر قوم کو رغبت زیادہ سننے کی ہو تو تمام رمضان میں دو یا تین بار ختم کرے اور ہر چار رکعت کے بعد
چار رکعت کے اندازہ بیٹھے اور ذکر میں مشغول رہے اس بیٹھنے کا نام ترویحہ ہے اور بعد تراویح کے وتر جماعت کے
ساتھ پڑھے اور رمضان کے سوا اور دنوں میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنی کروہ ہے نماز استخارہ کا بیان یوں ہے
کہ اگر کوئی کام آگے آوے تو سنت ہے کہ استخارہ کرے اس طریق سے کہ پہلے وضو کرے اور دو رکعت نماز نفل
پڑھے اور بعد اسکے حمد اور درود پڑھکر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ
بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَایَ وَمَعَاشِيْ
وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ
لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَایَ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَقَدِّرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ
كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ یا اللہ تحقیق میں بھلائی مانگتا ہوں تجھسے اس کام میں تیرے علم کی مدد کے ساتھ
اور قدرت مانگتا ہوں تجھسے بھلائی حاصل ہونے پر تیری قدرت کے وسیلے کے ساتھ اور مانگتا ہوں تجھسے
مراد اپنی تیرے بڑے فضل سے پس بیشک تو قدرت رکھتا ہے ہر چیز پر اور میں نہیں قدرت رکھتا ہوں
کسی چیز پر اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو بہت جاننے والا ہے چھپی ہوئی باتوں کو یا اللہ جو
تو جانتا ہے کہ بیشک یہ کام بہتر ہے میرے لیے میرے دین اور میری دنیا اور میری زندگانی اور میرے انجام
کار میں پس حکم کر اور موجود کر اسکو میرے لیے اور آسان کر اسکو میرے لیے پھر برکت ہووے
میرے لیے اسمیں اور جو تو جانتا ہے کہ بیشک یہ کام برا ہے میرے لیے میرے دین اور میری دنیا اور زندگانی
اور میرے انجام کار میں پس پھیر اسکو مجھسے اور پھیر مجکو اس سے اور حکم کر اور موجود کر میرے لیے نیکی
جہاں کہیں ہووے پھر راضی کر مجکو ساتھ اسکے نماز توبہ کا بیان یوں ہے کہ اگر کوئی گناہ ظاہر ہووے
تو چاہیے کہ جلد وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور استغفار کرے اور گناہ سے توبہ کرے اور جو گناہ
کر چکا ہے اسپر پشیمان ہووے اور دل میں قصد کرے کہ آیندہ گناہ پھر اختیار نہیں کرینگے ہم

نماز حاجت کا بیان یون ہی کہ اگر کسی کو کوئی حاجت آگے آوے تو وہ وضو کرے اور دو رکعت نماز
پڑھے اور تعریف خدا کی کرکے اور درود رسول پر بھیجکر یہ دعا پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ
سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْاَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ
مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالْعِصْمَةَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا
اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
هِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ نہین کوئی معبود مگر اللہ علم والا بزرگ پاک ہی
اللہ مالک عرش بڑے کا تمام تعریف ہی اللہ کے لیے جو پالنے والا سارے جہان کا مانگتا ہون مین
تجھسے خصلتین اچھی کہ واجب کرنے والی ہون تیری رحمت کی اور مانگتا ہون تجھسے کامون کو کہ لازم
کرنے والے ہون تیری بخشش کو اور چاہتا ہون پوری نیکی ہر نیکی سے اور بچاؤ ہر گناہ سے اور سلامتی
ہر گناہ سے نچھوڑ میرے لیے کوئی گناہ مگر کہ بخشے تو اسکو اور نچھوڑ تو کوئی غم مگر کہ دور کرے تو اسکو
اور نہ چھوڑ تو کوئی قرض مگر کہ ادا کر دیوے تو اسکو اور نہ چھوڑ تو کوئی حاجت دنیا اور آخرت کی
حاجتون سے کہ وہ تیرے نزدیک اچھی ہووے مگر جاری کروے تو اسکو اے بہت مہربان
مہربانون کے صلوٰۃ التسبیح کا بیان یون ہی کہ صلوٰۃ التسبیح تمام چھوٹے بڑے گناہون
کی مغفرت کے لیے ہی خواہ وہ گناہ خطا ہو خواہ قصداً خواہ پردے مین خواہ ظاہر مین حدیث شریف مین
آیا ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو سکھائی طریقہ اسکا یون ہی کہ چار رکعت
نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد قرأت کے پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
پڑھے اور رکوع مین دس بار اور قومہ مین دس بار اور جلسے مین دس بار اور دوسرے سجدے مین
دس بار اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹھکر دس بار پس ہر رکعت مین پچھتر بار کہ چارون مین
تین سو بار ہوتے ہین پڑھے اور اگر ہوسکے تو یہ نماز ہر روز پڑھا کرے نہین تو ہفتے مین ایک بار یا
مہینے مین ایک بار یا برس مین ایک بار یا تمام عمر مین ایک بار پڑھے اور بہتر یہ ہی کہ چار رکعت مین چار
سورہ تسبیحات مین سے پڑھے اور سبحات کی سات سورتین ہین سورہ بنی اسرائیل اور سورہ حدید اور سورہ حشر

اور سورہ صف اور سورہ جمعہ اور سورہ تغابن اور سورہ اعلی **نماز سورج گہن کا بیان** یون ہی
کہ جب سورج گہن لگے تو سنت ہی کہ جمعہ پڑھانے والا امام دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور ہر رکعت
مین ایک رکوع کرے مثل اور نماز دن کے اور قرأت لمبی پڑھے لاکن آہستہ پڑھے اور نزدیک صاحبین کے
پکار کے پڑھے اور نماز کے پیچھے ذکر مین مشغول رہے جبتک آفتاب صاف ہو جائے اور اگر جماعت نہو تو
اکیلا پڑھے خواہ دو رکعت پڑھے خواہ چار رکعت اور اسی طرح چاند کے گہن اور تاریکی اور تند ہوا اور زلزلہ اور
انکے مانند مین پڑھے **نماز استسقا کا بیان** یون ہی کہ پانی کے لیے رسول علیہ السلام نے کبھی فقط دعا
مانگی اور کبھی جمعے کے خطبے مین دعا کی اور عمر رضی اللہ عنہ پانی مانگنے کے لیے باہر گئے اور فقط استغفار
کیا اسی واسطے امام اعظم کے نزدیک پانی کی طلب مین نماز پڑھنی سنت مؤکدہ نہین ہی بلکہ کہا ہی کہ
بیٹھ کے طلب دعا اور استغفار ہی اور اگر اکیلا نماز پڑھے تو درست ہی لیکن صحیح روایت مین نبی علیہ
السلام سے ثابت ہوا استسقا مین نماز جماعت کے ساتھ پڑھنی اسی واسطے امام ابو یوسف اور محمد اور باقی
علمانے کہا کہ امام مسلمانون کی جماعت کے ساتھ عیدگاہ مین جاوے اور کفار ساتھ نہووین پس امام جماعت کے ساتھ
دو رکعت نماز پڑھے اور قرأت پکار کے پڑھے اور نماز کے بعد مانند عید کے دو خطبے پڑھے اور استغفار کرے اور دعا
استسقا کی حدیث کی دعاؤن مین سے پڑھے اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا مريعا نافعا غير ضار عاجلا
غير آجل [illegible] اللهم اسق عبادك وبهائمك وانشر رحمتك واحي بلدك الميت اور مانند
اسکے یا اللہ برسا ہم پر مینہ فریاد کو پہونچنے والا بہت زراعت کرنے والا نفع دینے والا نہ ضرر کرنے والا جلدی برسنے
والا نہ دیر کرنے والا یا اللہ پانی دے اپنے بندون کو اور جانورون کو اور اتار رحمت اپنی اور زندہ کر شہر
مردہ اپنے کو اور امام چادر اپنی پھیر دے نہ قوم اور چادر پھیرنے کا طریق یون ہی کہ دایان سرا بائین طرف
ہو جاوے اور بایان سرا داہنی طرف اور اندر کا رخ باہر اور باہر کا رخ اندر **مسئلہ** نفل اگر شروع کیا تو واجب ہوا
پھر اگر فاسد کیا تو دو رکعت قضا کر لیوے اور نزدیک امام ابی یوسف کے اگر چار رکعت کی نیت کی اور پہلے قعدے
مین فاسد کیا تو چار رکعت قضا کرے اور اسیطور پر اختلاف ہی اس صورت مین کہ چار رکعت نفل پڑھی چاہین [illegible]
ترک کی یا اخیر کی دو مین [illegible] ایک مین پڑھی [illegible] پس ان دونون صورتون مین نزدیک امام اعظم اور محمد کے دو رکعت قضا

ہے اور نزدیک ابی یوسف رح کے چار رکعت اور اگر پہلے دو رکعت ترک کی اخیر کی دو مین سے فقط ایک مین پڑھے
پس ان دونون صورتون مین نزدیک امام اعظم و محمد رح کے دو رکعت قضا کرے اور نزدیک ابی یوسف کے چار رکعت
اور اگر پہلی دو رکعت مین یا آخری دو رکعت مین قرأت کی یا پہلی دو مین سے ایک مین یا پچھلی دو مین سے ایک مین ترک
کی تو ان چارون صورتون مین دو رکعت قضا کریگا بالاتفاق اور اگر پہلی دو رکعت مین سے ایک مین قرأت کی اور
نہین کی یا پہلی دو مین سے ایک مین کی اور آخری دو مین سے ایک مین کی ان دونون صورتون مین نزدیک محمد رح کے
دو رکعت قضا کریگا اور نزدیک شیخین کے یعنے امام اعظم اور ابی یوسف کے چار رکعت اور قعدہ اولی سہوا کر نہ بیٹھے تو نزدیک
امام محمد کے نماز باطل ہوتی ہے اور نزدیک شیخین رح کے باطل نہین ہوتی لیکن سجدہ سہو کرلیوے اگر ایک عورت نے نذر کی کہ ایک
نماز نفل پڑھونگی مین یا روزہ رکھونگی پس حائض ہوئی تو اسپر قضا لازم آویگی مسئلہ نفل بدون عذر کے بیٹھکر پڑھنی بھی
جائز ہے کھڑے ہونے کی طاقت ہوتے ساتھ اور اگر کھڑا ہوکر شروع کیا اور بیٹھکے تمام کیا تو بھی درست ہے مگر مکروہ
ہے لاکن عذر مین مکروہ نہین اور عذر کے سبب دیوار مین تکیہ لگاکر نفل پڑھنی جائز ہے مسئلہ شہر کے باہر سواری
پر نفل پڑھنی درست ہے اشارے سے رکوع اور سجدہ کرے جس طرف سواری جاوے اگر سواری پر شروع کیا
بعد اسکے زمین پر اترا تو اسی نماز کو رکوع اور سجدے کے ساتھ پوری کرے اور نزدیک ابی یوسف رح کے
سرے سے شروع کرے اور اگر زمین پر شروع کیا اور بعد اسکے سوار ہوا تو نماز اسکی فاسد ہوئی اس صورت مین
بناء نکرے بالاتفاق

فصل تیرھوین سجدہ تلاوت کے بیان مین

سجدہ تلاوت واجب ہوتا ہے جسنے
آیت سجدہ پڑھی اسپر یا جسنے سنی اسپر اگرچہ قصد سننے کا نہین رکھتا تھا اور امام کے پڑھنے سے مقتدی
پر سجدہ واجب ہوتا ہے اور مقتدی کے پڑھنے سے کسی پر واجب نہین ہوتا ہے نہ مقتدی پر اور نہ امام پر
ہان جو شخص نماز مین داخل نہین اسنے سنا تو اسپر واجب ہوتا ہے مسئلہ اگر نماز کے خارج کسی نے آیت
سجدے کی پڑھی اور نمازی نے سن لی تو نمازی نماز کے بعد سجدہ کرلیوے اگر نماز کے اندر سجدہ کریگا تو
درست نہوگا لاکن نماز باطل نہوگی مسئلہ اگر امام نے آیت سجدے کی پڑھی اور ایک شخص نماز مین داخل نتھا
اسنے آیت سنی بعد اسکے اس امام کے پیچھے اسنے اقتدا کیا پس اگر امام کے سجدہ کرنے کے آگے اقتدا کیا ہے
تو امام کے ساتھ سجدہ کرے اگر امام کے سجدہ کرنے کے بعد اس رکعت مین داخل ہوا تو پھر کر سجدہ نکرے

یعنے نہ نماز کے اندر اور نہ بعد نماز کے اور اگر دوسری کہت مین داخل ہوا تو بعد نماز کے سجدہ کر لیوے اتنا
اُس شخص کے کہ جسنے اقتدا نہین کیا ہی اور جو سجدہ تلاوت کا نماز مین واجب ہو نماز کے بعد اُسکی قضا
نہین ف یعنی واجب تھا ادا کرنا اُسکا نماز مین اور اگر ادا نکیا تو بعد نماز کے اُسکو قضا نکرے کیونکہ منع
ہی قضا کرنا نماز کے بعد لاکن وہ شخص گناہگار ہوا سو توبہ کرے اور جاننا مین مسئلہ اگر کسی نے آیت
سجدے کی خارج نماز کے پڑھی اور سجدہ نکیا بعد اُسکے نماز مین شروع کیا اور اُسی آیت کو پھر پڑھے تو ایک سجدہ
کفایت کریگا اور اگر سجدہ کیا بعد اُسکے نماز مین شروع کیا اور پھر اُسی آیت کو پڑھے تو پھر سجدہ کرے مسئلہ
اگر ایک شخص نے ایک مجلس مین ایک آیت سجدے کی کئی بار پڑھی تو ایک سجدہ کفایت کریگا اور اگر دوسری
آیت پڑھی یا مجلس بدل گئی تو دوسرا سجدہ کرے اور اگر مجلس پڑھنے والے کی واحد ہی اور سننے والے کی
متعدد تو پڑھنے والے پر ایک سجدہ آویگا اور سننے والے پر متعدد اور اگر مجلس سننے والے کی واحد ہی اور
پڑھنے والے کی متعدد تو سننے والے پر ایک سجدہ ہی اور پڑھنے والے پر متعدد مسئلہ کیفیت سجدہ کرنے کی
یہ ہی کہ نماز کی شرطون کے ساتھ یعنے طہارت بدن وغیرہ کے ساتھ اللہ اکبر کہکر سجدے مین جاوے
اور تسبیحات پڑھے پھر اللہ اکبر کہکر سجدے سے سر اُٹھاوے اور تحریمہ اور التحیات اور سلام سجدہ تلاوت
مین نہین مسئلہ مکروہ ہی کہ تمام سورہ پڑھے اور آیت سجدے کی چھوڑے اور اگر آیت سجدے کی
پڑھے اور ساری سورہ چھوڑے تو مکروہ نہین مگر سجدے کی آیت کے ساتھ دو ایک آیت اور ملانی بہتر ہی
اور بہتر وہ ہی کہ آیت سجدے کی آہستہ پڑھے تاکہ سننے والے پر سجدہ واجب نہووے کتاب الجنائز
جنازے کے بیان مین موت کو ہمیشہ یاد رکھنا اور جس چیز مین وصیت کرنی واجب ہی اس وصیت نامہ کو
ساتھ رکھنا مستحب ہی بلکہ جسوقت گمان موت کا غالب ہو اُسوقت واجب ہی حدیث مین آیا کہ جو شخص ہر روز
بیس مرتبہ موت کو یاد کریگا مرتبہ شہادت کا پاویگا مسئلہ جب مسلمان مرنے کے قریب ہووے کلمہ شہادت کا
اُسکے پاس پڑھا جاوے ف یعنے پڑھ پڑھ کے اُسکو سناوین کہ وہ سنے اور سمجھے اُسکو نہ کہین کہ تو بھی پڑھ
اور سورہ یٰسین اُسکے سر کے پاس پڑھی جاوے اور جب مر چکے منھ بند کیا جاوے اور آنکھین بھی اور دفن
دفنانے مین جلدی کیجاوے مسئلہ جب نہلانا چاہین تب عود جلاکے اول تختے کو تین بار خوشبو کرین

اور میت کا ستر چھپا کر اور سارے بدن سے کپڑے اُتار کے اُس تختے پر لٹا دین اول نجاست حقیقی بدن سے
پاک کیجاوے بعد اُسکے بدون کلی کرنے اور ناک مین پانی ڈالنے کے وضو کروایا جاوے ف درمختار مین
لکھا ہی کہ جب ناپاک یا حیض یا نفاس کی حالت مین مرے تب مضمضہ اور استنشاق کروایا جاویگا بالاتفاق اور
اُنکے سوا اورون کو ایک ٹکڑا کپڑا تر کرکے ہونٹھ اور منھ اور حلق پاک کیا جاوے بعد اُسکے اُس پانی سے نہلایا جاوے
کہ جسمین تھوڑی بیری کی پتی یا مانند اُسکے ڈال کے جوش کیا گیا ہو اور اُسکی داڑھی اور سر کے بالون کو
گل خیرو یا اُسکے مانند کے ساتھ دھووین اُسکے بعد اول بائین کروٹ لٹا کر داہنی طرف دھووین پھر داہنی
کروٹ لٹا کر بائین طرف دھووین اور تکیہ لگا کے بٹھا کر اُسکے پیٹ کو نرم نرم ملین اگر کچھ نکلے تو اسکو
پاک کرین دوہرانا غسل کا ضرور نہین پیچھے اُسکے کپڑے سے بدن خشک کرکے خوشبو سر اور داڑھی پر
اور کافور سجدے کی جگہ پر مل دیوین اور کفن پہناوین مردے کو تین کپڑے سنت ہین بقول ابو حنیفہ
کے ایک کفنی کہ آدھی پنڈلی تک ہووے اور دو چادر سر سے قدم تک اور صحیح حدیث مین آیا ہی کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کو تین چادرین کفن کی دی گئین پیراہن اُسمین نہ تھا اور دستار باندھنا بدعت
ہی اور اگر تین کپڑے میسر نہون تو دو کفایت ہی اور امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ایک چادر مین دفن
کیے گئے جب سر چھپاتے تھے تو پانون ننگے ہوتے تھے اور جب پانون چھپاتے تھے تو سر ننگا ہوتا تھا
آخر پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے اُس چادر کو سر کی طرف کھینچ لیا اور پانون پر گھاس
ڈال دی اور عورت کو دو کپڑے زیادہ دیے جاتے ہین ایک اوڑھنی کہ سر کے بال اُس سے لپیٹ کر
سینے پر رکھتے ہین ف وہ دو گز کی لنبی اور ایک بالشت کی چوڑی ہوتی ہی اور دوسرا سینہ بند کہ بغل سے
ٹخنون تک ہوتا ہی ف وہ تین گز کا لنبا اور بغل سے زانو تک کا چوڑا ہوتا ہی اور اگر پانچ کپڑے میسر
نہووین تو تین کفن کفایت ہی اور ضرورت کے وقت جو بہم پہونچے اور مسلمان میت کو غسل دینا اور کفن
کو کرنا اور جنازے کی نماز پڑھنی اور دفنانا فرض کفایہ ہی ف کفایہ اُسکو کہتے ہین کہ جو بعض لوگ
ادا کرین تو سب چھوٹ جائین اور اگر کوئی ادا نکرے تو سب گنہگار ہون اور بدون نہلانے اور کفنانے
کے نماز جنازے کی درست نہین ف جب کفنانے کا قصد کرین تو پہلے لفافہ بچھا کر اُسپر ازار بچھاوین

پھر بخورات جلاکے تین یا کفنون کو خوشبو کرین اور عطر لگاوین پس میت کو کفنی پہناکے ازار اور لفافہ
پر لٹاکر منھ اور داڑھی پر اُسکے خوشبو ملکر ازار کو بائین طرف سے لپیٹین پھر داہنی طرف سے اور ایسی طرح
لفافہ کو لپیٹین اور اگر عورت ہووے تو سینہ بند اُسکا لفافہ اور ازار کے بیچ مین رکھین بعد اُسکے کفنی پہناکر
اُسکے پیچھے دامنی سر پر رکھکر بالون کو دو حصہ کرکے دامنی سے لپیٹ کے کرتہ کے دونون طرف کفنی پر رکھین
بعد اُسکے اول ازار کو لپیٹین تب سینہ بند کو پھر لفافے کو اور جنازے کی امامت کے لیے بادشاہ اول ہے بعد اُسکے
قاضی پھر محلہ کا امام پھر ولی اقرب یعنی سب اقربا مین سے جو شخص زیادہ قریب ہو جیسا بیٹا پھر پوتا پھر باپ پھر دادا
پھر بھائی پھر بھتیجا وعلی ہذا القیاس لیکن میت کا باپ امامت کے لیے بہتر ہے اُسکے بیٹے سے اور نماز جنازے کی
چار تکبیرین ہین پہلی تکبیر کے بعد سبحانک اللھم پڑھے آخر تک اور نزدیک امام اعظم کے جنازے کی نماز مین الحمد
پڑھنی جائز نہین اور اکثر عالم جائز رکھتے ہین اور دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھے اور تیسری کے بعد میت اور مسلمانون
کے واسطے دعا مانگے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا
اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا
اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یا اللہ بخش تو ہمارے زندون اور ہمارے مردون کو اور
ہمارے چھوٹون اور ہمارے بڑون کو اور ہمارے مردون اور ہماری عورتون کو اور ہمارے حاضرون اور ہمارے غائبون کو
یا اللہ جسکو زندہ رکھے تو ہم مین سے پس زندہ رکھ اُسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے پس مار تو اسکو ایمان پر
یا اللہ نہ محروم کر تو ہم لوگون کو اُسکے ثواب سے اور نہ گمراہ کر ہم لوگون کو بعد اُسکے اور لڑکے کے جنازے پر یہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا یا اللہ کر تو اسکو ہمارے لیے
آگے پہونچنے والا منزل مین اور اسباب تیار کرنے والا اور کرے تو اسکو ہمارے لیے اجر اور توشہ آخرت کا اور
کرے تو اُسکو ہمارے لیے شفاعت کرنے والا اور مقبول ہو جاوے تیری جناب مین شفاعت اُسکی اور
اگر لڑکی ہو تو یون کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً
وَمُشَفَّعَةً اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے اور جو شخص امام کی تکبیر کے بعد حاضر ہووے پس جسوقت
امام دوسری تکبیر کہے اُسوقت امام کے ہمراہ تکبیر کہکر داخل نماز کے ہو جاوے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد

پہلی تکبیر کو قضا کرلیوے اور نزدیک ابی یوسف رحمہ کے اس شخص کو امام کی دوسری تکبیر کی انتظاری کرنی ضرور
نہین مانند اُس شخص کے کہ امام کے تحریمہ کے وقت حاضر تھا اور امام کے ساتھ اُسنے تکبیر تحریمہ کی نہ کہی بلکہ جب
امام تکبیر کہہ چکا تب وہ تکبیر کہکر نماز مین داخل ہوا ف پس جسطرح اس شخص کو دوسری تکبیر کی انتظاری کرنی ضرور
نہین اسی طرح جو شخص بعد تکبیر کہنے امام کے حاضر ہووے اُسکو بھی تکبیر کہکر داخل ہونا چاہیے انتظار کرنا
دوسری تکبیر کا ضرور نہین اور نماز جنازے کی گھوڑے کی سواری پر پڑھنی درست نہین اور نماز جنازے کی
مسجد مین پڑھنی مکروہ ہے اور نماز جنازے کی میت غائب پر پڑھنی اور جو عضو کہ کم آدھے بدن سے ہووے
اُسپر پڑھنی درست نہین اور لڑکا پیدا ہو کر اگر آواز کرنے کے بعد مرگیا تو اُسپر نماز پڑھی جاوے اور اگر آواز
نہین کی تو نماز نہ پڑھی جاوے ایک لڑکا ناسمجھ دار الحرب سے پکڑا آیا بدون ماں باپ اُسکے یا اُسکے ماں باپ
کے ساتھ پکڑا آیا اور اُسکے ماں باپ دونون مین سے ایک مسلمان ہے یا وہ لڑکا آپ عقلمند اور مسلمان ہے پس اگر
وہ دار الاسلام مین مرجاویگا تو اُسپر نماز پڑھی جائیگی ف یعنی اُسکی کئی صورت ہین ایک صورت تو یہ ہے کہ
لڑکا ناسمجھ دار الحرب سے اکیلا دار الاسلام مین پکڑا آیا بعد اُسکے مرگیا تو اُسپر نماز پڑھی جائیگی دوسری صورت یہ ہے
کہ اگر وہ ماں باپ کے ساتھ پکڑا آیا اور اُسکے ماں باپ دونون مین سے ایک مسلمان ہے پھر وہ لڑکا ناسمجھ دار الاسلام مین
مرگیا تو اس صورت مین بھی اُسپر نماز پڑھی جاویگی تیسری صورت یہ ہے کہ اگر ماں باپ کے ساتھ پکڑا آیا اور ماں باپ
دونون اُسکے کافر ہین لیکن وہ لڑکا آپ عقلمند ہے اور مسلمان پھر وہ دار الاسلام مین مرگیا تو اُس صورت مین
بھی اُسپر نماز پڑھی جاویگی اور سنت یہ ہے کہ جنازے کو چار آدمی اُٹھاوین اور جلدی چلین لیکن نہ دوڑین اور
ہمراہی جنازے کے پیچھے چلین اور جب تک جنازہ زمین پر رکھا نجاوے تب تک نہ بیٹھین اور سنت ہے کہ قبر بغلی
کیجاوے اور میت کو قبلے کی طرف سے قبر مین داخل کیا جاوے اور وقت رکھنے کے بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ
کہا جاوے اور منہ کعبے کی طرف کیا جاوے اور قبر عورت کی وقت دفنانے کے پردہ کیجاوے اور کچی اینٹ یا بانس قبر مین
رکھکر اُسپر مٹی ڈالی جاوے اور قبر مانند کوہان اونٹ کے کیجاوے اور پکی اینٹ اور لکڑی رکھنی اور چونا اور گچ
قبر مین کرنا مکروہ ہے اور یہ جو اولیا کی قبرون پر مکانات بلند بنا رکھے ہین اور چراغان کرتے ہین اور جو کچھ
اس قسم کے کام کیا کرتے ہین یہ سب کام حرام ہین یا مکروہ اور بغیر پڑھے نماز جنازے کے اگر میت دفن

کیا جاوے تو اسکی قبر پر نماز جنازے کی پڑھی جاوے تین دن تک اور بعد تین دن کے قبر پر نماز پڑھنی درست
نہین نزدیک امام اعظم رحمہ کے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے قریب سات برس کے بعد جنگ
کے شہیدون پر نماز جنازے کی پڑھی شاید کہ یہ پڑھنا خاص شہیدون کے لیے تھا اسلیے کہ بدن اُنکا ریزہ ریزہ
نہین ہوتا ہی فصل پہلی شہید کے بیان مین جو شخص اہل حرب یا اہل بغی یا قزاق کے ہاتھ سے مارا گیا یا لڑائی کی
جگہ مین مرا ہوا ملا اور اُسپر قتل کا نشان موجود ہی یا اُسکو کسی مسلمان نے ظلم سے مارا اور اُسکے مارنے سے
اُس مسلمان پر دیت واجب نہوئی اور وہ شخص جو مارا گیا وہ نابالغ تھا یا دیوانہ یا ناپاک یا عورت حائض
یا نفاس والی نہووے اور وہ شخص مرنے کے آگے کھانے یا پینے یا علاج کرنے یا خرید و فروخت یا وصیت
کرنے سے فائدہ حاصل کرنے والا نہوا ہو اور بعد زخمی ہونے کے ایک نماز کا وقت اُسپر گذرا ہو تب وہ شخص
شہید کہلاویگا اُسکو غسل نہ چاہیے دینا اور اُسکے بدن کے کپڑے کے ساتھ اُسکو دفن چاہیے کرنا لیکن
اُسپر نماز چاہیے پڑھنی اور اگر یہ شرطین نہ پائی جاوین گو وہ شخص ظلم سے مارا گیا ہو اگرچہ ثواب شہادت کا
پاویگا لیکن شہید نہ کہلاویگا بلکہ غسل اور کفن دیا جاویگا اور اُسپر نماز پڑھی جاویگی ف تفصیل اس
اجمال کی یون ہی کہ کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو مارا لیکن ظلم سے نہین مارا بلکہ خطا سے مارا یعنی تیر چھوڑا
شکار پر اور وہ تیر لگ گیا کسی مسلمان پر تو اس صورت مین اُس قاتل پر دیت واجب ہوگی اور وہ مقتول
شہید نہ کہلاویگا اور اسی طرح نابالغ یا دیوانہ یا ناپاک یا عورت حائض یا نفاس والی یہ لوگ اگرچہ اہل حرب
یا اہل بغی یا قزاق کے ہاتھ سے مارے جاوینگے شہید نہ کہلاوینگے اگرچہ ثواب شہادت کا دیے جاوینگے
اور اسی طرح جس شخص کو لڑائی کی جگہ سے زخمی اُٹھا لائے بعد اُٹھا لانے کے اُسنے کچھ کھایا پیا یا کچھ بیچا
یا مول لیا یا وصیت کی یا ایک وقت فرض نماز کا اُسپر گذر گیا پس یہ شخص شہید نہ کہلاویگا اگرچہ ثواب شہید کا
اسکو خدا بخشیگا حد یا قصاص مین جو مارا گیا وہ شہید نہین اوسکو غسل دیوین اُسپر نماز پڑھیں اور اگر قزاق
یا باغی مارا جاوے تو غسل دیا جاوے نماز اُسپر نہ پڑھین فصل دوسری ماتم کے بیان مین اگر کسی عورت
کا خاوند مرجاوے تو اس عورت پر واجب ہی سوگ کرنا چار مہینے دس دن تک عدت کے دنون مین اور سوگ
یہ ہی کہ زینت نکرے اور کپڑا زرد اور زعفرانی نہ پہنے اور استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور مہندی کا نکرے مگر کوئی

عذر کے سبب ان چیزون کو استعمال کرے تو مضایقہ نہین اور خاوند کے گھر سے باہر نہ نکلے مگر دن کو اگر ضرورت کے لیے نکلے تو رات کو اُس گھر مین رہا کرے ہان جس صورت مین کوئی بزور گھر سے نکال دیوے یا گھر گرا پڑتا ہی یا خوف کرتی ہی اُس گھر مین اپنی جان یا اپنے مال پر تو ان صورتون مین اُس گھر سے نکل جانا مضایقہ نہین اور خاوند کے سوا اگر دوسرا کوئی عورت کے اقربا مین سے مر جاوے تو اُسکے لیے تین دن تک سوگ کرنا جائز ہی اور زیادہ تین دن سے حرام ہی مسئلہ میت پر غم کرنا اور آنکھ سے آنسو بہانا جائز ہی اور رونے مین آواز بلند کرنی اور بیان کرنا اور گریبان پھاڑنا اور سر اور منھ پر ہاتھ مارنا حرام ہی اکثر صحیح حدیثین اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ میت کو عذاب کیا جاتا ہی اُسکے اہل کے نوحہ کرنے کے سبب سے اور اس بات مین عالمون کے اقوال مختلف ہین ف بعض قائل ہین اس بات کے کہ میت پر عذاب کیا جاتا ہی اُسکے اہل کے بیان کے سبب اور بعض اس بات کے قائل نہین اور جو حدیثین اس باب مین وارد ہین اُن حدیثون کو وہ لوگ تاویل کرتے ہین اور مختار نزدیک فقیر کے یہ ہی کہ میت اگر اپنی حالت زندگی مین بیان کرنے کی عادت رکھتا تھا یا بیان کرنے پر وصیت کر گیا تھا یا بیان پر راضی رہتا تھا یا جانتا تھا کہ میرے اہل مجھپر بیان کرینگے اور اُنکو وہ منع نکر گیا تو ان صورتون مین اُسپر عذاب کیا جاویگا اُسکے اہل کے بیان کرنے کے سبب اور اگر وہ زندگی مین عادت بیان کی نہین رکھتا تھا اور نہ وہ وصیت کر گیا اور نہ وہ اُسپر راضی رہتا تھا اور نہ جانتا تھا کہ میرے اہل مجھپر نوحہ کرینگے تو اُسپر عذاب نکیا جاویگا مسئلہ سنت یہ ہی کہ مصیبت مین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہے اور صبر کرے اور میت کے گھر والون کے لیے مصیبت کے دن کھانا بھیجنا سنت ہی

فصل تیسری قبرون کی زیارت کے بیان مین

قبرون کی زیارت کرنی مردون کو درست ہی نہ عورتون کو اور سنت یہ ہی کہ قبرستان مین جا کر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ اَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَسَیَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ سلام ہی تمپر اے رہنے والو قبرون کے مسلمانون اور مومنون مین سے تم ہم سے پہلے پہونچے اور ہم تمھارے پیچھے پہونچنے والے ہین اور

مالک ہونے کے بعد سال تمام ہونے کے قبل اگر ایک سال یا کئی سال کی زکوۃ پیشگی ادا کریگا تو بھی ادا ہوگی
اور ایک نصاب کے مالک نے اگر پہلے سے کئی نصاب کی زکوۃ ادا کی اور زکوۃ ادا کرنے کے بعد اُن نصابوں کا مالک ہوا
تو بھی ادا کرنا جائز ہوگا پس نابالغ اور دیوانے کے مال میں زکوۃ واجب نہوگی نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور نزدیک
امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کے واجب ہوگی کہ لڑکے اور دیوانے کی طرف سے اسکا ولی ادا کرے مسئلہ
مال ضمار میں یعنی جو مال کہ گم ہوگیا یا دریا میں گر پڑا یا کسی نے غصب کیا اور اُسپر گواہ نہوں یا جنگل میں
دفن کیا اور مکان اُسکا بھول گیا یا کسی پر قرض ہے لیکن وہ قرضدار انکار کرتا ہے اور اُسپر گواہ نہوں
یا بادشاہ یا کسی ظالم نے کہ جسکی فریاد دوسرے کے پاس نہیں لیجا سکتے ہیں ایسے شخص نے ظلم سے لیلیا پس
اسطرح کے مال میں زکوۃ واجب نہیں یعنی اگر یہ مال پھر ہاتھ میں آویگا تو بھی پچھلے دنوں کی زکوۃ واجب نہوگی
اور اگر اقرار کرنے والے پر قرض ہووے اگرچہ وہ اقرار کرنے والا مفلس ہے یا جس قرض کا قرضدار انکار کرتا ہے اور اُسپر
گواہ ہوں یا قاضی جانتا ہو یا گھر میں مال دفن کیا ہے اور مکان اُسکا بھول گیا پس اسطرح کا مال جب ہاتھ میں
آویگا تب زکوۃ اُسکی واجب ہوگی بابت پچھلے دنوں کے مسئلہ قرض جسوقت وصول ہوگا تو اُسوقت زکوۃ
اُسکی دینی ہوگی تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ اگر قرض بدل تجارت کا ہے تو جسوقت وہ قرض ہاتھ میں
آویگا اُسوقت چالیس درم میں سے ایک درم زکوۃ دینی ہوگی ف مثلاً ایک گھوڑا تجارت کا بیچا پس
جسوقت قیمت گھوڑے کی ہاتھ میں آویگی اُسوقت چالیس درم میں سے ایک درم زکوۃ دینی واجب
ہوگی اسمین سال گذرنے کی شرط نہیں اور اگر قرض بابت تجارت کے نہیں ہے بلکہ بدل مال کے ہے
مانند قرض یا مال مغصوب کے تو اس صورت میں بھی نصاب قبض کرنے کے بعد زکوۃ دینی واجب
ہوگی ف مثلاً کسی نے ایک گھوڑا کسی کا غصب کیا اور وہ گھوڑا اُس غاصب کے ہاتھ میں ہلاک ہوا بعد
اُسکے اُس گھوڑے کی قیمت غاصب سے گھوڑے کے مالک کے ہاتھ لگی پس جسوقت وہ قیمت اُسکے ہاتھ
میں آئی اُسوقت چالیس درم میں سے ایک درم زکوۃ دینی واجب ہوگی اسمین بھی سال گذرنے کی شرط نہیں
اور اگر قرض تجارت کا بدل نہیں ہے اور نہ مال کا بدل بلکہ وہ قرض بدل ہے مہر اور خلع اور اُسکے
مانند کا تو اُسکے نصاب قبض کرنے کے بعد جب ایک سال اُسپر تمام ہوگا تب زکوۃ دینا ہوگی نزدیک

امام اعظم رح کے ف مثلاً کسی عورت کو مال مہر کا ملا یا کسی مرد نے مال لیکر عورت کو طلاق دی وہ مال اُسکے
ہاتھ مین آیا پس یہ مال اگر بقدر نصاب کے ہو تو مجرد قبض کرنے کے زکوۃ اُسپر واجب نہو گی جب تک
اُس مال پر سال نگذریگا نزدیک امام اعظم رح کے اور نزدیک صاحبین رح کے اس صورت مین بھی مجرد قبض
کرنے نصاب کے زکوۃ واجب ہو گی سال تمام ہونے کی شرط نہین ہان اگر جو قرض بدل و بیتاد ر مال تجارت
اور بدل کتابت کا ہو تو اُس قرض مین مجرد قبض کرنے نصاب کے زکوۃ دینی واجب نہو گی نزدیک صاحبین
کے بھی بلکہ نصاب قبض کرنے کے بعد جب سال اُسپر گذریگا تب زکوۃ دینی ہو گی مسئلہ زکوۃ ادا کرنے کے
لیے نیت شرط ہی خواہ ادا کرتے وقت نیت ادا کی کرے خواہ زکوۃ کی قدر اوس مال سے جدا کرتے وقت نیت کرے
مسئلہ اگر سارا مال صدقہ دیا اور نیت زکوۃ کی نہ کی تو بھی زکوۃ ساقط ہو جائیگی اور اگر بعض مال صدقہ کیا تو
نزدیک ابی یوسف رح کے کچھ ساقط نہو گی اور نزدیک محمد رح کے جسقدر صدقہ کیا اُسقدر کی زکوۃ ساقط ہو گی
مسئلہ اگر شروع سال اور اخیر سال مین نصاب کامل تھی اور درمیان سال مین کم ہو گئی تھی تو بھی زکوۃ
تمام سال کی واجب ہو گی سال کے درمیان کا نقصان معتبر نہین مسئلہ مال بڑھنے والا کہ جسمین زکوۃ
واجب ہوتی ہی وہ مال تین قسم ہی ایک قسم نقدی یعنی سونا اور چاندی خواہ روپیہ اشرفی ہو یا تیر یا زیور یا
برتن سونے اور چاندی کے اور نصاب سونے کی بیس مثقال ہی کہ ساڑھے سات تولے ہوتے ہین اور
نصاب چاندی کی دو سو درہم ہین دہلی کے سکے سے چھپن روپے بھر وزن اُنکا ہوتا ہی اور سونے کی
نصاب مین سے زکوۃ کے فرض کی مقدار چالیسوان حصہ ہی اور اسی طرح چاندی کی نصاب مین سے بھی
اور اگر سونا نصاب سے کم ہو اور اسی طرح چاندی بھی نصاب سے کم ہو تو نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے یہ ہی کہ دونون کو
باعتبار قیمت کے ایک جنس کر کے نصاب پوری کیجاوے اور قیمت کرنے مین فائدہ فقیر کا نگاہ رکھا جاوے یعنی
جس ایام مین سونے کی قیمت مین فائدہ فقیر کا ہووے تو اُس ایام مین چاندی کو سونے کی قیمت لگاوین اور جس
ایام مین چاندی کی قیمت مین فائدہ فقیر کا ہو تو اُس ایام مین سونے کو چاندی کی قیمت لگاوین اور نزدیک صاحبین کے
یہ ہی کہ ساتھ اعتبار اجزا کے نصاب پوری کیجاوے نہ باعتبار قیمت کے ف یعنی سونا اور چاندی دونون کے جزو
اگر برابر ہین تو دونون کو ملا کر نصاب پوری کیجاویگی اور اگر جزو دونون کے برابر نہین ہین تو نصاب [illegible]

قیمت کی پوری ہیجائیگی پس اگر سونا دس مثقال ہو اور چاندی سو درم تو نزدیک تینون کے زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر سو درم چاندی اور پانچ مثقال سونا ہو اور قیمت پانچ مثقال سونے کی برابر سو درم چاندی کے ہو تو زکوٰۃ نزدیک امام اعظم کے واجب ہوگی نہ نزدیک صاحبین کے جو سونا اور چاندی کھوٹا ہو اگر کھوٹا پن اسکا کم ہو تو حکم میں سونے اور چاندی کا حکم خالص کا ہو اور اگر کھوٹا پن اسکا غالب ہو تو حکم اسکا حکم اسباب کا ہو قسم دوسری مال نامی مین سے مال تجارت کا ہو جو مال کہ تجارت کی نیت سے مول لیا ہو اسمین زکوٰۃ واجب ہوتی ہو اور اگر کسی نے کسیکو مال بخشا یا اسکے لیے وصیت کی یا عورت کو مہر مین مال ہاتھ آیا یا خلع یا قصاص کے عیلے مین مال ہاتھ آیا اور اس مال کے مالک ہوتے وقت نیت تجارت کی کی تو نزدیک ابی یوسف کے اس مال مین زکوٰۃ واجب ہوگی نہ نزدیک محمد کے اور اگر میراث مین مال ہاتھ آیا اگرچہ مورث نے مرتے وقت نیت تجارت کی کی تھی تو بھی وہ مال تجارت کا نہوگا اور زکوٰۃ اسمین واجب نہوگی مسئلہ اگر ایک غلام تجارت کے لیے مول لیا بعد اسکے اسکو خادم کیا پس غلام مال تجارت کا نرہا اور جو لونڈی غلام واسطے خدمت کے مول لیے گئے اور بعد اسکے انمین نیت تجارت کی کی گئی تو وہ لونڈی غلام مال تجارت کے نہونگے جبتک وہ بیچے نجائینگے مسئلہ مال تجارت کا سونے اور چاندی کے ساتھ یعنی ان دونون مین سے جسمین فائدہ فقیرون کا ہو وسے اسکے ساتھ قیمت کیا جاوے پس جب دونون قسم مین سے جسکی لگنا کیا برابر وہ مال پہونچے تو چالیسوان حصہ اس مال مین سے زکوٰۃ ادا کرے قسم تیسری مال نامی مین سے چرنے والے جانور ہین یعنی اونٹ اور گائین اور بکریان نر و مادہ ملے ہوئے اور اسی طرح گھوڑے کہ آدھے برس سے زیادہ میدان مین چرا کرتے ہین انمین زکوٰۃ واجب ہو اور میدان کے چرنے والے جانورون کی نصاب کی تفصیل اور جسقدر مین زکوٰۃ انمین واجب ہوتی ہو اسکی تفصیل بہت طول رکھتی ہو اور ان ملکون مین یہ سب مال زکوٰۃ واجب ہونے کی مقدار مین نہین پہونچتے ہین اسواسطے ان چیزون کی زکوٰۃ کے مسئلے ذکر نہین کیے گئے اور اسی طرح مسئلے احکام عشری زمین کے ذکر نہین کیے گئے اس سبب سے کہ ان ملکون مین زمین عشری نہین ہی اور مسئلے عشر لینے والون کے بھی جو شاہراہون پر بیٹھتے ہین بیان نہین کیے گئے مسائل سوائم کے اگرچہ مصنف رحمہ اللہ نے بالکل ذکر نہین کیے لیکن یہ عاجز بطور اختصار کے ذکر کرتا ہو تا کہ لوگ مسائل سے آگاہ

نودين مسئله جان تو كه جسكے پاس پانچ اونٹ حاجت اصلي سے زياده هون اور وه اونٹ اكثر سال
جنگل مين چرتے رهين هون اور برس اسپر گذرے تو ان پانچ اونٹ مين ايك بكري زكوة ديوے پس اسي طرح
هر پانچ مين ايك بكري ديا كرے جب پچيس كو پهونچے پينتيس تك پس انمين ايك بوتي ياده برس [illegible]
ديوے پهر جسوقت چهتيس كو پهونچے پيتاليس تك پس انمين ايك بوتي ياده دو برس كي ديوے اور
جسوقت چهياليس كو پهونچے ساٹهه تك پس انمين حقه يعني تين برس كي اونٹني كه قابل جست كرنے اونٹ كے
هو ديوے پهر جسوقت اكسٹهه كو پهونچے پچهتر تك پس انمين جذعه يعني چار برس كي بوتي كه پانچوين برس مين
لگي هو ديوے اور جسوقت چهتر كو پهونچے نوے تك پس انمين دو بوتيان دو برس كي ديوے اور جسوقت
اكانوے كو پهونچے ايكسو بيس تك پس انمين تين تين برس كي دو اونٹنيان كه قابل جست كرنے اونٹ كے
هووين ديوے اور جسوقت زياده هون ايكسو بيس سے تو حساب سر نو سے شروع كيا جاوے يعني
ايكسو بيس پر پانچ اونٹ زياده هون تو ايكسو بيس كي تين تين برس كي دو اونٹنيان اور پانچ كي ايك
بكري ديوے اسي طرح هر پانچ مين ايك بكري ديا كرے جب پچيس پورے هووين پينتيس تك پهر انمين
ايك بوتي ياده برس رونده كي ديوے پس بموجب ترتيب پهلي كے حساب كيا جاوے مسئله اور
تيس گائے بيلون سے كم مين زكوة نهين جب تيس پورے هون اور برس اسپر گذرے تو ايك تبيع
يعني بچها يا بچهيا برس دن كے زياده دو برس سے كم كي ديوے اور جب چاليس هون تو ايك مسنه يعني
دو برس سے زياده تين برس سے كم كا بچه نر هو يا ماده ديوے جب ساٹهه هون تو دو تبيعے ديوے اور
جب ستر هون تو ايك مسنه اور ايك تبيع ديوے اور جب اسي هون تو دو مسنه ديوے اور جب نوے
هون تو تين تبيعے ديوے اور جب سو هووين تو دو تبيعے اور ايك مسنه ديوے اسي طور سے هر تيس
مين تبيع اور هر چاليس مين مسنه ديا كرے گائے بهينس كي زكوة ايك طور هے اور زكوة مين نر اور ماده
دونون دينا درست هے اور اونٹ مين سوا ماده كے نر دينا نهين آيا مسئله چاليس بكري سے كم مين زكوة
نهين جب چاليس پوري هون اور برس اسپر گذرے تو ايك بكري زكوة ديوے ايكسو بيس تك جب ايكسو
اكيس هون تو دو بكري زكوة ديوے دو سو تك جب دو سو سے ايك زياده هو تو تين بكري ديوے [illegible]

ہر سیکڑے میں ایک بکری دیا کرے بھیڑ بکری کی زکوۃ ایک طور کی زکوۃ میں چاہے بکری دے چاہے
بکرا دے چھوٹے بڑے سب جانور گن کے زکوۃ دیوے مسئلہ جو گھوڑے اور گھوڑیاں اکثر سال
جنگل میں چرتی ہوں اور وہ تجارت کے لیے نہوں پس انہیں زکوۃ نہیں ہے امام شافعی اور صاحبین
اور غیرہم کے نزدیک اور امام اعظم رح کے نزدیک اگر گھوڑے اور گھوڑیاں ملی ہوں تو زکوۃ دینی چاہیے
فی راس ایک دینار دیوے یا اسکی قیمت مقرر کرکے دو سو درہموں میں سے پانچ درہم دیوے لیکن
فتاوی میں لکھا ہے کہ فتوی صاحبین کے قول پر ہے مسئلہ اگر کسی مسلمان یا کسی ذمی نے کہیں سونا یا چاندی
یا تانبا یا انکے مانند جنگل میں پایا تو پانچواں حصہ اس سے حاکم لیوے اور چار حصے اس پانے والے کو دیوے
اگر وہ زمین کسی کی ملک نہووے اور اگر وہ کسی کی ملک میں ہے تو ایک حصہ حاکم لیوے اور چار حصے زمین والے
کو حوالے کرے پانے والے کو کچھ نہ ملیگا اور اگر اپنے گھر میں پایا تو نزدیک امام اعظم کے اسمین پانچواں حصہ حاکم کو دینا
واجب نہیں اور نزدیک صاحبین کے واجب ہے اور اگر اپنی کھیتی کی زمین میں پایا تو اسمیں دو روایتیں ہیں
ایک روایت میں ہے کہ پانچواں حصہ حاکم کو نہ دے اور ایک میں ہے کہ دیوے مسئلہ اگر مال گاڑا ہوا پایا اگر اسمیں
نشان اسلام کا ہے مانند سکہ اسلام کے تو اسکا حکم گرے ہوئے مال کا ہے اسکے مالک کو تلاش کرکے
پہونچانا چاہیے اور اگر اسمیں نشان کفر کا ہے پانچواں حصہ حاکم مسلمان لیوے اور باقی پانے والے کو دیوے

فصل پہلی زکوۃ خرچ کرنے کی جگہ کے بیان میں زکوۃ خرچ کرنے کی جگہ وہ فقیر ہے کہ نصاب سے
کم مال کا مالک ہو اور وہ مسکین ہے کہ مالک کسی چیز کا نہو اور مکاتب ہے کہ مال کتابت کے ادا کرنے میں
محتاج ہے اور قرضدار ہے کہ وہ مالک نصاب کے مال کا ہے لاکن نصاب اسکے قرض سے کم ہے
اور غازی ہے کہ اسباب غزا کا نہیں رکھتا ہے اور وہ آدمی ہے کہ مال وطن میں رکھتا ہے اور وہ سفر میں
ہے وطن سے دور اور مال ساتھ نہیں رکھتا ہے پس اگر چاہے ان جماعت میں سے ایک جماعت کو دیوے
یا چاہے ان سبکو دیوے یعنی مثلاً اگر چاہے فقط فقیروں کی جماعت کو تقسیم کر دیوے یا چاہے ہر فرقے
کے لوگوں کو تقسیم کر دیوے دونوں وجہ سے درست ہے لاکن زکوۃ دینے والا مال زکوۃ کا اپنے ماں باپ
اور اپنی اولاد کو اور عورت اپنے شوہر اور شوہر اپنی جورو کو اور اپنے غلام اور مدبر اور مکاتب

اور ام ولد کو نہ دیوے اور اُس غلام کو نہ دیوے کہ جسکا بعض آزاد ہوا ہو اور کافر کو نہ دیوے اور سید
اور سید کے غلام کو نہ دیوے مگر صدقہ نفل کا مضایقہ نہین کہ ادب سے اُنکی خدمتون مین گذرانے
اور مسجد کے بنانے مین اور میت کے قرض ادا کرنے مین خرچ نہ ہوے اور دولتمند کے غلام اور دولتمند کے
چھوٹے لڑکے کو نہ دیوے مسئلہ اگر زکوۃ خرچ کرنے کی جگہ گمان کرکے زکوۃ دی بعد اُسکے معلوم
ہوا کہ زکوۃ لینے والا دولتمند تھا یا سید یا کافر یا ماں باپ یا شوہر یا جورو تو زکوۃ دینے والے کو
پھر زکوۃ دینی لازم نہین نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک ابی یوسف کے پھر دینی لازم ہے مسئلہ
مستحب ہے کہ ایک فقیر کو اسقدر دیوے کہ اُس دن محتاج سوال کا نہو مسئلہ نصاب کے اندازہ
یا لنصاب سے زیادہ ایک فقیر غیر قرضدار کو دینا یا ایک شہر سے دوسرے مین مال زکوۃ کا بھیجنا مکروہ
ہے مگر جسوقت یگانہ اُسکا دوسرے شہر مین ہو یا وہان کے لوگ بڑے محتاج ہون تو درست ہے مسئلہ
جس شخص کو ایک دن کا کھانا میسر ہو اُسکو سوال کرنا نچاہیے فصل دوسری صدقہ فطر کے
بیان مین صدقہ فطر واجب ہے ہر آزاد مسلمان پر مالک نصاب کا ہو اور زیادہ ہو قرض اور
ضرورت حاجتون سے اور نامی ہونا نصاب کا اسمین شرط نہین پس جو شخص اسطرح کی نصاب کا
مالک ہوگا اُسپر صدقہ لینا حرام ہے صدقہ فطر کا اپنی طرف سے اور اپنی چھوٹی اولاد کی طرف سے
دیوے اگر وہ اولاد مالک نصاب کی نہووے اور اگر مالک نصاب کی ہووے تو اُنکے مال سے دیوے
اور اپنے خدمتی غلامون کی طرف سے دیوے اگرچہ غلام مدبر ہو اور تجارتی غلامون کی طرف سے
نہ دیوے اور ام ولد کی طرف سے دیوے نہ اپنی جورو اور اپنی اولاد بالغ اور اپنے غلام مکاتب
کی طرف سے اور بھاگے ہوئے غلام کی طرف سے مگر پھر آنے کے بعد اُسکی طرف سے دیوے
اور ایک غلام یا کئی غلام کئی آدمی کی شرکت مین ہووین تو نزدیک امام اعظم کے صدقہ فطر اُن
غلامون کا کسی پر واجب نہوگا مسئلہ صدقہ فطر کا واجب ہوتا ہے عید کے دن کی فجر طلوع
ہونے کے ساتھ پس جو آدمی عید کی صبح سے آگے مرگیا یا صبح کے بعد پیدا ہوا یا اسلام لایا صدقہ فطر کا
اُسپر واجب نہوگا اور عید سے آگے بھی صدقہ فطر کا ادا کرنا جائز ہے لیکن سنت یہ ہے کہ عیدگاہ

کی نماز نکلنے کے آگے ادا کرے اگر عید کے دن صدقہ فطر کا ادا نکیا بعد اُسکے جب چاہے تب قضا کرے
مسئلہ مقدار صدقہ فطر کا گیہون یا گیہون کے آٹے یا گیہون کے ستو سے آدھا صاع ہی اور
خُرمے یا جو سے ایک صاع اور کشمش مین آدھا صاع ہی گیہون کے مانند نزدیک امام اعظم کے اور
نزدیک صاحبین کے ایک صاع ہی مانند جو کے اور صاع ایک ظرف ہی کہ آٹھ رطل مسور یا ماش یا جو غلہ
مانند اُنکے ہی اُسمین سماتا ہوا اور نزدیک ابی یوسف کے صاع وہ ظرف ہی کہ جسمین پانچ اور تہائی رطل
سماوے اور رطل بیس استار کا ہوتا ہی ہر استار ساڑھے چار مثقال کا ہی پس وزن ایک
رطل کا دہلی کے سکے سے چھتیس روپے کے برابر ہوتا ہی اور صدقہ فطر مین غلے کے عوض اُسکی
قیمت دینی بھی جائز ہی **فصل تیسری** صدقہ نفل کے بیان مین صدقہ نفل مان باپ اور اقربا اور
یتیمون اور ہمسایہ اور سوال کرنے والون اور اُنکے غیرون کو دیوے کسواسطے کہ حق تعالےٰ کے کلام سے
اُنکو دینا ثابت ہوا چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ خَیْرٍ
فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ
پوچھتے ہین تجھ سے کیا چیز خرچ کرین تو کہہ جو چیز خرچ کرو فائدہ کی سو مان باپ کو اور نزدیک والون کو اور
یتیمون کو اور محتاجون کو اور راہ کے مسافرون کو دو اور جو کرو گے بھلائی سو وہ اللہ کو معلوم ہی ف
لوگون نے پوچھا تھا کہ مالون مین سے کس مال کا خرچ کرنا بہت ثواب ہی فرمایا کہ مال کوئی ہو لیکن جسقدر
ٹھکانے پر خرچ ہو تو ثواب زیادہ ہی لاکن بہتر یہ ہی کہ جو مال اصلی حاجتون اور قرض اور نفقون اور واجبی
حقوق سے زیادہ ہو وہ دیوے اور گناہ کے کام مین خرچ نکرے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم خیبر کی فتح کے بعد
ایک برس کا خرچ ازواج مطہرات کو دیتے تھے اور اپنی ذات پاک کے لیے کچھ جمع نہین کرتے تھے جو کچھ میسر
ہوتا خدا کی راہ مین دیتے تھے اور فرماتے تھے اَنْفِقْ یَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا یعنے خرچ کر
یا بلال جو کچھ کہ رکھے تو اور عرش کے مالک سے اندیشہ فقر کا مت رکھ اور مال کو بیہودہ خرچ نکرے کہ بیہودہ
خرچ کرنے والے کو حق تعالےٰ جل شانہ نے شیطان کا بھائی فرمایا اور خرچ بیہودہ وہ ہی کہ اُسمین نہ ثواب ہو
اور نہ فائدہ دنیا کا اور نفس کی خوشی نفس کے حق سے زیادہ کرنی منع ہی مسئلہ صدقہ نفل مین سے

سوائے بنی ہاشم کو دیوے اسواسطے کہ زکوۃ انکو لینی حرام ہی اور رسول علیہ السلام کی قرابت پر نظر
کرکے انکی خدمتون مین تواضع اور تعظیم کے ساتھ گذرانے مسئلہ صدقہ نفل ذمی کو دینا درست ہی
نہ حربی کو مسئلہ ضیافت مہمان کی تین دن سنت موکدہ ہی بعد اُسکے مستحب

کتاب الصوم

روزے کے بیان مین اسلام کے ارکانون مین سے تیسرا رکن روزے رمضان مبارک کے
مہینے کے ہین روزہ فرض قطعی ہی ہر مسلمان مکلف پر جو فرض نجانے اُسکا سو کافر ہی اور جو بغیر عذر کے اُسکو
ترک کرے تو بڑا گنہگار ہی اور بخاری اور مسلم مین ہی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول علیہ السلام سے
روایت کی کہ ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ دیا جاتا ہی ثواب اُسکا دس گنے سے سات سو چند تک حق تعالیٰ
نے فرمایا مگر روزہ کہ بیشک روزہ میرے لیے ہی اور مین آپ روزے کی جزا ہون مسئلہ روزہ ادا
ہونے کی شرط نیت ہی یعنی بدون نیت کے روزہ ادا نہوگا اور حیض اور نفاس سے پاک ہونا شرط
ہی کہ حیض اور نفاس کے ساتھ بھی روزہ صحیح نہوگا مسئلہ روزہ چھہ قسم پر ہی ایک تو روزہ رمضان
دوسرا روزہ قضا تیسرا روزہ نذر معین چوتھا روزہ نذر غیر معین کا پانچوان روزہ کفارہ چھٹا روزہ نفل
پس نزدیک امام اعظم کے رمضان کا روزہ مطلق نیت کے ساتھ اور ساتھ نیت فرض وقت اور ساتھ
نیت نفل کے ادا ہوتا ہی فرق مطلق نیت کی صورت یہ ہی کہ جی مین کہے کہ مین نے نیت روزے کی کی
اور نیت فرض وقت کی صورت یون ہی کہ جی مین کہے کہ مین نے اس رمضان مبارک کے فرض روزے
کی نیت کی اور صورت نیت نفل کی اسطرح ہی کہ دل مین کہے کہ مین نے نیت نفل کی کی اور اگر نیت قضا یا کفارے
کی کی پس وہ نیت کرنے والا اگر مقیم اور صحیح سالم ہی تو فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور اگر وہ بیمار
یا مسافر ہی اور اُسنے قضا یا کفارے کی نیت کی تو قضا اور کفارہ ادا ہوگا نہ فرض وقت کا اور نزدیک صاحبین
کے اگر مریض یا مسافر ہی تو بھی فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور نزدیک مالک اور شافعی اور
احمد رحمہم اللہ کے روزہ رمضان کے لیے بھی تعیین کرنی نیت فرض وقت کی ضرور ہی اور نذر معین نزدیک
امام اعظم کے جسطرح ساتھ نیت نذر کے ادا ہوتا ہی اسی طرح مطلق نیت کے ساتھ اور ساتھ نیت

نفل کے بھی ادا ہوتا ہی اور اگر اُس نذر معین مین دوسرے واجب کی نیت کی تو وہ دوسرا واجب ادا ہوگا
نہ وہ نذر معین اور نزدیک اکثر اماموں کے نذر معین بغیر تعین کرنے نیت کے نذر ادا نہین ہوتا اور نفل جسطرح
نفل کی نیت سے ادا ہوتا ہی اسیطرح مطلق نیت کے ساتھ بھی ادا ہوتا ہی بالاتفاق اور نذر غیر معین
اور قضا اور کفارہ مین نیت تعین کرنی شرط ہی بالاتفاق مسئلہ روزے کی نیت کا وقت سورج
ڈوبنے کے صبح ہونے تک ہی اور صبح ہونے کے پیچھے جائز نہین مگر نفل روزے مین دوپہر کے
قبل تک درست ہی نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے اور نزدیک مالکؒ کے صبح کے بعد نفل کی نیت
بھی درست نہین اور نزدیک امام اعظمؒ کے روزے رمضان اور نذر معین اور نفل کی نیت
دوپہر کے قبل تک درست ہی اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کی نیت صبح ہونے کے وقت
بالاتفاق درست نہین اور نزدیک تینون اماموں کے رمضان کے تیسون روزے کے لیے ہر رات
الگ الگ نیت کرنی شرط ہی اور امام مالکؒ کے نزدیک سارے رمضان کے واسطے پہلی رات کی ایک
نیت کفایت ہی اگر رمضان کے مہینے کی اول رات مین تیس روزے کی نیت کسی نے کی اور دوسرے دن
رمضان کے اُسے جنون ہوا اور کئی دن اُسی جنون مین گذر گئے اور کوئی چیز روزہ توڑنے والی
اُسمین اُس سے ظاہر نہین آئی تو نزدیک امام مالکؒ کے روزے اُسکے صحیح ہوسکے اور نزدیک تینون
اماموں کے جنون کے دنون کے روزے قضا کرے ہو اسواسطے کہ اُسمین نیت فوت ہوئی اور اگر سارے مہینے
رمضان کے باؤلا رہا تو روزے ساقط ہوئے قضا واجب نہوگی اور اگر رمضان مین ایک ساعت بھی
باؤلے کو افاقہ ہوا تو پچھلے دنون کے روزے قضا کرے خواہ وہ بالغ ہونے کے وقت دیوانہ ہوا یا بعد بلوغت
کے ہوا مسئلہ رمضان کے مہینے مین چاند دیکھنے سے یا شعبان کے تیس رات تمام ہونے سے روزہ رکھنا
واجب ہوتا ہی اور اگر آسمان مین مثلاً ابر یا غبار ہو تو رمضان کے چاند کے لیے ایک مرد یا ایک
عورت عادل کی گواہی کفایت ہی خواہ وہ آزاد ہو خواہ غلام یا باندی اور اسیطرح شوال کے
چاند کے لیے دو مرد آزاد عادل یا ایک مرد اور دو عورت آزاد عادل کی گواہی لفظ شہادت کے ساتھ
شرط ہی اور اگر مطلع صاف ہو تو رمضان اور شوال کے چاند کی گواہی کو ایک بڑی جماعت چاہیے

مسئلہ اگر رمضان کا چاند ایک آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا تھا پھر تیس دن کو چاند نہ دیکھا تو
افطار کرنا جائز نہوگا اور اگر دو آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا تھا اور تیس دن گذر گئے تو افطار جائز
ہوگا اگرچہ چاند دکھائی نہ دے مسئلہ اگر کسی نے چاند رمضان یا شوال کا اپنی آنکھ سے دیکھا اور
قاضی نے گواہی اسکی قبول نہ کی تو دونوں صورت مین واجب ہی کہ وہ شخص روزہ رکھے اور اگر افطار
کریگا تو قضا واجب ہوگی نہ کفارہ مسئلہ شک کے دن یعنی تیسوین شعبان کو جب چاند دکھائی نہ دے
اور مطلع صاف نہو تو روزہ نہ رکھے مگر نفل کی نیت سے مضایقہ نہین اگر وہ دن عادی نفل روزے
کے موافق پڑجائے ف یعنی ایک شخص کی عادت ہی کہ ہر پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا ہی اتفاقاً
وہ تاریخ شک کی اسی دن واقع ہوئی تو اسکو اُس دن روزہ رکھنا منع نہین اور اگر ایسا نہو تو خواص
روزہ رکھین ف جو لوگ شک کے دن کی نیت جانتے ہون وہ رکھین اور نیت اُس دن کی یہ ہو
کہ نیت نفل کی کرے نہ غیر اُسکے اور عوام دوپہر کے بعد افطار کرین نزدیک امام اعظم کے اور اُس دن رمضان
کی نیت یا دوسرے واجب کی نیت سے روزہ رکھنا مکروہ ہی اور اسی طرح تردد نیت کے ساتھ بھی روزہ
رکھنا مکروہ ہی اور تردد کی صورت یون ہی کہ جی مین کہے کہ آج اگر دن رمضان کا ہی تو یہ روزہ رمضان کا ہی
اور اگر دن رمضان کا نہین ہی تو یہ روزہ دوسرے واجب کا ہی یا نفل کا لاکن ہر تقدیر جس نیت کے
ساتھ روزہ رکھیگا جب رمضان ثابت ہوگا تو وہ روزہ رمضان کا ہوگا نزدیک امام اعظم کے
فصل پہلی قضا اور کفارہ واجب کرنے والی چیزون کے بیان مین اگر کسی نے رمضان کے روزے مین
جماع کیا یا جماع کیا گیا قصداً قبل یا دبر مین یا کھایا یا پیا قصداً خواہ غذا خواہ دوا اور روزہ اسکا فاسد ہوا
اُسپر قضا اور کفارہ واجب ہوگا بردہ آزاد کرے اور اگر میسر نہو تو پے در پے دو مہینے روزہ رکھے کہ انمین
رمضان اور عیدین اور ایام تشریق نہون اور اگر اُن دو مہینے کے بیچ مین کوئی روزہ فوت ہوجاوے خواہ عذر
خواہ بغیر عذر سے تو روزہ پھر سرے سے شروع کرے مگر حیض اور نفاس کی ضرورت مین افطار کرنا مضایقہ
نہین اور اگر مثلاً بسبب پیری کے طاقت روزہ کی نہ رکھتا ہو تو ساٹھ مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کھانا کھلاوے
لاکن جن ساٹھ آدمیون کو صبح کو کھلاوے انھین کو پھر شام کو کھلاوے یا ہر ایک کو نصف صدقہ فطر کے

قدر دیوے اور نزدیک شافعی رح کے اور احمد رح کے بدون وطی کے کفارہ واجب نہیں ہوتا ہی اور قضا
یا کفارہ یا نذر کا روزہ توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا ہی بالاتفاق اور جس وجہ سے کفارہ
واجب ہوتا ہی اگر اُسی وجہ پر ایک رمضان مین دو یا کئی روزے توڑے تو اس صورت مین اگر اول کے
کفارہ دینے کے بعد دوسرا توڑا تو دوسرے کے لیے کفارہ علحدہ دیوے اور اسی طرح قیاس کرے تیسرے
اور چوتھے مین اور بعد اُسکے اگر اول کسیکا کفارہ نہین دیا یہانتک کہ رمضان آخر ہوگیا تو سب کے واسطے
ایک کفارہ کفایت ہی اور امام مالک رح اور شافعی رح کے نزدیک دونون تقدیر مین ہر روزے کے لیے
الگ الگ کفارہ چاہیے اور اگر دو رمضان مین دو روزے فاسد کیے اور اول روزے کا کفارہ
نہین دیا تو اس صورت مین بالاتفاق کفارہ الگ الگ واجب ہوگا اور اگر خطا سے افطار کیا ف
مثلاً کلی کرنے مین بدون قصد کے حلق مین پانی اُتر گیا یا بسبب زبردستی کے افطار کیا خواہ جماع خواہ
اور کسی چیز کے ساتھ یا حقنہ کیا گیا یا کان یا ناک مین دوا ڈالی گئی یا پیٹ یا سر کے زخم مین دوا ڈالی گئی
پس وہ دوا اُسکے دماغ یا پیٹ مین پہونچی یا کنکر یا لوہا یا وہ چیز کہ دوا اور غذا کی قسم سے نہین نگل گیا یا
قصداً مُنھ بھر قی کی یا ایسا جانکر کھانا سحری کا کھایا اور پیچھے معلوم ہوا کہ صبح تھی یا سورج ڈوبنے کے خیال
سے افطار کیا اور وہ ڈوبا نتھا یا بھول کر کھانا کھایا اور خیال کیا کہ روزہ میرا فاسد ہوا بعد اُسکے پھر قصداً
کھایا یا سوتے آدمی کے حلق مین کسی نے پانی ڈالا یا عورت سوتی ہین یا دیوانگی یا بیہوشی کے حال مین
وطی کی گئی ان صورتون مین قضا کا روزہ واجب ہوگا نہ کفارہ اور اگر کسی نے رمضان مین روزے کی
نیت کی اور نہ نیت افطار کی کی اور روزہ توڑنے والی کوئی چیز اُس سے ظاہر عمل مین نہ آئی تو اس صورت مین
بھی قضا واجب ہی نہ کفارہ اور اگر رمضان مین نیت روزے کی نکی اور کھانا کھایا تو نزدیک امام اعظم رح کے
کفارہ واجب نہوگا اور نزدیک صاحبین رح کے واجب ہوگا اور اگر روزہ بھول گیا اور اس حال مین کھانا
کھایا یا پانی پیا یا جماع کیا تو روزہ فاسد نہوگا اور نہ قضا واجب ہوگی اور احتلام ہونا اور دیکھنے کے
ساتھ شہوت ہوکر انزال ہونا اور بدن پر تیل ملنا اور آنکھ مین سرمہ لگانا اور غیبت کسی کی کرنی اور پچھنے لگانا اور
بغیر قصد کے قے کرنی اگرچہ بہت ہو اور قصداً تھوڑی قے کرنی اور کان مین پانی ڈالنا یہ چیزین بھی روزہ

فاسد نہین کرتی ہین اور اگر ذکر کے اندر تیل یا دوسری کوئی چیز داخل کی تو نزدیک امام اعظم رح کے روزہ فاسد
نہوگا اور نزدیک ابی یوسف رح کے فاسد ہوگا اور اگر مرد عورت یا چارپائے کے ساتھ قبل اور دبر کے
سوا اور کسی اعضا مین وطی کی یا عورت سے بوسہ لیا یا شہوت سے مساس کیا ان صورتون مین اگر
انزال ہوا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر انزال نہوا تو فاسد نہوگا اور اگر کھانے مین سے کچھ دانت مین باقی
رہا اسکو ہاتھ سے نکال کر کھایا تو روزہ ٹوٹ جاویگا پر کفارہ واجب نہوگا اور اگر زبان کی نوک سے نکال کر
کھا لیا پس اگر وہ چنے کے برابر ہی تو قضا واجب ہوگی اور اگر چنے سے بہت کم ہی تو نہ ٹوٹیگا اور اگر دانہ تل کا
ثابت نگل گیا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر منھ مین کھکر چبایا تو فاسد نہوگا اور قی منھ بھر اگر منھ مین آئی پھر اسکو
قصداً نگل گیا تو روزہ فاسد ہوگا اور تھوڑی قی منھ مین آئی اور بغیر قصد کے اندر گئی روزہ فاسد نہوگا اور اگر
منھ بھر بدون قصد کے اندر گئی تو نزدیک ابو یوسف رح کے فاسد ہوگا نہ نزدیک محمد رح کے اور اگر تھوڑی قی
قصداً نگل جاوے تو نزدیک محمد رح کے فاسد ہوگا نہ نزدیک ابی یوسف رح کے اور مکروہ ہی روزے مین چکھنا
چبانا کسی چیز کا بغیر عذر کے اور لڑکے کے لیے کھانا چبا کر دینا ضرورت کی صورت مین جائز ہی اور کلی کرنا
اور ناک مین پانی ڈالنا بے ضرورت اور غسل کرنا اور تر کپڑے بدن پر لپیٹنا دفع گرمی کے واسطے مکروہ تنزیہی
ہی نزدیک امام اعظم رح کے اسواسطے کہ یہ امور بے صبری پر دلالت کرتے ہین اور نزدیک ابی یوسف رح کے مکروہ
تحریمی ہی مسئلہ روزہ دار اگر رات کو ناپاک ہوا اور اسی حالت ناپاکی مین صبح کی روزہ اسکا نہ ٹوٹیگا لیکن
مستحب یہ ہی کہ صبح نکلنے کے آگے غسل کرے مسئلہ علما متفق ہین اس بات پر کہ روزے مین جھوٹھ
کہنے یا غیبت کسی کی کرنے یا کسی کو برا کہنے سے روزہ فاسد نہین ہوتا پر سخت مکروہ ہی اور نزدیک اوزاعی
رحمہ اللہ کے روزہ اسکا فاسد ہوتا ہی رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جسنے ترک کیا جھوٹھ بولنا
اور گناہ کا کام پس حق تعالے محتاج اسکے روزے کا نہین یعنے روزہ اسکا مقبول نہین مسئلہ اگر
کوئی شخص کچھ کھاتا پیتا تھا یا وطی کر رہا تھا اسوقت فجر ہوگئی پس فجر ہوتے ہی اسنے کھانا منھ سے ڈال دیا
اور ذکر جماع کرنے سے کھینچ لیا اسی ساعت مین نزدیک جمہور کے روزہ اسکا صحیح ہوگا اور نزدیک مالک رح کے باطل
ہوگا مسئلہ جس مریض کو روزہ رکھنے مین مرض کم ہونے کا ڈر ہو اسکو افطار کرنا جائز ہی اور مسافر کو

جنکی تفسیر اوپر گذر چکی انکو بھی جائز ہی پس اگر مسافر کو روزہ ضرر کرنے والا نہو تو اُسکو بہتر ہی کہ روزہ رکھے اور
اگر مسافر جہاد مین ہو یا روزہ اُسکو مضر ہو تو اُسکو افطار کرنا بہتر ہی اور اگر روزہ قریب ہلاکی کے پہونچاوے
تو اُس حال مین افطار کرنا واجب ہی اگر اس حال مین روزہ رہیگا تو گنہگار ہوگا اور جن بیمارون اور
مسافرون نے افطار کیے تھے اگر اُس مرض اور سفر کے حال مین وہ مر گئے تو قضا اُسپر واجب نہوگی اور
اگر بیمار چنگے ہونے کے پیچھے اور مسافر مقیم ہونے کے بعد مر گئے تو جتنے دن مرض سے اچھے ہو کے اور
مسافرت سے مقیم ہو کے جیتے رہے اُتنے دنون کے روزے اُنپر واجب ہوینگے اور جب اُنھون نے
قضا نہ کیے تو اُنکے ولی پر واجب ہی کہ اُنکے تہائی مال سے ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کا کھانا صدقہ
فطر کے اندازے پر دیوے لیکن یہ صدقہ دینا ولی پر اُسوقت واجب ہوگا کہ مریض اور مسافر مرتے
وقت صدقہ دینے کو کہکر مرے ہون اور بدون کہنے کے ولی پر واجب نہوگا ہان اگر ولی اپنی
طرف سے احسان کرے تو درست ہی مسئلہ قضا رمضان کا اگر چاہے یک لخت ادا کرے اور
اگر چاہے متفرق رکھے اگر سال بھر مین قضا نکیا اور دوسرا رمضان آگیا تو پہلے اُس دوسرے
رمضان کے روزے ادا کرے بعد اُسکے پچھلے رمضان کے روزے قضا کرے اور اس صورت مین
کچھ صدقہ اُسپر واجب نہوگا مسئلہ جو نہایت بڈھا بطاقت روزہ رکھنے سے عاجز ہی وہ افطار
کرے اور ہر روزے کے عوض صدقہ فطر کے برابر کھانا دیوے پھر اگر طاقت روزے کی آجائے
قضا اُسپر واجب ہوگا مسئلہ حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت اگر اپنی جان یا اپنے بچے کی جان کا
خوف کرے تو افطار کرلے پھر قضا کرے اُسپر صدقہ واجب نہوگا فصل دوسری نفل روزے
کے بیان مین نفل روزہ شروع کرنے سے واجب ہو جاتا ہی مگر جن دنون مین روزہ رکھنا منع ہی
اُن دنون مین شروع کرنے سے بھی واجب نہین ہوتا ہی ف یعنی عید الفطر اور عید اضحیٰ اور ذی الحجہ کی
گیارھوین یا بارھوین تیرھوین کو منع ہی اور نفل روزہ بغیر عذر کے توڑنا درست نہین اور عذر کے
ساتھ درست ہی اور ضیافت بھی عذر ہی اسمین افطار کرلیوے بعد اُسکے قضا کرے مسئلہ اگر رمضان کے
دنون مین سے کسی دن مین لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا یا مسافر مقیم ہوا یا حیض والی پاک

ہو گئی یا بیمار نے تندرستی پائی پس ان سب پر واجب ہے کہ جس قدر دن باقی ہیں اسمین کھانا پینا ترک
کریں لڑکے اور نو مسلم نے ... یا موقوف ... ان دونون کی قضا واجب
نہوگی مگر مسافر اور حائض اور بیمار پر واجب ہوگا مسئلہ عید الفطر اور عید الضحی کے دو دن اور ایام
تشریق کے دنون مین روزہ رکھنا حرام ہے ان دنون مین روزہ شروع کرنے سے بھی واجب نہیں ہوتا
لاکن اگر کسی نے نذر کیا کہ مین ان دنون مین روزہ رکھونگا یا نذر کیا تمام سال روزہ رکھنے کا تو دونون
صورت مین ان دنون مین افطار کرے اور اگر روزہ رکھیگا تو گنہگار ہوگا لاکن نذر اسکے ذمے سے ساقط
ہو جائیگی اور قضا اسپر نہ آویگی ف حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص رمضان کے بعد شوال مین چھ
روزے رکھیگا گویا کہ اسنے تمام سال روزہ رکھا بعض علمانے کہا کہ شوال مین چھ روزے عید الفطر
سے ملا کر نہ رکھے ف یعنی یون نکرے کہ عید کی صبح کو شروع کرکے عید کی ساتوین کو تمام کرے بلکہ
متفرق رکھے اسلیے کہ مشابہ نصارا کے ساتھ نہووے اور اسی مشابہت کے سبب علمانے ملانے کو
مکروہ رکھا ہے اور فتوی یہ ہے کہ مکروہ نہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم شعبان مین اکثر روزہ رکھتے تھے اور
لیکن ... آدھے شعبان کے بعد روزہ رکھنا منع آیا ہے اس سبب سے کہ ایسا نہو کہ ناطاقتی رمضان
کے روزون کو مانع ہو جاے مسئلہ ہر چاند مین تین روزہ رکھنا سنت ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم روزے ایام
بیض کے کبھی تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین کو رکھتے تھے اور کبھی شروع چاند مین اکٹھے تین روزے
رکھتے تھے اور کبھی آخر چاند مین اور کبھی ہر دسوین کو ایک ایک روزہ اور کبھی جمعرات اور پیر اور جمعرات کو اور
کبھی پیر اور جمعرات اور پیر کو رکھتے تھے اور کبھی ایک چاند مین ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور دوسرے چاند
منگل اور بدھ اور جمعرات کو رکھتے تھے عرفے کے دن جو شخص روزہ رکھتا ہے اسکے اگلے اور پچھلے دو برس کے
گناہ بخشے جاتے ہین اور اگر عاشورے کے دن روزہ رکھیگا تو پچھلے ایک سال کے گناہ بخشے جاینگے اور
مستحب یہ ہے کہ عاشورے کے ساتھ ایک دن اور ملاوے خواہ اسکے اول دن خواہ آخر کو اور صرف جمعہ
کے دن روزہ رکھنا نزدیک بعض عالم کے مکروہ ہے اور نزدیک ابوحنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے مکروہ نہین
مسئلہ روزہ وصال کا یعنی کئی دن برابر روزے رکھنا بغیر افطار کے اور روزہ رکھنا تمام سال کا

مکروہ ہی اور سب سے بہتر طریق روزہ رکھنے مین طریق داؤد علیہ السلام کا ہی کہ ایک دن روزہ رکھے اور
ایک دن افطار کرے لاکن اس طور پر رکھنا بھی اس شرط پر ہی کہ ہمیشہ رکھ سکے کیونکہ عبادت ہمیشہ کی
بہتر ہوتی ہی مسئلہ عورت کو بغیر اذن خاوند کے اور غلام کو بدون حکم مالک کے روزہ نفل نچاہیے رکھنا
فصل تیسری اعتکاف کے بیان مین اعتکاف کرنا کسی مسجد مین عبادت ہی لاکن جامع مسجد مین بہتر ہی
اور اعتکاف ہوجاتا ہی نذر کرنے سے ف جب زبان سے کہا کہ مین نے اپنے پر اتنے دنون کا اعتکاف
لازم کیا یا یون کہا کہ جسوقت یہ کام میرا ہوویگا تب مین اتنے دن اعتکاف کرونگا دونون صورت
مین اعتکاف واجب ہو جائیگا لاکن پہلی صورت مین فی الحال ہوگا اور دوسری مین متعلق
اور مسجد مین ٹھہرنا اعتکاف کی نیت سے اسی کو شرع مین اعتکاف کہتے ہین اور اعتکاف کی مدت
مین اختلاف ہی اقل مدت اسکی ایک دن ہی نزدیک امام اعظم رح کے اور آدھے دن سے زیادہ ہی
نزدیک ابی یوسف رح کے اور ایک ساعت ہی نزدیک محمد رح کے اور رمضان کے اخیر دس دن مین اعتکاف کرنا
سنت مؤکدہ ہی اور جو اعتکاف واجب ہی اسمین روزہ رکھنا شرط ہی اور اسی طرح نفل اعتکاف مین بھی شرط ہی
ایک روایت مین اور عورت کو چاہیے کہ گھر کی مسجد مین اعتکاف کرے مسئلہ معتکف کو چاہیے کہ مسجد سے
باہر نہ نکلے مگر پیشاب یا پاخانے یا جمعے کی نماز کے واسطے اور جمعے کے لیے اُسوقت جاوے کہ جسمین جمعہ اور اسکی
سنتین ادا ہوسکین اور جمعہ مسجد مین نماز کی قدر ٹھہرے زیادہ اُس سے دیر نکرے اگر دیر کی تو اعتکاف
فاسد نہوگا مسئلہ اگر معتکف بدون عذر کے ایک ساعت مسجد سے نکلیگا اعتکاف اُسکا ٹوٹ جائیگا
اور نزدیک صاحبین رح کے جب تک آدھے دن سے زیادہ وہ مسجد کے باہر نہ ٹھہریگا فاسد نہوگا اور کھانا اور
پینا اور سوتا اور بیچنا اور خریدنا مسجد مین بغیر حاضر کرنے اسباب کے معتکف کو جائز ہی اور غیر معتکف کو نہین
مسئلہ معتکف کو وطی اور جو چیز خواہش دلاوے طرف وطی کے مثلاً بوسہ وغیرہ سب حرام ہی اور وطی سے
اعتکاف فاسد ہوتا ہی خواہ وطی جان کر کرے خواہ بھول کر اور مساس اور بوسہ سے اعتکاف فاسد ہوتا ہی
اگر انزال ہووے اور بدون انزال کے نہین ہوتا ہی مسئلہ اعتکاف مین بالکل چپ رہنا مکروہ ہی اور
بیہودہ کلام کرنا اُس سے زیادہ مکروہ نیک کلام کیا کرے مثلاً کلام اللہ یا حدیث یا درود پڑھا کرے

مسئلہ اگر کئی دن کے اعتکاف کا نذر کیا پس اُن دنوں کی راتوں کو بھی اعتکاف کرنا لازم ہوگا اور اسی طرح اگر دو دن کا
نذر کیا تو دو رات کا بھی اعتکاف لازم ہوگا اور نزدیک ابی یوسف کے صرف اُس ایک رات کا لازم ہوگا جو
دونوں کے درمیان ہی اور اگر نذر کیا ایک مہینے کے اعتکاف کا تو ایک لخت ایک مہینے کا اعتکاف لازم ہوگا اگرچہ
ایک لخت کا ذکر نہ کیا ہو مسئلہ اعتکاف شروع کرنے سے لازم ہو جاتا ہی مگر نزدیک امام محمد کے نہیں ہوتا ہی

کتاب الحج

اسلام کے رکنوں مین سے ایک رکن حج ہی اور وہ فرض عین ہو جاتا ہی جسوقت اُسکی شرطین پائی جاوین اور
جسنے حج کو فرض نجانا وہ کافر ہی اور اُسکی شرطین موجود ہونے پر جسنے ترک کیا وہ فاسق ہی لیکن چونکہ ان
ملکون مین اکثر شرطین حج کی موجود نہین اسلیے اُسکے مسائل اس رسالہ مختصر مین مذکور نہوے اور دوسری
وجہ یہ ہی کہ ساری عمر مین حج ایک مرتبہ واجب ہوتا ہی نہ بار بار پس حاجت کے وقت اُسکے مسائل
سیکھنا ہو سکتا ہی واللہ اعلم ف مصنف رحمہ اللہ نے اگرچہ مسائل حج کے ذکر نہین کیے پر یہ عاجز بطور
اختصار کے کچھ بیان کرتا ہی مسئلہ شرطین حج کی یہ ہین کہ حج کرنے والا آزاد اور عاقل اور بالغ اور
مسلمان ہو اور بیمار اور اندھا اور ضامن کسی کا نہو اور سواری اور راہ کے خرچ پر قادر ہو اور اہل اور
عیال کے نفقہ پھیر آنے تک کا دے سکتا ہو اور راہ مین امن بیشتر ہو یعنے اکثر لوگ اُس راہ سے حج کر
آتے ہون گو بعضی وقت بعض لوگ اتفاقاً ہلاک ہون اُسکا اعتبار نہین اور عورت کے لیے اُسکے شوہر
یا محرم عاقل نیکبخت ساتھ ہو مسئلہ فرض حج کے تین ہین ایک تو احرام باندھنا دوسرا عرفات مین کھڑا
ہونا اور تیسرا طواف الزیارۃ کرنا کہ اُسکو طواف الافاضۃ اور طواف الرکن بھی کہتے ہین مسئلہ واجب
حج کے پانچ ہین ایک مزدلفے مین رات کو ٹھہرنا دوسرا جمرات مین کنکریان مارنا تیسرا صفا و مروہ
مین دوڑنا چوتھا بال مُنڈانا یا کتروانا پانچوان طواف الصدر کرنا یعنے پھرتے وقت طواف رخصت کا
کرنا جسکو طواف الوداع بھی کہتے ہین پس انکے سوا سنتین اور مستحبات ہین مسئلہ جان تو کہ احرام
باندھنے کے بعد حرام ہی وطی کرنا اور جھگڑا اور لڑائی کرنا اور جھوٹ بولنا اور غیبت اور تہمت اور بُرائی کرنا اور
گالی دینا اور فحش بکنا اور شکار دریا اور خشکی کا کرنا اور سر اور بدن کے بال منڈانا اور سر اور داڑھی خطمی سے

دھونا اور ناخن اور موچھین کترنا اور موزہ پہننا اور پگڑی باندھنا اور سیے ہوے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا پس زیادہ تفصیل بڑی کتابون مین دیکھ لے جسکو حاجت ہو

کتاب التقویٰ

اسلام کے ارکان کے بعد یعنی نماز روزہ حج و زکوٰۃ کے مسائل جاننے کے بعد حرام اور مکروہ اور شبہے کی چیزون کو دریافت کرنا اور اُنسے بچنا یہ بھی اسلام مین ضرور ہی کیونکہ بدون جاننے اُنکے احتیاط کرنا اُنسے مشکل ہی پس اگر مسلمان اُنکو نجانیگا اور اُنسے نہ بچیگا تو اُسکی مسلمانی مین بیشک نقصان آویگا پس اسی واسطے اس کتاب التقویٰ کی پانچ فصلون مین وہ چیزین بیان کی گئین **فصل پہلی** کھانے کے بیان مین مُردار یعنے جو جانور کہ آپ سے مرا ہو اور بہنے والا لہو اور سور اور وہ جانور کہ بلندی سے گر کر مرا ہو اور وہ جانور کہ گلا گھوٹنے سے یا کسی صدمہ سے مرا ہو اور وہ جانور کہ اُسکو کسی کافر غیر کتابی نے ذبح کیا انکا کھانا حرام ہی اور اسی طرح جو جانور کہ اُسکو کسی مسلمان کتابی نے ذبح کیا اور قصداً بسم اللہ ترک کی وہ بھی حرام ہی اور اگر بھول کے ترک کی تو نزدیک امام مالک رح کے حرام ہی اور نزدیک امام اعظم رح کے حلال **مسئلہ** جنگل سے پکڑنے والے جانور اور پھاڑ کھانے والے چارپائے اگرچہ لفتا اور لومڑی ہون اور ہاتھی اور گدھے اور خچر اور زمین مین گھسنے رہنے والے جانور مانند چوہے اور نیول اور سوا اُنکے جو حشرات زمین کے ہین جیسے کیچوے وغیرہ اور جو جانور کہ اکثر نجاست کھاتا ہی اِن سبکا کھانا حرام ہی اور جو کوا کہ دانہ اور نجاست دونون کھاتا ہی وہ مکروہ ہی اور گھوڑا حلال ہی اور نزدیک امام اعظم رح کے مکروہ ہی اور کوے کھیتی کے کہ وہ فقط دانہ کھاتے ہین حلال ہین اور خرگوش اور دوسرے حیوانات جنگلی کہ درندون مین سے نہین وہ حلال ہین اور دریائی حیوانون مین سے نزدیک امام اعظم رح کے سوا مچھلی کے کوئی قسم کے جانور حلال نہین اور مچھلی اگر دریا وغیرہ مین بدون آفت کے مر کر پانی پر چیت ہو کر بہے تو وہ حرام ہی نزدیک امام اعظم رح کے اور مچھلی اور ٹیڈی مین ذبح شرط نہین ہی اسی واسطے کافر کی شکار کی ہوئی مچھلی بھی حلال ہی **مسئلہ** طعام اُسقدر کھانا فرض ہی کہ جسمین زندگی باقی رہے اور اسقدر کھانا کہ جسمین نماز کھڑا ہو کر پڑھ سکے اور روزہ رکھنے کی طاقت حاصل ہو مستحب ہی اور آدھے پیٹ تک کھانا سنت ہی اور پیٹ بھر

کھانا مباح ہی اور اگر جہاد مین طاقت ہونے کی نیت اور دینی علوم مین محنت کرنے کی نیت سے پیٹ بھر
کھاوے تو بھی مستحب ہی اور پیٹ بھر سے زیادہ کھانا حرام مگر روزہ رکھنے کے قصد یا مہمان کی خاطر سے جائز
مسئلہ ناچاری کی حالت مین یعنی بھوک سے جب مرنے کا اندیشہ ہو اور اُسوقت غذا حلال نہ ملے تو مردار حلال
ہوتا ہی اور جو چیز حرام ہی وہ بھی حلال ہوتی ہی بلکہ اُسوقت فرض ہوتا ہی کھانا مردار وغیرہ کا نزدیک
امام اعظمؒ کے اور اگر نہ کھایا اور مر گیا تو گنہگار ہوگا لیکن پیٹ بھر نکھاوے جان بچانے کے لائق
کھاوے نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور امام شافعیؒ اور احمدؒ کے ایک قول مین بھی یہی حکم ہی اور نزدیک
امام مالکؒ کے پیٹ بھر کے کھاوے اور ایسی حالت مین اگر غیر کا مال جان رکھنے کی قدر کھاوے اور
اُسکی قیمت ادا کرنے کی نیت ہووے تو جائز ہی لیکن اگر اُسنے احتیاط کیا غیر کے مال سے نکھایا اور مر گیا تو ثواب
دیا جاویگا گنہگار نہو مسئلہ مرض مین دوا کھانی جائز ہی نہ واجب اگر دوا نہ کھائی اور مر گیا گنہگار نہ
مسئلہ قسم قسم کے میوے اور طرح طرح کی غذا لطیف کھانا جائز ہی لیکن اُسمین خرچ حد سے زیادہ
کرنا اسراف ہی اور منع مسئلہ سونے اور چاندی کے برتن مین کھانا اور پینا مرد اور عورت دونون کو
حرام ہی مسئلہ شراب انگوری نجاست غلیظہ اور حرام قطعی ہی جو شخص اُسکو حرام نجانے وہ کافر ہی
اور اُسکو یون بناتے ہین کہ پانی انگور کا بدون جوش آنے کے رکھ چھوڑتے ہین یہانتک کہ وہ
نشہ لانے والا ہو اور کف اُسمین اُٹھ آوے اور دوسری شراب کہ تر خرما یا کشمش سے بناتے ہین
اور وہ طلا انگوری کہ انگور کے پانی کو جوش دے کر دو تہائی سے کم خشک کر کے رکھ چھوڑتے
ہین سکر ہونے اور کف لانے تک یہ تینون قسمین نجس ہین لیکن نجاست انکی خفیفہ ہی نہ غلیظہ
اور دوسری شرابین کہ خرما یا کشمش کے پانی کو جوش دیکر بناتے ہین یا شہد یا انجیر یا گیہون یا جو
یا جوار وغیرہ سے تیار کرتے ہین اور مثلث انگوری کہ انگور کے پانی کو جوش دینے کے بعد ایک تہائی
باقی رکھتے ہین یہ سب شرابین بھی اُن تینون کے مانند نجس ہین اور حرام نزدیک محمدؒ کے اگرچہ
ایک قطرہ بھی ہو دلیل اُنکی یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز نشہ لاوے
زیادتی سے اُسکی حرام ہی ایک قطرہ اُسکا اور جو چیز نشہ لانے والی ہی وہ شراب ہی یعنی مانند شراب کے ہی

حرمت اور نجاست میں اور نزدیک امام اعظمؒ کے جو چار شرابیں پہلے کہی ہیں اُنکے سوا یہ شراب انگوری
اور شراب خرما تر اور شراب کشمش اور طلا انگوری کے سوا اور جو پہلی شرابیں ہیں یہ سب تو نجس
ہیں نہ حرام ہاں جو شخص لہو و لعب کے ارادہ سے پیوے تو حرام ہی اور اگر طاقت کے قصد سے
پیوے تو جائز ہی لیکن یہ قول امام اعظمؒ کا متروک ہی اور فتوی امام محمدؒ کے قول پر ہی **مسئلہ** شراب سے
کسی طرح کا فائدہ اُٹھانا درست نہیں پس چاہیے کہ اس سے علاج چارپایہ کا بھی نہ کیا جاوے اور
نہ لڑکون کو دیجاوے اور نہ زخم کے مرہم میں ڈالی جاوے **مسئلہ** کھانا کھانے اور پانی پینے کے
وقت سنت وہ ہی کہ اول بسم اللہ کہے اور آخر اُسکے الحمد للہ اور کھانے کے قبل اور کھاکر ہاتھ دھووے
اور پانی تین گھونٹ کرکے پیوے اور ہر بار اول میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہے **مسئلہ** گھوڑی کا
دودھ نشہ کے سبب حرام ہی اور پیشاب ماکول اللحم کا بھی حرام ہی **مسئلہ** گوشت اگر مسلمان یا کسی کتابی
سے مول لیوے تو وہ حلال ہی اور اگر کسی بت پرست سے لیوے تو حرام ہی **مسئلہ** ہدیہ قبول کرنے کے
لیے غلام اور لونڈی اور لڑکے کا قول بھی معتبر ہی **ف** یعنی مثلاً کسی غلام نے کہا کہ یہ ہدیہ تمہارے فلانے دوست
نے بھیجا پس اُسکا کہنا کفایت کرتا ہی **مسئلہ** اگر کسی عادل نے کہا کہ یہ پانی پاک ہی یا کھانا ناپاک ہی دونوں
صورت میں قول اُسکا قبول کیا جائیگا اگر کسی فاسق نے یا جسکا حال معلوم نہیں اُسنے خبر دی پانی کی نجاست
پر پس اس صورت میں دل میں سوچے جس طرف دل کی رائے غالب ہووے اُسی پر عمل کرے پس اگر گمان غالب ہو
کہ یہ کہنے والا سچا ہی پانی کو گرا دے اور تیمم کرلے اور اگر گمان غالب ہو کہ یہ جھوٹا ہی تو وضو کرے اُس سے لیکن بہتر
وہ ہی کہ وضو کرے اور پھر تیمم کرلیوے **مسئلہ** سوداگر کے غلام کی ضیافت قبول کرنی درست ہی اور کپڑا یا نقدی
یا غلہ اُس سے لینا درست نہیں اُسکے مولی کی اجازت بغیر **مسئلہ** ضیافت قبول کرنی ظالم امیروں اور
ناچنے والے اور گانے والے اور چلا چلا رونے والی عورتون کی اور قبول کرنا ہدیہ اُنکا منع ہی اگر اکثر مال
اُنکا حرام کا ہووے اور اگر جان لیوے کہ اکثر مال حلال کا ہی درست ہی

فصل دوسری لباس اور

اُسکے مانند کے بیان میں کپڑا ستر ڈھانکنے کی قدر اور گرمی اور سردی جو ہلاکی پہونچانے والی ہیں اُنکے دفع
کرنے کی قدر پہننا فرض ہی اور اُس سے زیادہ پہننا خدا کی نعمت ظاہر کرنی اور شکر ادا کرنا اور زینت کے لیے

مستحب ہی اور سنت وہ ہی کہ لباس انگشت نما نہ پہنے اور دامن اور ازار آدھی پنڈلی تک پہنے اور ٹخنے تک
بھی جائز ہی اور اُس سے زیادہ نیچے لٹکانا حرام ہی اور سنت کی نیت سے شملہ بالشت بھر چھوڑنا مستحب ہی
اور اسراف اور فخر دکھانے کی نیت سے زیادہ تکلف کرنا پوشاک میں مکروہ ہی یا حرام اور اگر یہ نیت نہو تو مباح ہی
اور زرد اور زعفرانی رنگ کے کپڑے مردون کو حرام ہین عورتون کو اور ایک روایت مین ہی کہ مطلقاً
سرخ رنگ مردون کو مکروہ ہی مگر خط دار درست ہی مانند سوسی کے اور جو کپڑا تانا اور بانا اسکا دو لون
ہون وہ عورت کو درست ہی نہ مردون کو مگر چار انگل کے برابر مانند سنجاف کے اُنکو بھی درست ہی اور
جو کپڑا کہ بانا اسکا ریشمی اور تانا سوت یا اون کا ہو اُسکو فقط لڑائی مین پہننا درست ہی اور جس کپڑے کا بانا
سوت اور تانا ریشمی ہی وہ مشروع ہی ہر حال مین وہ درست ہی اور ریشمی کپڑے کا بچھونا اور تکیہ بنانا درست ہی
نزدیک امام اعظم رح کے اور نزدیک صاحبین کے منع ہی مسئلہ چاندی اور سونے کے زیور عورتون کو پہننا جائز ہی
اور مردون کو حرام ہی مگر انگوٹھی چاندی کی بنی ہوئی اور سونا اُسکے نگینے کے چارون طرف لگا ہوا درست ہی مسئلہ
اور ٹوٹا ہوا دانت چاندی کے تار سے باندھنا جائز ہی نہ سونے کے تار سے اور صاحبین کے نزدیک سونے کے تار سے
بھی جائز ہی اور انگوٹھی لوہے اور پیتل وغیرہ کی جائز نہین مسئلہ بادشاہ اور قاضی کو انگوٹھی مہر کے لیے رکھنی سنت ہی
اور اورون کو نہ رکھنی بہتر ہی مسئلہ جس برتن مین چاندی کی میخ وغیرہ ہو اُسمین کھانا پینا اور چاندی کی جڑی
ہوئی کرسی پر بیٹھنا جائز ہی بشرطیکہ چاندی کی جگہ سے منہ لگانے اور بیٹھنے مین احتیاط کرے اور نزدیک
ابی یوسف رح کے مکروہ ہی اور امام محمد رح سے دو روایت ہین ایک مین تو جائز ہی اور دوسری مین منع مسئلہ
لڑکے کو ریشمی کپڑا اور سونا پہنانا حرام ہی

فصل تیسری وطی اور جو چیز خواہش دلانے والی وطی کی ہی

اُسکے بیان مین اپنی جورو یا لونڈی کو پیچھے کی راہ سے یا حیض و نفاس مین وطی کرنی حرام ہی اور لواطت
حرام قطعی ہی جو اُسکو حرام نجانے وہ کافر ہی اور اجنبی عورت اور مرد کو شہوت سے دیکھنا حرام ہی اور
اسی طرح اجنبی عورت پر شہوت سے ہاتھ ڈالنا اور حرام کاری کی کوشش مین چلنا پھرنا بھی حرام ہی حدیث
مین آیا ہی کہ آنکھ کا زنا دیکھنا اور ہاتھ کا زنا پکڑنا اور پاؤن کا زنا چلنا اور زبان کا زنا بدبات کہنا ہی اور
فرج اُن سب کی تصدیق کرتی ہی یا جھٹلاتی ہی مسئلہ غیر کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہی مگر طبیب یا

ختنہ کرنے والے یا دائی یا ختنہ کرنے والے وغیرہم کو جائز ہی کہ ضرورت مین ضرورت کی قدر نظر کرین نہ زیادہ
اور ایک مرد کو دوسرے مرد کا بدن دیکھنا درست ہی ستر عورت کے سوا یعنے ناف سے زانو تک نہ دیکھے اور ایک
عورت کو دوسری عورت کی ناف سے زانو تک بھی دیکھنا درست نہین اور باقی بدن دیکھنا جائز ہی اور
اسی طرح عورت کو غیر مرد کے ستر کے سوا باقی بدن کا دیکھنا درست ہی بدون شہوت کے اور شہوت کے
حال مین ہرگز نہین درست اور مرد کو اجنبی عورت کا بدن دیکھنا بالکل درست نہین مگر جو عورت ضروری کامون
کے واسطے باہر نکلتی ہی اُسکا منھ اور دونون ہاتھ دیکھنا درست ہی اگر شہوت نہو اور اگر شہوت ہو تو درست
نہین قرآن مجید مین حق تعالےٰ نے فرمایا کہ کہو اے محمد مسلمان مردون کو کہ عورتون سے آنکھین بند کرین
اور شرمگاہ نگاہ رکھین اور کہو مسلمان عورتون کو کہ مردون سے آنکھین چھپا دین اور شرمگاہ نگاہ رکھین
اور حدیث مین آیا ہی کہ جسنے اجنبی عورت کی طرف شہوت سے نظر کی قیامت کے دن پگھلا ہوا سیسہ
اُسکی آنکھون مین ڈالا جائیگا اور اپنی عورت اور لونڈی کا سارا بدن دیکھنا درست ہی لیکن مستحب وہ ہی
کہ شرمگاہ نہ دیکھے اور مان اور بہن اور بیٹی اور پوتی اور سوا انکے جتنی عورتین محرمات ہین سب ہین انکے
اور غیر کی لونڈی کے سر اور منھ اور پنڈلی اور بازو دیکھنا اور اُنکو ہاتھ لگانا درست ہی اگر شہوت سے
اُسکو امن ہو اور پیٹ اور پیٹھ اور ران دیکھنا درست نہین اور غلام اپنے مالک کے حق مین بمنزلہ اجنبی کے
ہی پس اُسکو منھ اور دونون ہاتھ کے سوا باقی اعضا مالک کا دیکھنا درست نہین مسئلہ اجنبی عورت کی طرف
نکاح کے ارادے سے یا مول لینے کے وقت شہوت کے ساتھ بھی دیکھنا جائز ہی اور اسی طرح گواہ کو بھی
گواہ ہونے یا گواہی دینے کے وقت اور حاکم کو بھی انصاف کے وقت دیکھنا درست ہی مسئلہ خوجے اور
اختے کا حکم مرد کا ہی ف یعنی جسطرح عورت کو غیر مرد سے پردہ کرنا فرض ہی اسی طرح انسے بھی خوجہ کہتے
ہین ذکر کٹے ہوئے کو اور اختہ کہتے ہین جسکے خصیے نکال لیے گئے ہون مسئلہ حمل رہنے کے خوف سے عزل کرنا
یعنے وطی کرنے مین انزال کے وقت منی باہر ڈالنی منع ہی منکوحہ سے بغیر اذن اُسکے اگر وہ حرہ ہی
اور اگر وہ غیر کی لونڈی ہی تو اُسکے مالک کے بدون حکم نہین جائز اور اپنی لونڈی سے درست ہی بغیر
اذن اُسکے مسئلہ اگر کسی نے باندی مول لی یا کسی نے اُسکو ہبہ کیا یا میراث یا کسی اور سبب سے

ہاتھ لگی پس وطی اسکی درست ہی اور نہ بوسہ نہ مساس جب تک اسکے ملک مین آنے کے بعد ایک حیض
پورا نہو لیوے اور اگر لونڈی نابالغ ہی یا بڑھیا کہ حیض موقوف ہوگیا تو بعد ایک مہینے کے وطی جائز ہوگی
مسئلہ اگر کسی کی ملک مین دو لونڈی ایسی ہون کہ نکاح دونون کا ایک ساتھ کرنا شرع مین منع ہو مثلاً
دونون آپس مین بہن ہون پس اس صورت مین اگر ان دونون مین سے ایک کے ساتھ اسنے وطی کی تو
دوسری اسپر حرام ہوگئی جب تک اس موطی کی جزی کو اپنی ملک سے الگ نہ کریگا یا کسی اور سے نکاح کریگا
فصل چوتھی کسب اور تجارت کے بیان مین حدیث مین آیا ہی کہ تلاش کرنا حلال روزی کا فرض ہی
بعد فرضون کے ف یعنی جو فرائض کہ مقرر ہین مانند نماز روزہ اور سوا انکے اول مرتبہ انکا ہی بعد انکے
طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہی اور سب کسبون سے بہتر کسب اپنے ہاتھ کا ہی داود علیہ السلام
زرہ اپنے ہاتھ سے بناتے تھے اور کھاتے تھے اور بہتر کسب کیا ہی بیع مبرور ہی یعنی وہ بیع کہ فساد
اور کراہت سے پاک ہو ف فقہ مین تفصیل اسکی لکھی ہی کہ افضل کسب جہاد ہی پھر تجارت پھر
زراعت پھر ہاتھ کی کمائی مسئلہ بیع اگر مال نہو مانند مردار یا لہو یا حر کے بیع اسکی باطل ہی اور اگر
مبیع مال ہو لیکن قابل قیمت کے نہو مانند اس جانور کے کہ ہوا مین اڑتا ہی یا وہ مچھلی کہ پانی کے
اندر ہی انکی بیع بھی باطل ہی ف ہان اگر جانور کو پھر آنے کی عادت ہو جس طرح کبوتر یا مچھلی ایسی
چھوٹے حوض مین ہو کہ ہاتھ سے پکڑ سکتے ہون اس صورت مین بیع انکی جائز ہوگی اور مانند شراب
اور سور کے کہ یہ دونون اگرچہ کفار کے نزدیک قیمت دار مال ہین پر شارع کے نزدیک کچھ انکی قیمت
نہین پس یہ دونون اگر نقد روپیون کے عوض بیچے جاوین انکی بیع بھی باطل ہوگی اور اگر مثلاً
کپڑے یا کسی اور اسباب کے عوض بیچے جاوین تو اس صورت مین بھی انکی بیع باطل ہوگی اور
اسباب کی بیع فاسد ف بیع کی چار قسمین ہین نافذ موقوف فاسد باطل جسمین بیع اور ثمن
دونون مال ہون اور بیچنے والا اور لینے والا دونون عاقل ہون خواہ وہ دونون اپنے واسطے خرید
فروخت کرتے ہون یا کسی اور کے وکیل یا ولی ہون اسکو بیع نافذ کہتے ہین اور اگر کسی نے غیر کا مال بدون
اجازت اسکے بیچا تو یہ اسکا مالک ہی اور نہ وکیل اسکو بیع موقوف کہتے ہین یہ بیع صحیح ہوئی

جب تک مال کا مالک اذن نہ دیوے اور اگر باعتبار اصل کے بیع درست ہو اور باعتبار وصف کے نادرست
تو اسکو بیع فاسد کہتے ہین مثلاً ایک کپڑا بیچا شراب کے عوض مین پس کپڑے کی بیع اصل مین تو درست ہے
لاکن شراب کے عوض مین فاسد ہے کیونکہ شراب شرع مین مال متقوم نہین ہے اور کپڑا مال متقوم ہے
پس مال کو بغیر مال کے ساتھ عوض کرنا درست نہین اور اگر کسی وجہ سے درست نہوا اسکو بیع باطل
کہتے ہین مانند بیع مردار یا شراب کے بیع باطل مین خریدار مبیع کا مالک نہین ہوتا ہے کسواسطے کہ
وہ مال نہین اور فاسد مین مبیع قبض کرنے کے بعد مالک ہوتا ہے لیکن بیع کو فسخ کرنا واجب ہے
اور اگر فسخ نکیا تو واجب ہوگا اسپر قیمت اسکی دینی نقدی مین سے مثلاً کسی نے شراب دیکر کپڑا
لیا پس لینے والے پر واجب ہے کہ کپڑے کی قیمت نقود مین سے دیوے مسئلہ دودھ کو بیچنا دودھ دینے
کے جانورون کے تھنون مین بیچ ڈالنا درست نہین یہ بیع باطل ہے کیونکہ اسمین دودھ ہونے مین
شک ہے احتمال ہے کہ ہوا ہو دودھ نہو مسئلہ جو بیع بیچنے والے اور مال لینے والے مین جھگڑا
ڈالنے والی ہو وہ فاسد ہے مانند بیع پشم کے بھیڑ بکری کی پیٹھ پر یا بیع کسی کڑی کی چھت مین یا
بیع ایک گز کپڑے کی تھان مین سے یا بیع کرنی مدت مجہول کے ساتھ مثلاً خریدار نے کہا کہ جس وقت
مینہ برسیگا یا ہوا زور کی چلیگی اس دن قیمت دونگا ف ان صورتون مین جھگڑا ہونے کی وجہ
یہ ہے کہ مثلاً خریدار چاہتا ہے کہ بال بھیڑ بکری کی پیٹھ سے ملا کر کاٹ لیوے یا کڑی اچھی سی
اچھی چن کر نکال لیوے یا گز کپڑا اپنی پسند کے موافق پھاڑ لیوے یا مینہ برسنے اور تند ہوا چلنے
کے دن قیمت مال کی دیوے اور بائع اسوجہ سے راضی نہین ہوتا ہے اور اسکا راضی نہونا جھگڑے
آپس کی نزاع کی ہے پس مشتری کو لازم ہے کہ اسطرح کی بیع فاسد کو فسخ کرے اور اگر مشتری نے
فسخ نکیا ایکہ بائع نے کڑی چھت سے نکال دی اور گز کپڑا تھان سے پھاڑ دیا یا مشتری نے
مدت مجہول کو موقوف کیا بیع صحیح اور لازم ہوجاویگی مسئلہ شرط فاسد سے بیع فاسد ہوجاتی ہے
شرط فاسد وہ ہے کہ مقتضاے عقد کے [illegible] لیکن جو شرطون کو عقد چاہتا ہے وہ [illegible] سے نہو اور
[illegible]

اور وہ اپنا فائدہ حاصل کرنے کی عقل اور شعور رکھتا ہو اور اگر مبیع کو یہ لیاقت نہیں ہو تو اسکا
نفع معتبر نہو گا مسئلہ کسی نے مثلاً مکان لیا اس شرط پر کہ بائع اُسپر اُسکا قبضہ کر دیوے
پس یہ شرط صحیح ہو فاسد نہیں اسلیے کہ یہ شرط مقتضائے عقد کا ہو اور اگر بائع نے
کپڑا بیچا اس شرط پر کہ مشتری اُسکو کسی اور کے پاس نہ بیچے پس یہ شرط اگرچہ مقتضائے
عقد کا نہیں ہو لیکن فاسد بھی نہیں اسلیے کہ اسمین کسی کا نفع نہیں اور اگر بائع نے گھوڑا
بیچا اس شرط پر کہ خریدار اُسکو فربہ کرے اسمین گھوڑے کو نفع ہو لیکن گھوڑا انسان نہیں
ہو کہ نفع کو سمجھے اور مشتری سے فربہ ہونے کی غذا طلب کرے پس یہ شرط بھی فاسد نہیں اسطرح
کی شرط کرنی لغو ہو اور بیع صحیح اور اگر کسی نے مکان بیچا اس شرط پر کہ بیچنے کے بعد ایک
مہینے تک اُسمین رہا کرے پس یہ شرط فاسد ہو کیونکہ اُسمین بائع کو نفع ہو اور اگر کسی نے
کپڑا اس شرط پر مول لیا کہ بائع اُسکو پیراہن سی دیوے پس یہ شرط فاسد ہو کسواسطے
کہ اسمین لینے والے کو نفع ہو اور اگر غلام بیچا اس شرط پر کہ لینے والا اُسکو لیکر آزاد کرے
پس یہ شرط فاسد ہو اس سبب سے کہ اسمین غلام کو منفعت ہو پس اسطرح کی بیع و شراء سے بچنا
واجب ہو کیونکہ ایسی شرطون سے بیع فاسد ہوتی ہو اور بیع باطل اور بیع فاسد کے مسائل کی زیادہ
تفصیل فقہ کی کتابون مین موجود ہو مسئلہ سود لینا حرام ہو بیع اور قرض دونون مین اور گناہ کبیرہ ہو
جو شخص اُسکی حرمت کا منکر ہو وہ کافر ہو مسئلہ ربٰو تو ربٰو دو قسم پر ہو ایک ربٰو نسیہ دوسرا
ربٰو فضل ربٰو نسیہ وہ ہو کہ نقد مال کو وعدے پر بیچے اور ربٰو فضل وہ ہو کہ تھوڑے مال کو
بہت کے عوض بیچے پھر اگر دو چیزین پائی جائین ایک اتحاد جنس دوسرا اتحاد قدر تو نزدیک
امام اعظم رح کے دونون قسمین ربٰو کی حرام ہوتی ہین یعنی ربٰو نسیہ بھی اور ربٰو فضل بھی اور قدر سے
مراد ہو کیل یا وزن اور اگر ان دونون چیزون مین سے ایک پائی جائے یعنے صرف اتحاد جنس پائی جائے
یا اتحاد قدر تو ربٰو وعدہ کا حرام ہوگا نہ ربٰو زیادتی کا پس اگر گیہون عوض گیہون کے یا جوار عوض جوار کے
یا پیتل عوض پیتل کے یا سونا عوض سونے کے یا چاندی عوض چاندی کے یا لوہا عوض لوہے کے بیچا اور

تو فضل اور نسیہ دونون انمین حرام ہین کیونکہ اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونون چیزین انمین موجود ہین
اور اگر گیہون عوض چنے کے یا سونا عوض چاندی کے یا لوہا عوض تانبے کے بیچا جاوے تو فضل حلال
ہی اور نسیہ حرام کسواسطے کہ گیہون اور چنے دونون ایک طرح کے کیل سے بیچے جاتے ہین اور لوہا اور تانبا
دونون ایک صورت کی ترازو اور بٹون سے اور سونا اور چاندی ایک طرح کی ترازو اور بٹون سے بیچے
جاتے ہین پس انمین قدر متحد ہی اور جنس مختلف اسلیے فضل حلال ہوا اور نسیہ حرام اور اگر گزی کا کپڑا گزی
کپڑے کے عوض اور گھوڑا گھوڑی کے عوض بیچا جاوے تو بھی فضل حلال ہی اور نسیہ حرام کیونکہ یہان اتحاد جنس
موجود ہی اور قدر نہین اور اگر اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونون نہ پائی جاوین تو فضل بھی اور نسیہ بھی مثلا گیہون
سونے یا لوہے کے عوض بیچے تو فضل اور نسیہ دونون جائز ہین اسلیے کہ یہان نہ اتحاد جنس ہی نہ اتحاد قدر
کیونکہ گیہون کیلی ہین اور سونا اور لوہا وزنی اور اگر سونا لوہے کے بدل یا لوہا سونے کے بدل بیچے انمین
بھی فضل اور نسیہ دونون جائز ہین کیونکہ یہان نہ اتحاد جنس ہی اور نہ اتحاد قدر کسواسطے کہ ترازو اور بٹے
سونے کے اور ہین اور ترازو اور بٹے لوہے کے اور ہین اور اسی طرح اگر گیہون چونے کے عوض بیچے
انمین بھی فضل اور نسیہ دونون جائز ہین اسلیے کہ گیہون کے کیل اور ہین اور چونے کے کیل اور اور
نزدیک امام شافعی رح کے کھانے کی چیزون مین اور سونے چاندی مین ربوا جاری ہوگا انکی جنس متحد ہونے کی
صورت مین اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور چونہ اور انکے مانند مین ربوا جاری نہوگا اور امام مالک رح کے
نزدیک کھانے کی چیزین اگر لائق ذخیرے کے ہووینگے تو انمین ربوا جاری ہوگا اور اگر ایسی نہونگی تو نہوگا پس
تازے میوے اور ترکاری وغیرہ مین انکے نزدیک ربوا نہین ف تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ حدیث لنفیشا متفق
مین حکم ہی کہ سونا اور چاندی گیہون جو کھجور نمک انکی جنس کے عوض لینے سونا عوض سونے کے اور چاندی
عوض چاندی کے اور گیہون عوض گیہون کے اور جو عوض جو کے اور کھجور عوض کھجور کے اور نمک عوض
نمک کے برابر بیچین اور اسی مجلس مین ہاتھون ہاتھ لین دین کرین کہ فضل اور نسیہ دونون نہین ربوا انمین
اتحاد جنس مین پس جب حدیث مین ان چھ چیزون کا ربوا ذکر ہوا علمانے اور چیزون کو انپر قیاس کیا لیکن
ان چھ مین علت ربوا کی کیا ہی اسمین اختلاف ہی امام ابو حنیفہ کے نزدیک انمین قدر ساتھ جنس کے علت

ربوا کی ہی اور قدر سے مراد وزن یا کیل ہی پس سونا چاندی شرع مین دونون وزنی ہین اور انہین وزن علت ہی
ربوا کا اور ان دونون کے سوا جو چیزین وزنی ہین مانند تانبے پیتل لوہے اور غیر انکے انمین بھی علت ربوا کی وزن ہی
ہی اور باقی گیہون جو خرما نمک یہ چارون شرع مین کیلی ہین گو عرف مین نہون پس انمین کیل ربوا کی علت ہی
پھر جو چیزین کیلی ہین مانند چونہ وغیرہ کے انمین بھی علت ربوا کی کیل ہی پس خلاصہ قول امام اعظم کا یہ ہی
کہ چیزین خواہ وزنی ہون خواہ کیلی انکی جنس کو جنس کے بدل بفضل اور نسیہ کے ساتھ بیچنا حرام ہی اور
اگر جنس مخالف ہو اور قدر ایک ہو مانند گیہون اور چنے کے اسمین بفضل حلال ہی اور نسیہ حرام اور اگر
جنس ایک ہو اور قدر نہ پایا جائے اسمین بھی بفضل حلال ہی اور نسیہ حرام چنانچہ اگر ایک تھان گزی کو
دو تھان گزی لیوے تو درست ہی اور امام شافعی رح کے نزدیک ان چھون مین علت ربوا کی ثمنیت اور طعم
ہی پس سونے چاندی مین تو ثمنیت ہی اور باقی چارون مین قوت پس انکے نزدیک سونا سونے کے
عوض اور چاندی چاندی کے عوض برابر بیچنا اور اسی مجلس مین ہاتھون ہاتھ لینا درست ہی بفضل اور
نسیہ انمین نہین درست اور گیہون جو خرما نمک ان چارون کا بھی یہی حکم ہی اور انکے سوا جن چیزون مین
قوت ہی مانند میوے اور ترکاری اور ادویات کے انکا بھی یہی حکم یعنی جنس کو جنس کے عوض برابر بیچنا اور
اسی مجلس مین ہاتھون ہاتھ دینا لینا درست ہی بفضل اور نسیہ انمین نہین درست پس لوہے اور تانبے اور پیتل
اور چونہ اور انکے مانند مین بفضل اور نسیہ دونون جائز ہین کیونکہ انمین نہ تو ثمنیت ہی اور نہ قوت اور
امام مالک رح کے نزدیک بھی سونے چاندی مین علت ربوا کی ثمنیت ہی اور باقی چارون مین قوت مدخر یعنی
یہ چارون لائق ذخیرہ رکھنے کے ہین پس انکے نزدیک ان چارون کو اور انکے سوا جنمین قوت مدخر ہی انکو انکی
جنس مین بفضل اور نسیہ کے ساتھ بیچنا حرام ہی پس ترکاری اور جو میوہ کہ لائق ذخیرہ کے نہین ہی انکی
جنس کو جنس کی عوض بفضل اور نسیہ کے ساتھ بیچنا انکے نزدیک حرام نہین مسئلہ گیہون کا آٹا گیہون کے
آٹے کے عوض برابر کیل اور تازہ خرما چھوہارے کے عوض برابر کیل اور انگور کشمش کے عوض برابر کیل
جائز ہی امام اعظم رح کے نزدیک اور ان کے نزدیک نہین جائز اگر تازہ خرما اور انگور خشک ہو کر کم ہو گئے مسئلہ
ان مالون یعنی جن مالون مین ربوا کا بیان ہو چکا انمین اچھی اور بری کو برابر بیچنا چاہیے اور اگر اچھا مال کم ہو

برا اُس سے زیادہ ہو اچھے کے ساتھ کوئی اور جنس ملا دیوے مثلاً جو شخص سیر بھر اچھے گیہون بُرے گیہون ڈیڑھ سیر کے بدلے
لینے چاہے تو اچھے کے ساتھ سیر یا دو سیر چنے وغیرہ ملا کے بیچے تاکہ بیع صحیح ہو جاوے اور حدیث مین آیا ہی کہ جس
قرض کے سبب قرض دینے والے کو قرض لینے والے کی طرف سے نفع پہونچے وہ قرض حکم ربوا کا رکھتا ہی پس
قرض دینے والے کو چاہیے کہ قرضدار کی ضیافت اور ہدیہ قبول نکرے ہان جس صورت مین دونون کے درمیان
کھانے پینے اور دینے لینے کی رسم سابق سے چلی آتی ہو تو مضائقہ نہین اور قرضدار کی دیوار کے سایہ مین بیٹھنا
بھی مکروہ ہی اور راہ کے خوف سے روپیون کی ہنڈوی کرنی مکروہ ہی جس صورت مین ہنڈاون لینا ٹھہرا اور اگر
ہنڈاون دیا جاوے اُس صورت مین تو حرام ہی اور بیاج مسئلہ جسطرح بیع فاسد اور بیاج سے پرہیز کرنا
واجب ہی اسی طرح اجارہ فاسد سے بھی پرہیز کرنا واجب ہی پس جس چیز پر اجارہ کیا جاتا ہی اگر وہ چیز مجہول
ہی تو اُسکی جہالت لیس مین نزاع ڈالتی ہی اور اجارے کو فاسد کرتی ہی مثلاً اگر کسی نے اجارہ کیا اس طور پر کہ
آج کے دن گیہون کے دس سیر آٹے کی روٹی ایک درہم سے پکا دونگا یہ اجارہ فاسد ہوگا فساد کا سبب یہ ہی
کہ روٹیون کی پکوائی کے عوض ایک درہم مقرر ہوا لیکن وہ روٹیان کتنی ہین معلوم نہین پس اگر اُسنے سب
پکا دی تو البتہ پکوانے والا بے عذر ایک درہم حوالے کریگا اور اگر مثلاً چوتھائی باقی رہی تو تہائی درہم دیگا یا کچھ بھی
نہ دیگا جب تک کام اُسکا پورا نہ کریگا اور یہ طلب کریگا پورا درہم اسلیے کہ اسنے دن بھر مزدوری کی پس یہ جہالت
معقود علیہ کے ڈالیگی دونون مین نزاع اور فاسد کریگی اُنکا اجارہ اور شرط فاسد سے بھی اجارہ فاسد
ہوتا ہی جسطرح اُس سے بیع فاسد ہوتی ہی مسئلہ اجرت لینے والے کے ہاتھ سے جو چیز تیار کیجاوے
اُسمین سے بعض اُسکی اجرت مقرر کرنے سے اجارہ فاسد ہوتا ہی مثلاً کسی نے ایک من گیہون پیسنے
والے کو دیا اس شرط پر کہ اُس آٹے مین سے چوتھائی اُسکی پسوائی مین دیوے اور تین سیر آٹا یا سیر بھر
لیوے یا کتا ہوا سوت جولاہے کو دیا اس شرط پر کہ تہائی کپڑا اُسکی بنوائی مین دیوے یا ایک من گیہون
گدھے پر لدوایا دہلی لیجانے کو اس شرط پر کہ اُسمین سے چوتھائی غلہ دہلی مین لدوائی کا دیوے اسطرح کا اجارہ
فاسد ہی لیکن اسمین مزدوری جسطرح ریت ٹھہری تھی وہ نہ ملیگی بلکہ مزدوری موافق دستور کے واجب ہوگی لیکن اتنا
جو مقرر کیا ہی اُس سے زیادہ نہ دیجاوے مسئلہ بیچنے والے کو حرام ہی کم کرنا بیع کا وزن یا ناپ اور لینے والے کو

حرام ہے کم کرنا قیمت کا وزن مین حق تعالی نے کم کرنے والون کے حق مین ویل للمطففین فرمایا اور
بیع کی قیمت ادا کرنے مین اور جو قرض جلد دینے کا ہے اُسکے ادا کرنے مین اور مزدور کی مزدوری ادا
کرنے مین بیفائدہ تاخیر کرنی حرام ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مالدار ہوکر حق ادا کرنے مین دیر کرنی
ظلم ہے اور مزدور کو مزدوری دیدے اُسکے پسینا خشک ہونے کے قبل اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب قرض ادا
کرتے تھے جسقدر آپکے ذمے واجب ہوتا تھا اُس سے زیادہ دیتے تھے مثلاً آدھے وسق کی جگہہ مین ایک وسق اور
اور ایک وسق کی جگہہ مین دو وسق دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اسقدر تیرا حق ہے اور اسقدر زیادتی ہماری طرف سے
ہے پس جان لو کہ بدون شرط کرنے کے اسطرح کا زیادہ دینا جائز ہے یہ سود نہین بلکہ مستحب ہے اور عہد شکنی
اور فریب اور جھوٹھ یہ تینون حلال کسب کو حرام کر دیتے ہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے بازار مین ڈھیر
گیہون کا دیکھا جب ہاتھ مبارک اُسکے اندر کیا تو ڈھیر کے بیچ مین گیہون گیلے پائے پس فرمایا کہ یہ کیا ہے
بائع نے کہا کہ پانی مینھ کا اُسمین پہونچا تھا آپنے فرمایا گیلے گیہون کو ڈھیر کے اوپر کیون نہین کیا تو نے
جو کوئی فریب دیوے مسلمانون کو وہ ہمارے مین سے نہین مسئلہ جوانمردی کرنی یعنی اپنے حق سے
درگذر کرنا بیچنے اور خریدنے اور قرض ادا کرنے اور قرض طلب کرنے مین مستحب ہے اور اگر لینے والا بیکر پشیمان
ہو وے اور بیچنے والا اُسکی خاطر سے بیع فسخ کرے تو حق تعالی بیچنے والے کے گناہون کو بخش دیتا ہے
مسئلہ بیع مرابحہ اور بیع تولیہ مین بدون فرق کے پہلے قیمت کہہ دینی واجب ہے بیع مرابحہ وہ ہے
کہ پہلی خرید سے مثلاً چار آنے اضافہ کے ساتھ بیچے اور تولیہ وہ ہے کہ سابق قیمت کے ساتھ بیچے اور
اگر مبیع پر قیمت کے سوا مانند مزدوری لدوائی اور ڈھوائی کے خرچ ہوا ہو اُسکو بھی قیمت کے ساتھ
ملاوے اور کہے کہ اسقدر روپیے میرے اس اسباب مین خرچ ہوئے اور یون نہ کہے کہ اتنے روپیے سے
مین نے خرید کیا تاکہ جھوٹھ نہو جاوے مسئلہ اگر ایک شخص نے مثلاً ایک کپڑا دس درم سے بیچا اور مول
لینے والے نے ابتک روپیے اُسکو نہین دیے پھر اُس بائع نے اُسی کپڑے کو مشتری سے پانچ درم سے
مول لیا یا اُس کپڑے کو ایک اور کپڑے کے ساتھ دس درم سے خرید کیا یہ بیع صحیح نہوگی کسواسطے کہ
حکم ربا کا ہے مسئلہ منقول کا بیچنا قبل قبض کرنے کے درست نہین ف مثلاً دس من گیہون خرید کیے

اور ابتک اُسپر قبض نہین کیا پھر اُنکو کسی اور کے ہاتھ بیچ ڈالنا درست نہین مسئلہ اگر مال کیلی خرید
کیا کیل سے تول لینے کی شرط پر پھر مشتری نے بائع سے موافق شرط کے کیل سے تول لیا بعد اُسکے
دوسرے کے ہاتھ بیچا کیل سے دینے کی شرط پر پس پہلے خریدار کو اُن مول لیے ہوے غلہ مین سے کھانا
یا کسی اور کے ہاتھ بیچنا درست نہوگا جبتک دوبارہ کیل نکریگا پہلے خریدار کا کیل کرنا کفایت نکریگا
کیونکہ شاید دوبارہ کیل کرنے مین کچھ زیادہ نکل آوے پس وہ مال بائع کا ہی نہ اسکا مسئلہ نجش
حرام ہی اور نجش وہ ہی کہ کوئی شخص لاڑھیاپن سے یعنے خریدنا منظور نہو اور اپنے تئین خریدار ظاہر
کرکے مبیع کی قیمت بڑھاوے تاکہ دوسرا خریدار فریب کھاجاوے مسئلہ اگر ایک مسلمان کوئی چیز خرید
کرتا ہی اور نرخ اُسکا معین کر رہا ہی یا کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیا پس اُس چیز کے لینے پر یا اُس
عورت کے نکاح پر دوسرے کو مکروہ ہی پیغام دینا جبتک پہلے والے کا معاملہ درست ہووے یا موقوف رہے
مسئلہ شہر سے نکلکے اگر کوئی شخص غلہ کے سوداگرون سے ملاقات کرے اور تمام غلہ اُنکا مول لیوے
اُسکو تلقی جلب کہتے ہین پس سطور پر خریدتے ہین اگر شہر والے پر ضرر ہووے تو منع ہی اور اگر اُنکو ضرر نہین ہی
تو درست ہی مگر جس صورت مین شہر کا نرخ سوداگرون سے چھپاویگا تو فریب ہوگا اور مکروہ ہی مسئلہ شہر کے لوگ
سوداگرون سے غلہ وغیرہ لیکر اگر شہر مین قیمت گران کرکے بیچین تو مکروہ ہی جس حال مین شہر کے اندر ہووے قحط
اور تنگی مسئلہ جمعہ کی اول اذان کے وقت سے خرید وفروخت کرنا مکروہ ہی مسئلہ اگر دو بردے چھوٹے ہون اور
آپس مین محرمیت کی قرابت رکھتے ہون اُنکو الگ الگ بیچنا مکروہ ہی اور منع اور اگر ایک اُن دونون مین سے
چھوٹا ہوا اور دوسرا بڑا اس صورت مین بھی منع ہی بلکہ نزدیک بعض کے یہ بیع جائز نہین مسئلہ مردار کی
چربی بیچنی نہین درست اور نجس روغن کا بیچنا درست ہی نزدیک امام اعظم رح کے اور نزدیک اور اماموں کے
نہین درست اور آدمی کا گوہ اگر مٹی وغیرہ کے ساتھ ملا ہوا نہووے تو بیچنا اُسکا مکروہ ہی نزدیک امام اعظم کے
اور اگر ملا ہوا ہی تو جائز ہی اور گوبر کا بیچنا بھی درست ہی امام اعظم رح کے نزدیک اور اکثر اماموں کے نزدیک اُن
چیزون مین سے کسی چیز کی بیع درست نہین اور جس چیز کا بیچنا درست نہین اُس سے فائدہ اُٹھانا بھی
درست نہین مسئلہ احتکار یعنے بند کر رکھنا اور نہ بیچنا قوت آدمی اور جانورون کا مکروہ ہی

جس شہر مین شہر کے لوگون کو اُس سے ضرر پہونچے اور نزدیک امام یوسف کے جس جنس کو بند رکھنے سے
عوام کو ضرر ہووے اُسکا بند رکھنا منع ہی حاکم کو چاہیے کہ بند رکھنے والے کو حکم کرے کہ اپنی حاجت سے
زیادہ بیچے پس اگر وہ نہ بیچے تو حاکم بیچے مسئلہ اگر اپنی کھیتی کا غلہ بند رکھا یا دوسرے شہر سے مول لا کر
بند رکھا تو یہ احتکار مین شامل نہین مسئلہ بادشاہ اور حاکم کو مکروہ ہی نرخ مقرر کرنا اگر جسوقت غلہ
بیچنے والے بیشے غلے کی گرانی کرنے مین زیادتی کرین تو اس صورت مین عقلمندون کے مشورے کے
ساتھ نرخ تعین کرین فصل پانچوین متفرق مسئلون کے بیان مین تیراندازی مین یا گھوڑے یا اونٹ یا گدھے
یا خچر دوڑانے مین ایک دوسرے سے سابقت کرنا درست ہی اور اگر آگے نکل جانے والے کے لیے صرف ایک کی
طرف سے کچھ مقرر کیا جاوے یہ بھی درست ہی اور اگر دونون طرف سے ایک دوسرے پر مقرر کرین تو
حرام ہی مگر جس صورت مین ایک شخص تیسرا درمیان ہو اور کہا جاوے کہ اگر ایک آدمی دونون پر سبقت کریگا
تو اسکو اُس سے ملیگا اور اگر دو شخص آگے نکل جاوین تو کچھ نہ ملیگا اس صورت مین تیسرے سے
کچھ نہ لیا جاویگا اور اُن دونون مین سے جو شخص آگے نکل جاویگا وہ دوسرے سے لیوے اور یہی حکم ہی
اُس صورت مین کہ دو طالب علم ایک مسئلے مین اختلاف کرین اور چاہتے ہین کہ اُستاد کے روبرو
بیان کرین پس جسکا حکم اُستاد کے موافق ہو اُسکے لیے کچھ مقرر کرین مسئلہ ولیمہ نکاح کا سنت ہی اور
جو شخص اُسمین بلایا جاوے چاہیے کہ قبول کرے اور بغیر عذر کے قبول نکیا تو گنہگار ہوگا
ف ولیمہ نام ہی اُس کھانے کا کہ بعد نکاح کے جو یارون کی ضیافت شکریہ کیا کرتے ہین مسئلہ
دعوت کے کھانے مین سے اپنے گھر مین کچھ نہ لاوے اور سائل کو بھی نہ دیوے مگر مالک کی اجازت سے
اور اگر جانے کہ اُسجگہ لہو یا راگ ہی تو حاضر نہووے اور دعوت قبول نکرے اور اگر بعد حاضر ہونے کے علم ہو
پس اگر منع کی طاقت رکھتا ہو تو منع کرے اور اگر طاقت نہ رکھے تو اس صورت مین اگر لوگون کا پیشوا ہی یا
کھانے کی مجلس مین لہو ہی تو بھی نہ بیٹھے اور اگر کسی کا پیشوا نہین اور نہ لہو کھانے کی مجلس مین ہی تو
بیٹھ جاوے امام اعظم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایسی جگہ گرفتار ہوا تھا مین قبل پیشوا ہونے کے پس صبر کیا مین نے
مسئلہ راگ حرام ہی کسواسطے کہ وہ روکتا ہی خدا کی یاد سے اور خواہش دلاتا ہی شہوت کو گناہون کی طرف

اور جسمین آدمی کو راگ سننے خواہش گناہ کی طرف نہو مثلاً ایک درویش صاحب نفس مطمئنہ کا ہی خدا کی
محبت اور عشق کے سوا اور کچھ میل اور رغبت اُسکے سر مین نہو پھر یہ درویش جو مرد قابل شہوت کے نہین ہی
اُسکی زبان سے کوئی کلام موزون آواز موزون کے ساتھ سُنے اور وہ کلام اُسکو یاد الٰہی سے مانع نہو
بلکہ خواہش دلاوے خدا کی محبت کی پس اُسکے حق مین انکار کرنا نچاہیے خواجہ عالیشان بہاؤالدین
نقشبند قدس سرہ کہ کمال تابعداری سنت کی رکھتے تھے اُنھون نے فرمایا کہ نہ مین یہ کام کرتا ہون
کسواسطے کہ یہ سنت نہین ہی اور نہ انکار کرتا ہون اور ملاہی اور مزامیر اور طنبور اور ڈھول اور
نقارہ اور دف اور غیر اُنکے سب حرام ہی بالاتفاق مگر طبل جیسے نقارہ غازیون کا یا دف بجانا
نکاح کی خبر کے لیے جائز ہی مسئلہ شعر کلام موزون ہی پس جو شعر کے مضامین خدا کی حمد اور رسول کی
نعت اور مسائل و نصیحت اور جو نیک باتین ہین اُنپر شامل ہون پس ایسے شعر کہنے درست ہین اور
جس شعر کے مضامین بُرے ہین اُسکا کہنا اور پڑھنا دونون بُرا ہی لیکن جو شعر نیک ہی اُسمین بھی اکثر اوقات
ضائع کرنا مکروہ ہی مسئلہ ریا اور سمعہ یہ دونون عبادت کے ثواب کو باطل کرتے ہین یعنی جو شخص
عبادت کرتا ہی لوگون کو دکھانے یا سُنانے کے لیے خدا کے نزدیک ثواب اُسکا نہوگا مسئلہ غیبت
یعنی پیٹھ پیچھے کسی کی بُرائی کہنی گو وہ بُرائی اُسمین ہی حرام ہی خواہ اُسکے دین کی برائی کہے خواہ
شکل صورت کی خواہ اُسکے حسب و نسب کی یا اُنکے سوا اور جس بات مین اُسکو بُرا معلوم ہو اُسکی
برائی کہنی مگر ظالم کی غیبت کرنی حرام نہین ہی اور غیبت جب ہوگی کہ ایک شخص کو معین کرکے
کہے اور اگر ایک شہر کے سارے لوگون کی غیبت کریگا تو غیبت نہوگی مسئلہ چغلی کھانی
یعنی ایک کی بات دوسرے کو پہونچانی کہ جسمین اُنکے درمیان سبب ناخوشی کا ہووے یہ بھی
حرام ہی مسئلہ گالی دینا دوسرے کو زبان سے یا سر یا آنکھ یا ہاتھ وغیرہ کے اشارے سے یا
ستانا دوسرے کو اسطور سے کہ جسمین اُسکی بے عزتی ہو حرام ہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان
کے مال اور آبرو کی حرمت اُسکے خون کی حرمت کے مانند ہی اور کعبہ شریف کو فرمایا کہ حق تعالیٰ نے
تجھے بہت حرمت دی ہی لیکن مسلمان کے خون اور مال اور آبرو کی حرمت تجھسے زیادہ ہی

مسئلہ جھوٹھ بولنا حرام ہی مگر دو آدمی کے درمیان صلح کروانی یا اپنی بی بی کو راضی کرنے یا ظالم کے
ظلم دفع کرنے کے واسطے ایسے مقامون مین جھوٹھ بولنا بہتر ہی اگر حاجت ہو اور بدون حاجت کے
مکروہ ہی مسئلہ سب جھوٹھ سے بڑا زیادہ جھوٹھ گواہی دینی اور جھوٹھ قسم کھانی کہ جسمین مسلمان کا
مال ناحق ہلاک کرے حق تعالے نے جھوٹھ کو شرک کے برابر شمار کیا اور فرمایا کہ پرہیز کرو تم جھوٹھ
بات سے جس حال مین سیدھی راہ چلنے والے مسلمان ہو تم تو شرک کرنے واسطے مسئلہ رشوت
دینے والا اور رشوت کھانے والا دونون دوزخ مین ہوونگے ظالم کے ظلم دفع کرنے کے واسطے
رشوت دینی جائز ہی مسئلہ جو لوگ قرآن کے خلاف حکم کرتے ہین غزالی نے انکو کافر کہا اور تلاش
کرنا حال سلطانون کا انکی برائی بیان کرنے کے لیے حرام ہی مسئلہ آپس مین جب قضیہ فساد ہو
تو واجب ہی کہ شرع کی طرف رجوع کرین اور شرع جس طور پر حکم کرے اگرچہ طبیعت کے خلاف ہو
تو بھی واجب ہی کہ اس حکم کو خوشی سے قبول کرین کیونکہ شرع کے حکم کو برا ماننا کفر ہی اور اسمین انکار
شرع کا لازم آتا ہی مسئلہ غرور اور فخر کرنا اور اپنے نفس کو اورون سے بہتر گننا اور غیر کو حقیر جاننا
حرام ہی حق تعالے فرماتا ہی کہ اپنی جانون کو پاکی کے ساتھ نسبت مت کرو بلکہ خدا جسکو چاہتا ہی
اسکو پاک کرتا ہی اور اعتبار خاتمہ کا ہی اور خاتمہ معلوم نہین کہ کیا ہوگا حدیث مین آیا ہی حق تعالے
نے بعض لوگون کو بہشتی لکھا ہی اور وہ تمام عمر کام دوزخ کا کرتے ہین اور آخر مین تائب ہوتے ہین
اور کام بہشت کا کرتے ہین اور بہشتی ہوتے ہین اور بعض لوگون کو دوزخی لکھا ہی وہ ساری عمر
کام بہشت کا کرتے ہین اخیر مین ازلی لکھا غالب آتا ہی اور عمل دوزخ کا کرتے ہین دوزخی ہوتے
شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ نے فرمایا بیت مرا پیر دانائے مرشد شہاب ٭ دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکی آنکہ بر خویش خودبین مباش ٭ دوم آنکہ بر غیر بدبین مباش ٭ مسئلہ ایک دوسرے پر نسب کا فخر
کرنا اور مال اور مرتبہ سمجھ کر زیادتی پر برائی کرنی حرام ہی کیونکہ عزت والا خدا کے نزدیک وہ شخص ہی جو
پرہیزگار ہی مسئلہ شطرنج یا تختہ نرد یا چوپڑ یا گنجفہ وغیرہ کے ساتھ کھیلنا حرام ہی اور اگر اسمین اپنے
پر مال دینے لینے کی شرط ہو تو وہ جوا ہی جو حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہی اور اسکی حرمت کی انکار

کرنے والا کافر ہے اور کبوتر بازی کرنا اور مرغ وغیرہ لڑانا بھی حرام ہے مسئلہ جو جوان بنے خدمت
لینی مکروہ ہے مسئلہ بالون کو پیوند لگا کر لنبا کرنا حرام ہے خصوصًا جوڑ لگانا آدمی کے بالون سے
بڑا گناہ ہے مسئلہ اذان یعنی بانگ پر اور امامت اور تعلیم قرآن اور فقہ اور انکے سوا اور عبادات پر مزدوری
لینی جائز نہین نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک دوسرے اماموں کے جائز ہے اور اس زمانے مین
فتوی اس بات پر ہی کہ تعلیم قرآن وغیرہ پر اجرت لینی درست ہی مسئلہ نوحہ کرنے اور گانے پر اور انکے سوا
گناہ کے اور کامون پر اجرت لینی اور نر جانور کو مادہ کے ساتھ جفت کرانیکی اجرت لینی حرام ہی مسئلہ
قاضیون اور مفتیون اور عالمون اور غازیون کو بیت المال سے روزینہ دینا چاہیے موافق حاجت
کے بدون شرط کے مسئلہ آزاد عورت کو بغیر محرم یا بغیر شوہر کے سفر کرنا درست نہین اور باندی
اور ام ولد کو درست ہی اور خالی مکان مین غیر عورت کے ساتھ بیٹھنا خواہ وہ عورت آزاد ہو
خواہ لونڈی حرام ہی مسئلہ غلام اور لونڈی کو عذاب کرنا یا طوق انکی گردن مین ڈالنا حرام ہی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت اخیر کلام مین نماز کے لیے اور غلام لونڈی کے
ساتھ نیکی کرنیکے لیے وصیت فرمائی پس چاہیے کہ اپنے غلام لونڈی کو جو آپ کھاوے سو کھلاوے
اور جو آپ پہنے سو پہناوے اور اوسکی طاقت سے زیادہ کام مین حکم نکرے اور اگر کسی سخت کام مین
حکم کرے تو چاہیے کہ آپ بھی اُسکے شریک ہووے مسئلہ جس غلام کے بھاگنے کا اندیشہ ہووے اُسکے
پانو مین بیڑی ڈالنی جائز ہی مسئلہ غلام کو مولی کی خدمت سے بھاگنا حرام ہی مسئلہ داڑھی کترواکر
ایک مشت سے کم کرنی حرام ہی اور داڑھی وغیرہ سے سفید بالونکو اوکھاڑنا مکروہ ہے اور داڑھی چھوڑنی
اور مونچھ اور ناخن کتروانا اور بغل اور زیر ناف کے بال منڈانا سنت ہی مسئلہ مرد اور عورت کو بھی
حمام مین داخل ہونا درست ہی اگر پردہ ہو اور ازار پہنے ہوں مسئلہ نیک کام مین حکم کرنا اور برے
کامونکو منع کرنا واجب ہی پس اگر مقدور رکھتا ہو تو ہاتھ سے منع کرے اور اگر ہاتھ سے نہو سکے تو
زبان سے اور اگر زبان سے نہو سکے یا زبان سے ہو سکتا ہی لیکن اثر نہین کرتا ہی تو دل سے برا مانے اور محبت انکی
ترک کرے اور اگر اسقدر بھی نکیا تو انکے وبال مین شریک ہوگا دنیا اور آخرت مین مسئلہ دوست رکھنا خدا کے تابعدارونکو

خدا کے واسطے اور بغض رکھنا خدا کے دشمنوں کو خدا کے واسطے فرض ہے مسئلہ جب کسی نے احسان کیا ہو
احسان کرنے والے کا احسان ماننا اور اوسکے احسان کا بدلا دینا مستحب ہے یا واجب اور احسان کا انکار
کرنا اور ناشکری کرنی بڑا گناہ ہے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ جسنے بندے کا شکر نکیا اوسنے خدا کا شکر
نکیا مسئلہ علما اور صلحا کی مجلس میں بیٹھنا بہتر ہے اگر میسر ہوا اور اگر میسر نہو تو گوشہ اختیار کرنا بہتر ہے مسئلہ
پیغمبر علیہ السلام پر درود پڑھنا بڑی کثرت سے مستحب ہے اور خدا کا ذکر اور پیغمبر کے درود سے مجلس خالی رہنی
مکروہ ہے مسئلہ مردوں کو صورت بنانی عورتوں کی اور عورتوں کو صورت بنانی مردوں کی اور خواہ مرد
ہوں خواہ عورت اونکو صورت بنانی کافروں اور فاسقوں کی حرام ہے مسئلہ کوئی حلال جانور کو
بغیر غرض کھانے کے قتل کرنا حرام ہے اور موذی جانور کو قتل کرنا درست ہے مسئلہ مسلمان کا حق مسلمان پر چھہ
چیزوں میں ہے بیمار کی عیادت کرنا جنازہ میں حاضر ہونا دعوت قبول کرنا سلام علیک کرنا چھینکنے والے کو یرحمک اللہ
کہنا لیکن جب وہ الحمد للہ کہے تب ورنہ اور پیچھے دونوں حال میں خیر خواہی کرنا مسئلہ چاہیے پیار رکھے مسلمانوں کے
واسطے جس چیز کو پیار رکھتا ہے اپنے نفس کے واسطے اور ناپسند کرے انکے حق میں جس چیز کو ناپسند رکھتا ہے اپنے حق میں مسئلہ
سلام کا جواب دینا واجب ہے مسئلہ جان تو کبائر تین طور پر ہیں ایک تو کفر کرنا کہ وہ سب کبیروں سے بڑا ہے اور
اوسکے قریب ہے گناہ میں عقائد باطلہ جیسے کہ عقائد رافض وغیرہم کے دوسرا حقوق بندوں کا ہلاک کرنا
یعنے ظلم کرنا مسلمانوں کے مال پر اور خون کرنا اور بیعزت کرنا حق تعالی حقوق اپنے بخشے گا اور حقوق
بندوں کے نہ بخشے گا امام بغوی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ علیہ السلام نے
فرمایا کہ قیامت کے دن عرش کی جانب سے پکارنے والا پکاریگا اے امت محمد کی حقتعالی نے تم سے
مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخش دیا تم بھی سب آپس میں حقوق ایک دوسرے کا بخشو اور بہشت میں جاؤ
حافظ نے فرمایا ہے بیت مباش در پی آزار ہرچہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست یعنی کوئی گناہ
برابر اس گناہ کے نہیں تیسرا قصور کرنا خاص خدا کے حقوق میں یعنی اسکی بندگی بجا نہ لانی پس جو کبائر
حدیثوں میں آئے ہیں اونکو ایک ایک کرکے میں شمار کرتا ہوں شرک کرنا ماں باپ کی نافرمانی
کرنا کسی کو ناحق مار ڈالنا جھوٹی قسم کھانا جھوٹی گواہی دینا اور خاوند والی عورت کو زنا کی

تہمت کرنا اور یتیم کا مال کھانا اور سود کھانا اور دو چند کافرون کی لڑائی سے بھاگنا اور جادو کرنا اور اولاد کو قتل کرنا جسطرح کفار لڑکیوں کو قتل کرتے تھے اور زنا کرنا خصوصاً ہمسایے کی عورت سے حدیث مین آیا ہے کہ دس عورت کے ساتھ زنا کرنا کمتر ہے یعنے گناہ اوسکا بہت کم ہے بنسبت اسکے کہ زنا کرے ہمسایے کی عورت کے ساتھ اور چوری کرنا اور راہ لوٹنا کہ یہ لڑائی کرنی ہے خدا اور رسول کے ساتھ اور امام عادل سے بغاوت کرنا اور حدیث مین آیا ہے کہ بڑا گناہ کبیرہ وہ ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دیوے عرض کیا صحابہ نے کہ ماں باپ کو کوئی کیونکر گالی دیگا فرمایا کہ جب دوسرے کے ماں باپ کو گالی دیگا تو وہ اوسکے ماں باپ کو گالی دیگا مسئلہ فاسق کی تعریف کرنی حرام ہے حدیث مین آیا ہے کہ حقتعالی اُسپر غضبناک ہوتا ہے اور عرش اُسکے سبب سے کانپتا ہے مسئلہ اگر کسی نے کسی پر لعنت کی پس جسپر لعنت کی اگر وہ لائق لعنت کے نہین ہے تو وہ لعنت اوس لعنت کرنے والے پر پھر آتی ہے حدیث مین آیا ہے کہ منافق کی علامتین چار ہین جھوٹھ بولنا اور وعدہ خلاف کرنا اور امانت مین خیانت کرنا اور قول دیکر پھر دغا کرنا اور جھگڑے کے وقت گالی دینا مسئلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شریک مت کر خدا کے ساتھ اگرچہ قتل کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی ماں باپ کی مت کر اگرچہ حکم کرین تجھکو کہ چھوڑ دے اپنی جورو کو اور مال اور اولاد کو مسئلہ خاوند کا حق عورت پر اسقدر ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر خدا کے سوا اور کسی کے واسطے سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورت کو مین حکم کرتا کہ شوہر کو سجدہ کرے اگر شوہر عورت کو حکم کرے کہ زرد پہاڑ کے پتھر اٹھا کر سیاہ پہاڑ مین اور سیاہ پہاڑ کے پتھر سفید پہاڑ مین پہونچا دے تو عورت کو چاہیے کہ اسیطرح کرے مسئلہ حدیث مین آیا ہے کہ تم مین سب سے وہ آدمی بہتر ہے کہ اپنی بی بی کے ساتھ خوب ہووے اور مین اپنی بی بیون کے حق مین خوب ہون اور عورت بائین پسلی سے پیدا کی گئی ہے راست ہونا ممکن نہین پس اوسکی کجی پر صبر کرنا چاہیے اور نیکی چاہیے کرنی کہ عورت کو دشمن نہ بنا رکھے اگر راضی نہو تو طلاق دیوے مسئلہ گناہ صغیرہ کو سہل جان کر ہمیشہ کرنے سے گناہ کبیرہ ہوتا ہے اور جو قطعی صغیرہ گناہ ہے اوسکو حلال جاننا کفر ہے بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا انس نے کہ

بہت کاموں کو کہ سب کرتے ہو اور اونکو بال سے باریک اور سہل زیادہ جانتے ہو اور ہم سب
اون کاموں کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ہلاک کرنے والی چیزون مین سے جانتے تھے
وغیرہ شرع مین باتین بہت ہین بڑی بڑی کتابین اون باتون سے بھری ہین کفایت کے قدر ان
ورقون مین لکھی گئین زیادہ اس سے اگر حاجت پڑے تو عالمون کی طرف رجوع کرنا ہو سکتا ہے

کتاب الاحسان والتقرب

جان تو نیک بخت کرے تجکو اللہ تعالی یہ سارے مسائل جو مذکور ہوئے ایمان و اسلام اور
شریعت کی صورتین ہین یعنی شرع کے ظاہری احکام ہین اور شریعت کی حقیقت اور مغز درویشون
کی خدمتون مین تلاش کرنی چاہیے اور یون نہ کہنا چاہیے کہ حقیقت شریعت سے خلاف ہے یہ بات جاہلون
کی ہے اور اسطور پر کہنا کفر ہے بلکہ یہی شریعت ہے اولیا اللہ کی خدمتون مین اور رنگ پیدا کرتی ہے
یعنے دل جب علاقہ جسمی اور علاقہ عقلی اور اللہ کے سوا جتنے علاقے ہین سب سے پاک ہو جاتا ہے اور نفس
کی برائیان دور ہو کر نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے اور خدا کی بندگی مین خلوص پیدا ہو جاتا ہے پس یہی شریعت
اُسکے حق مین مغز ہو جاتی ہے اور اوسکی نماز خدا کے نزدیک اور علاقہ بہم پہونچاتی ہے یعنے دو رکعت اسکی
اور ونکی لاکھ رکعت سے بہتر ہوتی ہے اور یہی حال اوسکے صوم و صدقہ وغیرہ کا بھی ہوتا ہے رسول
علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم سب احد کے پہاڑ کے مانند سونا خدا کی راہ مین خرچ کروگے ایک سیر یا آدھ سیر
جو کے برابر نہوگا جو صحابہ نے خدا کی راہ مین دیے ہین یہ مرتبہ اونکے قوت ایمان اور اخلاص کے
سبب سے تھے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے باطنی نور کو درویشون کے سینے سے چاہیے ڈھونڈھنا
اور اوسی نور سے اپنے سینے کو چاہیے روشن کرنا تا ہر نیک و بد صحیح فراست سے دریافت ہو جاوے
قرآن شریف مین ولی متقی کو فرمایا اور حدیث مین فرمایا کہ علامت اولیا اللہ کی وہ ہے کہ اونکی
صحبت سے خدا یاد آوے یعنی اونکی صحبت سے محبت دنیا کی کم ہو جاوے اور محبت خدا کی زیادہ ہووے
لیکن جو آدمی متقی نہین ہوتا ہے وہ ولی نہین ہوتا ہے مولانا روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے بیت ای بسا
ابلیس آدم روی کہ ہست پس بہر دستی نباید داد دست [illegible] باہر کہ نشستی ونشد جمع دلت در تو نہ رمید صحبت آب و گلت

زنہار از صحبتِ بدگویان میباش + ورنہ گمنام در حق عزیزان بجلت + الحمد للہ علی عبادہ الذین اصطفیٰ

ترجمہ باب کلمات الکفر فتاوائے برہانی سے

کلمات کفر اور بدعت کے بیان میں دستور القضاۃ میں خزانہ سے نقل کیا کہ اگر ایک مسئلے میں اگر کئی وجہ کفر کی
ہوویں اور ایک وجہ کفر کی نہو تو فتویٰ کفر پر نہ چاہیے دینا شیخین کو یعنے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنے سے
کافر ہوتا ہی اور علی کرم اللہ وجہہ کو ان دونوں پر فضیلت دینے سے کافر نہوگا بدعتی کہلاویگا خدا کے دیدار سے
انکار کرنے سے کافر ہوتا ہی اور یوں کہنا کہ خدا کا جسم ہی اور ہاتھ پاؤں ہین یہ کفر ہی اگر کفر کے کلمے اپنے
اختیار سے کہیگا اور نہیں جانتا ہی کہ یہ کفر کا کلمہ ہی کافر ہوگا نزدیک اکثر علما کے اور معاشرت کا عذر قبول
نہوگا اگر کلمہ کفر کا بدون قصد کے زبان سے نکل آوے تو کافر نہوگا اگر ارادہ کیا کافر ہونے کا ایکساعت
کے بعد بھی بالفعل کافر ہو جائیگا اگر قطعی حرام کو حلال یا قطعی حلال کو حرام کہیگا یا فرض کو فرض نہ جانیگا
تو کافر ہوگا اگر گوشت مردار کا بیچتا ہی اور کہے کہ یہ گوشت مردار کا نہیں حلال گوشت ہی تو کافر نہوگا
مگر کاذب ہوگا اگر ایک مرد نے دوسرے سے کہا کہ تو خدا سے نہیں ڈرتا ہی اگر وہ کہے کہ نہیں تو کافر
ہوگا لیکن محمد بن فضل کے نزدیک یہ ہی کہ اگر قطعی گناہ میں اسطور پر انکار کریگا تو کافر ہوگا نہیں تو
نہیں اگر کہے کہ وہ شخص اگر خدا ہوگا تو بھی میں اپنا حق اُس سے لونگا کافر ہوگا اگر کہے کہ خدا تیرے
مقابلے میں کفایت نہیں کرتا ہی میں تیرے ساتھ کیونکر کفایت کرسکونگا تو کافر ہوگا اگر یوں کہے کہ
آسمان پر میرا خدا ہی اور زمین پر تو ہی کافر ہوگا اگر کسی کا لڑکا مر جائے اور وہ کہے کہ خدا اسکا محتاج تھا
کافر ہوگا اور اگر دوسرا کوئی کہے کہ خدا نے تجھپر ظلم کیا پس یہ شخص کافر ہوگا اگر کوئی کسی پر ظلم کرے اور
مظلوم کہے کہ اسے خدا تو اُسے مت قبول کر اگر تو قبول کرے تو میں نہ قبول کرونگا کافر ہوگا اگر کوئی
کہے کہ میں عذاب اور ثواب سے بیزار ہوں کافر ہوگا اگر کوئی بدون گواہ کے نکاح کرے اور کہے کہ خدا اور
رسول کو گواہ کیا میں نے یا کہے کہ فرشتوں کو گواہ کیا میں نے کافر ہوگا اور مجمع النوازل میں لکھا ہی کہ
اگر کہے داہنے یا بائیں فرشتوں کو گواہ کیا میں نے تو کافر نہوگا اگر کسی جانور نے آواز کی پس کہا کہ شہر میں کہیگا یا
کہ غلہ مہنگا ہوگا یا کسی جانور نے آواز کی پس سفر سے پھرا یعنے گھر سے نکلا تھا سفر کے قصد سے جانا موقوف کیا

اس شخص کے کفر میں اختلاف ہی اگر کہے کہ خدا جانتا ہی کہ میں ہمیشہ تجکو یاد کرتا ہون آمین جسنے نے کہا کافر ہوگا
اگر کہیگا خدا جانتا ہی کہ تیری خوشی اور غمی میں ایسا ہون کہ جسطرح اپنی خوشی اور غمی میں ہون اس صورت میں بعضی
نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعض نے کہا کہ اگر اُس آدمی کی نیکی اور بدی میں اپنی جان اور مال سے اسطرح حاضر رہتا ہی کہ جسطرح
اپنی نیکی اور بدی میں مستعد رہتا ہی تو کافر نہوگا اگر کہے کہ قسم خدا اور تیرے پائون کی کافر ہوگا اگر کہے
کہ روزی خدا کی طرف سے ہی لیکن بندے سے ڈھونڈھ لینا چاہیے تو کافر ہوگا اگر کہے کہ فلانا اگر نبی ہوگا
تو اسپر ایمان نہیں لاؤنگا یا کہے کہ اگر خدا مجکو نماز کا حکم کریگا میں تو بھی نماز نہ پڑھونگا کافر ہوگا یا کہے کہ اگر قبلہ
اُس طرف ہوگا تو نماز نہ پڑھونگا کافر ہوگا اگر کسی پیغمبر کی اہانت کی تو کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ السلام کپڑا
بنتے تھے دوسرا کوئی کہے بس ہم سارے جولاہے ہیں کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ السلام اگر گیہون نہ کھاتے
تو ہم سب بدبخت نہوتے کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ پیغمبر علیہ السلام ایسا کرتے تھے دوسرا کہے کہ یہ بے ادبی ہی
کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ ناخن ترشنا سنت ہی دوسرا کہے کہ اگرچہ سنت ہی مگر میں نہ ترشونگا کافر ہوگا اور اگر کہے کہ
سنت کیا کام آویگا کافر ہوگا اگر کوئی امر سنت کرتا ہی دوسرا اُسکے قول رد کرنے کے واسطے کہے کہ یہ کیا
شور وغل تمنے مچایا کافر ہوگا فتاوی سراجیہ میں لکھا ہی کہ قرض مانگنے والا اگر کہے کہ وہ اگر جہان کا خدا ہی
تو بھی اُس سے میں اپنا قرض لے آونگا کافر ہوگا اور اگر یون کہے کہ اگر وہ پیغمبر ہی تو بھی لے آونگا کافر نہوگا اگر کسی نے
کہا کہ حکم خدا کا اسی طرح ہی دوسرا کہے کہ میں خدا کے حکم کو کیا جانتا ہون کافر ہوگا اگر کوئی شخص فتوی دیکھکر کہے کہ کیا
ایک بار نامہ تو فتوے کا لایا اگر شریعت کو سبک جانکر کہا تو کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ حکم شرع کا ایسا ہی دوسرے نے
اُسکو دکھیا اور کہا کہ تو دیکھتا رہ شریعت کو کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ فلانے آدمی کے ساتھ صلح کر اُسنے کہا
کہ بت کو سجدہ کرونگا لیکن اُس سے صلح نکرونگا کافر ہوگا کیونکہ منظور اُسکا یہ ہی کہ ایک بت کو سجدہ کرنے سے
بھی زیادہ بد ہی اُسکے ساتھ صلح کرنی اگر کوئی شخص فاسق منافقین سے کہے کہ آؤ مسلمانی کی سیر کرو اور
اشارہ کرے فساق کی مجلس کی طرف تو کافر ہوگا اگر کسی شرابخوار نے کہا کہ خوش رہے وہ آدمی کہ خوش
رہتا ہی ہماری خوشی پر ابوبکر طرخان نے کہا کہ وہ کافر ہوا اگر کوئی عورت کہے کہ لعنت ہی دانشمند شوہر
پر تو کافر ہوگی اگر کسی نے کہا کہ جبتک حرام مجکو ملی حلال کے گرد کیون پھرون میں کافر ہوگا

اگر کوئی بیماری کی حالت مین کہے کہ اگر چاہے تو مجکو مسلمان مار چاہے تو کافر مار کافر ہوگا فتاوی سراجی مین
لکھا ہے کہ اگر کسی نے کہا روزی مجھپر کشادہ کر یا کہا کہ مجھپر ظلم مت کر ابو نصر نے توقف کیا اسکے کفر مین ظاہر یہ ہے
کہ کافر ہوگا کسواسطے کہ خدا پر ظلم کا اعتقاد کرنا کفر ہے ایک نے اذان کہی اگر دوسرا کہے کہ تو نے جھوٹ کہا
کافر ہوگا اگر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا عیب کریگا اور دست مبارک کو حقارت سے دستک کہیگا تو کافر
ہوگا اگر کوئی ظالم بادشاہ کو عادل کہے امام ابو منصور ماتریدی نے کہا کہ کافر ہوگا اور امام ابو القاسم
نے کہا کہ کافر نہوگا اسلیے کہ البتہ کبھی اسنے عدل کیا ہوگا حاوی مین اور سراجی مین لکھا ہے کہ اگر کوئی اعتقاد
کرے کہ خراج وغیرہ جو بادشاہ کے خزانے مین داخل ہین یہ سب بادشاہ کے ملک ہین تو کافر ہوگا اور سراجی
مین لکھا اگر کوئی کہے کہ اے تو علم غیب رکھتا ہے وہ کہے کہ ہان تو کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ اگر خدا البتہ مجکو
بہشت مین لیجاوے تو تجھ بغیر بہشت نہ لونگا اسکے کفر مین اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ مین
مسلمان ہون دوسرا کہے کہ تجھپر اور تیری مسلمانی پر لعنت کافر ہوگا اور جامع الفتاوی مین لکھا ہے کہ ظاہر وہ ہے کہ
کافر نہوگا سراجی مین لکھا ہے کہ اگر کسی نے کہا کہ اگر فرشتے اور پیغمبر سب گواہی دیوین کہ تیرے پاس چاندی نہین ہے
تو بھی یقین نکرونگا کافر ہوگا اگر ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ اے کافر اور وہ کہے کہ اگر مین ایسا نہوتا تو تیرے
ساتھ خلا ملا نہ رکھتا بعض نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعض نے کہا نہوگا اگر کہے کہ کافر ہونا بہتر ہے تیرے ساتھ رہنے سے
کافر ہوگا کسواسطے کہ مراد اسکی کیا ہے دور رہنا اس سے اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ نماز پڑھ وہ کہے کہ اتنی مدت
تو نے نماز پڑھکے کیا حاصل کیا یا یون کہے کہ اتنی مدت نماز پڑھکے کیا حاصل کیا مین نے کافر ہوگا اگر کوئی کسی
سے کہ کیا کافر ہوگیا تو وہ جواب دے کہ تو اپنے نزدیک ہمکو کافر جان لیا کر کافر ہوگا اگر کہے میرے تئین
اپنی عورت خدا سے زیادہ پیاری ہے کافر ہوگا لازم ہے کہ توبہ کرے پھر اس عورت سے نکاح پڑھ لیوے
اگر کوئی کافر کسی مسلمان سے کہے کہ مجکو مسلمانی بتلا تاکہ تیرے نزدیک مین مسلمان ہوجاؤن اگر مسلمان
نے توقف کیا جب تک فلانا عالم یا فلانے قاضی کے پاس جاوے تو کہ وہ تجکو بتلاوینگے بسبب اس وقت
اسکے نزدیک مسلمان ہونا اسکے کفر مین اختلاف ہے صحیح وہ ہے کہ کافر ہوگا اور اگر کوئی واعظ کہے
تمسخر کہ فلانے دن وعظ کی مجلس مین تو مسلمان ہونا اس صورت مین فتوی یہ ہے کہ واعظ کافر ہوگا

اگر کہے کہ حق تعالیٰ انبیا سے لیے نماز روزہ سے جلدی اُکتا رہے کافر ہوگا اگر کہے کہ گذشتہ دنوں نماز [illegible]
تا حلاوت بے نمازی کی تو کہے کافر ہوگا اگر کہے کہ کام عقلمندوں کا بھی وہی ہے اور اللہ کام کا فر اپنا ہی
وہی ہے بیٹے دونوں کا کام ایک ہے تو کافر ہوگا اور اگر اس کام کا اشارہ کسی عالم معین کی طرف کریگا تو کافر
نہوگا دعا مانگنے میں یوں کہنا کہ اے اللہ اپنی رحمت مجھ سے دریغ مت رکھ یہ لفظ اکثر کفر ہیں [illegible]
اگر کوئی شخص کسی عورت سے کہے کہ تو مرتد ہو جا اس صورت میں تو اپنے شوہر سے جدا ہو جائیگی یا کہنے
کافر ہوگا کفر پر راضی ہونا خواہ اپنے لیے خواہ غیر کے لیے کفر ہے صحیح وہ ہے کہ اگر کفر کو برا جانتا ہے لیکن
چاہتا ہے کہ دشمن کافر ہو جاوے اس چاہنے پر یہ چاہنے والا کافر نہوگا اگر کوئی شخص منبر پر
کسی مجلس میں بلند جگہ پر واعظوں کے مانند بیٹھکر ہنسی کی باتیں کرے اور سارے اہل مجلس اُن
باتوں سے ہنسیں اور خوش ہو دیں تو وہ سب کافر ہو دینگے اگر کوئی شخص آرزو کرے اور کہے
کہ اگر زنا یا ظلم یا قتل ناحق حلال ہوتا تو کیا خوب ہوتا کافر ہوگا اگر کوئی آرزو کرے اور کہے کہ شراب
حلال ہوتی یا روزہ مہینے رمضان کا فرض نہوتا کیا خوب ہوتا کافر نہوگا اگر کوئی کہے کہ خدا جانتا ہے
کہ یہ کام میں نے نہیں کیا اور حال یہ ہے کہ اُسنے کیا ہے پس اسکے کفر میں دو قول ہیں قول صحیح یہ ہے
کہ کافر نہوگا اور امام سرخسی سے منقول ہے کہ اگر قسم کھانے والا اعتقاد رکھتا ہے کہ اس کلام میں جھوٹ
بولنا کفر ہے اس صورت میں کافر ہوگا اور اگر اعتقاد نہیں رکھتا ہے تو نہوگا حسام الدین کا فتویٰ امام
سرخسی کے قول پر ہے امام طحاوی نے کہا کہ مومن ایمان سے خارج نہوگا مگر جب انکار کریگا اس چیز کا کہ
جسپر ایمان لانا واجب ہے امام ناصر الدین نے کہا کہ جس چیز کے اختیار کرنے سے یقیناً مرتد ہو جاتا ہے اس چیز
کے ظاہر ہونے سے حکم ردت کا کیا جائیگا اور جس چیز کے اختیار کرنے سے مرتد ہونے میں شک [illegible]
امر کے ظاہر ہونے سے مرتد کا حکم نہ چاہیے کرنا کیونکہ امر یقینی زائل نہیں ہوتا ہے شک کے سبب اور حال
یہ ہے کہ اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا ہے مسلمان کو کافر کہنے کا فتویٰ جلدی نہ چاہیے دینا لیکن
کفار کے اکراہ سے جتنے کلمے کفر کا کہا علمانے اُسپر بھی حکم کفر کا نہیں فرمایا بلکہ فرماتے ہیں کہ ایمان اسکا [illegible]
تاتارخانی میں ینابیع سے نقل کیا ہے کہ ابو حنیفہ نے کہا کہ جبتک کفر پر اعتقاد نہ کریگا کافر نہوگا اور ذخیرہ میں

لکھا ہے کہ مسلمان کافر نہین ہوتا مگر جس وقت کفر کا قصد کریگا کافر ہوگا مضمرات میں
نصاب الاحتساب اور جامع اصغر سے نقل کیا کہ اگر کسی نے کلمہ کفر کا قصد کہا لیکن اعتقاد کفر نہین رکھتا ہے
علما نے کہا کہ کافر نہوگا کیونکہ کفر اعتقاد سے علاقہ رکھتا ہے اور اوسکو کفر اعتقاد نہین ہے اور بعضے نے کہا کہ
کافر ہوگا اگر کوئی جاہل کفر کا کلمہ کہے اور جانتا نہین کہ یہ کلمہ کفر کا ہے بعض علما نے کہا کہ کافر نہوگا
نجاننے کے سبب سے اور بعضے نے کہا کہ کافر ہوگا کیونکہ جہل عذر نہین ملتقی سے روایت ہے کہ جو رو
خاوندون مین سے ایک کے مرتد ہونیکے ساتھ فی الحال نکاح ٹوٹ جاتا ہے قاضی کے حکم پر موقوف
رہتا نہین اگر کسی نے آتش پرستون کے مانند ٹوپی پہنی یا ہندونکے مانند لباس پہنا بعض علما نے
کہا کہ کافر ہوگا اور بعضے نے کہا کہ نہوگا اور بعضے متاخرین نے کہا کہ ضرورت کے سبب پہنیگا تو
کافر نہوگا اگر زنار باندھا اس صورت مین قاضی ابو حفص کہتے ہین اگر کفار کے ہاتھ سے خلاصی پانے
کے لیے باندھا ہوگا تو کافر نہوگا اور تجارت کے فائدے کے واسطے باندھا ہوگا تو کافر ہوگا
جب مجوس نوروز کے دن جمع ہووین یا ہنود دیوالی یا ہولی کے دن خوشی کرین اسوقت اگر کوئی
مسلمان کہے کہ ان لوگون نے کیا اچھی سیرت رکھی ہے کافر ہوگا مجمع النوازل مین لکھا ہے کہ اگر
کوئی مرد گناہ کرے خواہ صغیرہ ہو خواہ کبیرہ پس دوسرا شخص کہے کہ توبہ کر اور وہ کہے کہ کیا مین نے
کیا ہے جو توبہ کرون کافر ہوگا اگر حرام مال سے صدقہ کیا اور ثواب کی امید رکھی تو کافر ہوگا صدقہ
لینے والا اگر جانتا ہے کہ صدقہ حرام مال کا ہے باوجود جاننے کے اگر دعا کرے اور صدقہ دینے والا
آمین کہے تو دونون کافر ہوینگے کوئی فاسق شراب پی رہا تھا اس حالت مین اوسکے اقربا آئے
اور دراہم اوسپر تصدق کیے یا سب نے اوسکو مبارکباد دی ان دونون صورت مین وہ سب کافر ہونگے
اپنی عورت سے لواطت حلال سمجھنے سے کافر نہوگا اجنبی عورت کے ساتھ حلال جاننے سے کافر ہوگا حیض
کی حالت مین وطی حلال جاننا کفر ہے اور استبرا کے حال مین حلال جاننا بدعت ہے خسروانی مین لکھا ہے کہ
کہ ایک مرد اگر بلند جگہ پر بیٹھ جاوے اور لوگ ٹھٹھے کی راہ سے اوس سے مسائل پوچھین اور وہ بطریق ٹھٹھے
کے جواب دیوے تو وہ کافر ہوجائیگا دینی علوم کے ساتھ ہنسی کرنا کفر ہے ہنسی کرنیوالا جاہے بلندی پر

بیٹھے جاہے پستی مین اگر کہے کہ مجکو علم کی مجلس سے کیا کام یا کہے کہ جن باتون کو علما کہتے ہین اونکو
کون کر سکتا ہے یا کہے کہ مین عالمون کے حیلے کا منکر ہون کافر ہوگا اگر کہے کہ زر چاہیے علم کیا کام
آویگا کافر ہوگا اگر کہے کہ ان علمون کو کون سیکھے یہ تو کہانیان ہین یا یون کہے کہ یہ تو مکر و فریب ہے
کافر ہوگا اگر ایک شخص کہے کہ چل شرع کی طرف دوسرا کہے پیادہ لے آ کافر ہوگا اور اگر کہے کہ چل
قاضی کے پاس وہ کہے کہ پیادہ لے آ کافر ہوگا اگر کوئی کسی سے کہے کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھ
وہ کہے کہ ان الصلوۃ تنہا کافر ہوگا کیونکہ آیت قرآن کی ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ
وَالْمُنْكَرِ تنہی کے معنی منع کے ہین اُسنے تنہی سے اکیلے کے معنی مراد لیا اور ہنسی کی قرآن کی آیت کے
ساتھ کفر ہے اگر کوئی قرآن کی آیت جامے مین رکھکر جامے کو پُر کرکے کہے كَأْسًا دِهَاقًا کافر ہوگا
دیگ مین جو کچھ باقی رہجاے اوسپر اگر کہے وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ کافر ہوگا اگر کوئی مرد بسم اللہ کہکر
شراب پیوے یا زنا کرے تو کافر ہوگا اگر بسم اللہ کہکر حرام کھاوے اس صورت مین بھی کافر ہوگا اگر
رمضان آوے اور کہے کہ کیا رنج سر آیا کافر ہوگا اگر کوئی کسی سے کہے کہ چل فلانے کو امر بالمعروف
کرین پس اگر جواب دیوے کہ اُسنے میرا کیا کیا ہے کہ مین اوسکو امر بالمعروف کرونگا کافر ہوگا کوئی
مرد اگر قرضدار سے کہے کہ میرا زر دنیا مین دے کیونکہ آخرت مین زر نہوگا اگر وہ جواب دیوے کہ
دس اشرفی اور دے آخرت مین مجھ سے لینا وہین دونگا کافر ہوگا بادشاہ کو اگر سجدہ عبادت کا
کریگا بالاتفاق کافر ہوگا اور اگر جسطرح سلام تحیۃ کا کرتے ہین اسی طرح اگر سجدہ تحیۃ کا کریگا تو علما کو
اسمین اختلاف ہے ذخیرہ مین لکھا ہے کہ کافر ہوگا ہدایہ کی شرح فوائد الدرایۃ مین لکھا ہے کہ سجدہ کرنا
نہین جائز ہے بالاجماع لیکن خدمت کرنی دوسری وضع سے مثلاً کھڑا رہنا بادشاہ کے روبرو یا
ہاتھ چومنا یا پیٹھ جھکانا جائز ہے جو کوئی بتون کے نام پر یا کسی جگہ پر یا دریا اور گھر اور چشمہ وغیرہ پر
ذبح کریگا پس وہ ذبح کرنے والا مشرک ہوگا اور اوسکی عورت اوسکے نکاح سے نکل جائیگی اور وہ
جانور ذبح کیا ہوا مردار ہوگا دستور القضاۃ مین امام زاہد ابوبکر سے نقل کیا کہ جو شخص کافر ذمی کی عید کے
دن چنانچہ مجوس کے نوروز مین اور اسی طرح ہندون کی ہولی اور دیوالی اور دسہرے مین جاوے

اور کافرون کے ساتھ بازی مین شریک ہووے تو کافر ہوگا اس کا ایمان قبول نہین اور
اس کی توبہ قبول ہوتی ہے یا نہین اسمین اختلاف ہے اصح قول وہ ہے کہ قبول ہوتی ہے
شرح مقاصد مین لکھا ہے کہ جو شخص انکار کرتا ہے عالم کے حدوث کا یا انکار کرتا ہے حشر
جسمون کے ساتھ ہونے کا یا کہتا ہے کہ حق تعالی کو علم جزئیات کا نہین اور اونکے مانند جو
ضروریات دین کے ہین اونین انکار کرتا ہے پس وہ شخص کافر ہے بالاتفاق جنکے عقیدے
سنت اور جماعت کے برخلاف ہین مثل روافض اور خوارج اور معتزلہ اور غیر اونکے جو فرقے باطلہ
ہین کہ دعوے اسلام کا کرتے ہین اونکے کفر مین اختلاف ہے ملتقی مین ابو حنیفہ سے روایت
ہے کہ کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتا ہون مین اور ابو اسحاق اسفرائنی نے کہا کہ جو کوئی اہل سنت
کو کافر جانتا ہے مین بھی اسکو کافر جانتا ہون اور جو کوئی نہین جانتا ہے مین بھی اوسکو
کافر نہین جانتا ہون علامہ علم الہدی نے بحر المحیط مین کہا کہ جو ملعون پیغمبر علیہ السلام کو
گالی دیوے یا اہانت کرے یا اونکے دین کے امور مین سے کسی امر مین یا اونکی صورت
مبارک مین یا اونکے اوصاف مین سے کسی وصف مین عیب کرے اگرچہ دل لگی کی راہ سے
ہو خواہ وہ آدمی مسلمان ہو خواہ ذمی خواہ عربی وہ کافر ہے اوسکو قتل کرنا واجب ہے توبہ اوسکی
قبول نہین اجماع امت اس بات پر ہین کہ نبیون مین سے چاہے کوئی نبی ہو اونکی جناب
مین بے ادبی کرنا اور اونکو خفیف جاننا کفر ہے بے ادبی کرنے والا کافر ہوگا خواہ حلال
جان کے بے ادبی کی ہے یا حرام جان کے روافض جو کہتے ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے دشمنون کے خوف سے خدا کے بعض احکام کو نہین پہونچایا یہ کفر ہے فقط

تمت